صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 25 اگست 2020ء بمطابق 5 محرم الحرام 1442 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَآىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ 0 وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ 0 وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ 0 اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ۔

(ترجمہ): اے نبیؐ، جب تم اِن لوگوں کے سامنے کوئی نشانی (یعنی معجزہ) پیش نہیں کرتے تو یہ کہتے ہیں کہ تم نے اپنے لئے کوئی نشانی کیوں نہ انتخاب کر لی؟ ان سے کہو "میں تو صرف اُس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب نے میری طرف بھیجی ہے یہ بصیرت کی روشنیاں ہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لئے جو اِسے قبول کریں۔ جب قرآن تمہارے سامنے پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو، شاید کہ تم پر بھی رحمت ہو جائے"۔ اے نبیؐ، اپنے رب کو صبح و شام یاد کیا کرو دل ہی دل میں زاری اور خوف کے ساتھ اور زبان سے بھی ہلکی آواز کے ساتھ تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ جو فرشتے تمہارے رب کے حضور تقرب کا مقام رکھتے ہیں وہ کبھی اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں آکر اس کی عبادت سے منہ نہیں موڑتے اور اس کی تسبیح کرتے ہیں، اور اس کے آگے جھکے رہتے ہیں۔ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave Applications: جناب عبدالکریم صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب محمود خان بیٹنی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب فیصل امین گنڈاپور صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ ملیحہ علی اصغر صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب لائق محمد خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب حاجی فضل الٰہی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ ایم پی اے آج کے لئے، جناب صاحبزادہ ثناء اللہ خان، ایم پی اے، آج کے لئے؛ محترمہ مومنہ باسط صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب ارشد ایوب خان، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب سید احمد حسین شاہ صاحب، ایم پی اے For four days, 25 to 28، جناب سراج الدین خان، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب محمد اعظم خان، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted. Nomination of-----

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: دیتا ہوں ٹائم، ایک دو چیزیں میں کر لوں، یہ Nominations وغیرہ میں پڑھ لوں، اس کے بعد کرتے ہیں۔ چونکہ آج پہلا اجلاس ہے تو یہ جو Nominations ہیں وہ پڑھ لیتے ہیں۔

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: Nomination of the 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub-rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a 'Panel of Chairmen' for the current session:

1. Dr. Asiya Asad Sahib;
2. Mr. Fazal Shakoor Khan;
3. Mr. Aaqibullah Khan; and
4. Maulana Lutf-ur-Rehman.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: Constituion of the Committee on Petitions:In pursuance of sub-rule (1) of rule 116 of the Provincial Assembly of

Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members, under the Chairmanship of Mr. Mehmood Jan, honourable Deputy Speaker:

1. Mr. Muhammad Idrees;
2. Mr. Asif Khan;
3. Mr. Aaqibullah Khan;
4. Mr. Munawar Khan;
5. Ms: Nighat Yasmeen Orakzai; and
6. Ms. Zeenat Bibi.

جن آنریبل ممبرز نے ایجنڈا آئٹم نمبر 9 پر بات کرنی ہے لوڈ شیڈنگ کے اوپر، وہ براہ مہربانی مجھے اپنے نام یہاں پر بھیج دیں۔ ایک پریویلج موشن لے لیتے ہیں پھر پوائنٹس آف آرڈر ہی ہیں اور کام کچھ بھی نہیں ہے۔ (مداخلت) ایک سیکنڈ دے دیں، یہ پریویلج کر لیتے ہیں۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Mr. Hidayat-ur-rehman Sahib, MPA, to please move his privilege motion No. 79. Mr. Hidayat-ur-rehman Sahib.

(Interruption)

Mr. Speaker: Hidayat-ur-rehman Sahib, move your privilege motion.

جناب ہدایت الرحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ خیبر پختونخوا ہاؤس کے پروٹوکول آفیسر نعیم خان آفریدی غیر ذمہ دارنہ رویہ کی وجہ سے ممبران اسمبلی کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔ میں 14 اگست 2020 کو ایک ایمرجنسی ہونے کی بناء پر اسلام آباد گیا جبکہ میں نے مذکورہ آفیسر سے بار بار رابطہ کیا لیکن آفیسر نے کمرہ دینے سے انکار کیا اور۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے ساتھ کوئی اور، میرے پاس کچھ اور ہے، آپ نے کہاں سے پڑھا ہے؟

جناب ہدایت الرحمان: بس یہی ہے، خلاصہ میں نے آپ کو پیش کیا۔

جناب سپیکر: کنٹرولر ہے نعیم خان آفریدی، ان کے خلاف ہے نا۔

جناب ہدایت الرحمان: جی جی۔

جناب سپیکر: میں دیتا ہوں ٹائم۔ جی نگہت بی بی، اچھا پہلے یہ بات کر لیں، جی ہدایت صاحب۔

جناب ہدایت الرحمان: میں گزارش کروں گا کہ اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کو بھیجا جائے، یہ بار بار تمام ممبران کے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہے، چونکہ یہ خیبر پختونخوا ہاؤس پہلے صوبائی اسمبلی کے ممبروں کا حق

ہے، کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں ان کو دینا چاہیئے اور بار بار مستقل تمام ممبران کے ساتھ یہ شکایت پیش آرہی ہے، لہذا میں گزارش کروں گا کہ اس کو کمیٹی کو بھجایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، تھینک یو ویری مچ۔ جناب سپیکر صاحب، مردوں کے استحقاق یہاں پہ آپ، جو بھی پریویلیج موشن ان کی آتی ہے، اس کو آپ ایڈمٹ کر لیتے ہیں لیکن افسوس کی بات ہے کہ اس دن میں نے سرکاری ملازمین کے لئے جب اپنا استحقاق پیش کیا جو کہ اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا تھا تو آپ کی وساطت سے، لاء منسٹر نے یہ کہا کہ جناب عالی، کہ یہ تو استحقاق نہیں بنتا، چونکہ عورت کا کوئی استحقاق نہیں ہے، بہر حال میں آتی ہوں اپنی بات کی طرف، جناب سپیکر صاحب، یہ جو بات ابھی ہدایت اللہ صاحب نے کی ہے، یہ اس فلور پہ پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے دس دفعہ لا چکی ہوں اور آپ کے نالج میں بھی ہے، نعیم آفریدی جو ہے وہ ایک کرپٹ ترین آدمی ہے جو گیارہ سال سے کسی کی آشیر باد سے بیٹھا ہوا ہے۔ جناب سپیکر، جب ہم لوگ پہلے بھی جاتے ہیں اور ابھی تو بالکل ہاؤس بند ہے، S-I کی حالت دیکھیں، S-II کی حالت دیکھیں اور اس کے علاوہ جتنے بھی وی آئی پیز کمرے ہیں وہ سیکرٹریز کو دیتے ہیں جو گریڈ بائیس میں ہیں اور یہ آنریبل آگسٹ ہاؤس جو ہے اس کے ممبران سپیشل 23 گریڈ میں آتے ہیں، جناب سپیکر، کھانے پینے کا، اگر باورچی خانے میں آپ جائیں تو آپ کو گھن آئے گی کہ آپ کو کھانا، رزق کے لئے گھن نہیں کہہ رہی ہوں لیکن آپ کو اس باورچی خانے سے گھن آئے گی کہ جہاں پہ یعنی بدبودار برتن پڑے ہوتے ہیں۔ دوسری بات جناب سپیکر، جو اکرم خان درانی صاحب نے اپنے دور میں اس کو Renovate کیا تھا، وہ بستر، وہ پلنگ پتہ نہیں وہ کہاں لے کر گئے اور ابھی چھوٹے چھوٹے پلنگ وی آئی پی روم میں ڈال کے، انہوں نے سارا پیسہ جو ہے اس پر باقاعدہ طور پر ان کا ساتھ دیتے ہوئے یہ ضرور کہوں گی کہ ممبرز کو یہ نعیم آفریدی ایسا ڈیل کرتا ہے کہ جیسے گلی کوچے میں کھڑا کوئی بھکاری وہ بھی ہم سے اچھے ہوں گے لیکن نعیم آفریدی کو یہاں سے، اس کے لئے باقاعدہ طور پر آڈٹ کروایا جائے اور اس سے پہلے جو نادر خان صاحب تھے ان کو بلایا جائے اور ان کے پاس ان کی کرپشن کے تمام ثبوت موجود ہیں۔ یہ بات میں ہزار دفعہ اس فلور آف دی ہاؤس پہ کہہ چکی ہوں کہ نعیم آفریدی جو ہے وہ صرف بڑے بڑے لوگوں کو Entertain کرتا ہے، یہ عام ایم پی اے کو اور خاص طور پہ اپوزیشن کے لئے مکھی مچھر کے برابر بھی نہیں ہے، تو اس لئے ان کے استحقاق کو میں سیکنڈ کرتے ہوئے میں آپ سے یہ درخواست کروں گی کہ

اس میں نعیم آفریدی کو بھی بلایا جائے، اس میں جو ایکس جو کنٹرولر ہے، نادر خان، اس کو بھی بلایا جائے اور ان کا مدعا استحقاق کمیٹی میں سنا جائے کہ ہمیں، ہم تو ابھی جاتے ہی نہیں ہیں نا، چونکہ کمرے بند ہیں، وہ کہتے ہیں کمرے بند ہیں، کورونا ختم ہوگیا، آپ نے کہا کہ جی کورونا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہم نے اس کو مات دے دی، تو پھر یہ ہاؤس کیوں بند ہے ایک ایم پی اے کے لئے؟

<u>Mr. Speaker:</u> Honourable Minister, Janab Shaukat Yousafzai Sahib, please, respond.

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت):</u> جناب سپیکر، جو انہوں نے بات کی خیبر پختونخوا ہاؤس کی، چونکہ کورونا وائرس کی وجہ سے کافی عرصہ تک بند بھی رہا، وہ ہماری مجبوری تھی لیکن جو نگہت بی بی نے کہا، مولانا صاحب نے کہا، ظاہر ہے اگر یہ کہہ رہے ہیں تو میں تو ان کو جھٹلا نہیں سکتا ہوں اور ظاہر ہے اگر اس طرح واقعہ ہوا بھی ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، بالکل کمیٹی کے پاس جانا چاہیئے، یہ ہم سب کا وہ ہے، اگر ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو بالکل جو بھی آفیسر ہے اسے پیش ہونا چاہیئے، اس کو بیٹھنا چاہیئے ان کے ساتھ، یہ جو ہاؤس بنا ہے (تالیاں) یہ صرف ممبران کے لئے بنا ہے اور ان کی سہولت کے لئے بنا ہے، اگر ان کو سہولت نہیں دی جا سکتی تو پھر تو ایسے آفیسر کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے، تو میرے خیال سے میں بالکل یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس کو کمیٹی کے پاس بھیج دیں، جو بھی ہوگا ادھر ہی فیصلہ ہو گا جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: The question before the House is that the privilege motion, moved by the honourable Member, may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The matter is referred to the Privilege Committee.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> کیوں نہ کال اٹنشن ایک ختم نہ کریں پھر آپ کریں پوائنٹ آف آرڈر، دو کال اٹنشنز ایجنڈے پہ ہیں، دیتا ہوں میں ٹائم، سب کو دیتا ہوں، نگہت بی بی، سب کو ٹائم دیتا ہوں، یہ ایک عنایت اللہ صاحب کا وہ ہے اور ایک سردار اورنگزیب، یہ ایجنڈے کے اوپر آیا ہوا ہے نا۔

This is order of the day, so, please let me complete this.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> یہ بہت ضروری جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آپ شروع ہوں گی تو پھر سارے کہیں گے ہمیں بھی ٹائم دیں،پلیز مان لیں، خوشدل خان صاحب!آپ سارے اجازت دیتے ہیں کہ نگہت صاحبہ کو میں دے دوں، پھر آپ کو میں دو کال اٹنشن کے بعد موقع دے دوں گا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ٹھیک ہو گیا سر، پہلے آپ نگہت صاحبہ کو اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، یہ ہاؤس جو ہے اپوزیشن نے جو ٹریژری بینچز کے ساتھ جو ہیلپ آؤٹ کیا اور سب سے اچھی کارکردگی پاکستان میں کے پی اسمبلی کے ارکان اسمبلی کی ہے، اپوزیشن کی طرف سے بھی اور ٹریژری بنچز کی طرف سے بھی اور آپ کی اس آنریبل چیئر کو میں مبارک باد پیش کرتی ہوں کہ پاکستان میں سب سے پہلے نمبر پہ خیبر پختونخوا اسمبلی کا بزنس ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ جس طریقے سے اپوزیشن ممبران نے اور جس طریقے نے ٹریژری بینچز نے اپنا مطلب وقت اس اسمبلی کو دیا اور جس طریقے سے انہوں نے جانفشانی سے کام کیا، جس طریقے سے وہ ایک دوسرے کی مطلب بری باتوں پر تنقید ہوتی رہی اور اچھی باتوں پر ہم ان کا ساتھ دیتے رہے تو جناب سپیکر صاحب، اس کے بدلے میں چاہئیے تھا کہ ہمارا جو بجٹ ہے اس میں ہم پہ دو سال میں 90لاکھ روپیہ ایک آدمی پہ آیا ہے، بلوچستان میں ڈھائی کروڑ روپیہ ایک ایم پی اے پر خرچہ آیا ہے، سندھ میں جو ہے وہ ڈیڑھ کروڑ روپیہ دو سالوں میں ایک ایم پی اے پر خرچہ آیا ہے، جناب سپیکر صاحب، جو لوگ اتنی جانفشانی سے کام کرتے ہیں تو ان کے لئے، وہ کہتے ہیں نا، کہ بعد مرنے کے میرے وہ ایک تاج محل بنے گا یا جو بھی ہو گا، تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ اتنی جانفشانی سے کام کرتے ہیں، اپنا بزنس لے کر آتے ہیں، اپنے حلقے کے لوگوں کا کام کرتے ہیں اور آپ کی اس اسمبلی کی کارروائی کو یہ لوگ اچھائی کے طور پر آگے پیش کرتے ہیں، اس میں سے زیادہ تر کریڈٹ اپوزیشن کا ہے، ٹریژری بینچز اپنے بلز لاتی ہیں، یہ بل لاتے ہیں ہم اس کو پاس کرتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ تو ہو گئی آپ کے ہاؤس کی بات، دوسری بات میں یہ کرنا چاہونگی کہ بخدمت جناب سپیکر صاحب، احتجاجاً استعفیٰ ہے، عرض ہے کہ زیردستخطی یعنی کہ نگہت اورکزئی کو مختلف قائمہ کمیٹیوں میں بحیثیت ممبر اور قائمہ کمیٹی برائے پاپولیشن ویلفیئر میں بحیثیت چیئرپرسن بنایا گیا ہے لیکن پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں کسی بھی خاتون ممبر صوبائی اسمبلی کو ممبر نہیں بنایا گیا جو کہ Gender discrimination کے میں زمرے آتا ہے۔ اس سلسلے میں گزشتہ بیس سالوں سے مختلف ادوار میں

میں نے اپنا احتجاج ریکارڈ کروایا ہے، گزشتہ سال آپ نے یعنی کہ سپیکر کی کرسی نے خواتین بشمول میرے، شامل کیا لیکن حال ہی میں جو کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں ان میں سے دوبارہ خواتین کو شامل نہیں کیا گیا جو کہ سراسر خواتین کے ساتھ ظلم کے مترادف ہے، نیز صوبائی کابینہ میں خواتین کی نمائندگی نہ ہونا بھی Gender discrimination میں ہے، جو پورے صوبے میں بالخصوص ہمارے صوبے میں اور ملک میں بالعموم ایک روایت بن چکی ہے جو خواتین کے ساتھ ظلم زیادتی کے مترادف ہے، لہذا مذکورہ تمام امور کو مدنظر رکھتے ہوئے میں احتجاجاً تمام قائمہ کمیٹیوں کی ممبر شپ اور قائمہ کمیٹی برائے پاپولیشن ویلفیئر کی چیئرپرسن سے مستعفی ہوتی ہوں، نیز میری گزارش ہے سپیکر صاحب، آنریبل چیئر سے کہ میرا نام صوبائی اسمبلی کی ویب سائٹ سے کمیٹیوں کی فہرست سے نکالا جائے، تھینک یو جناب سپیکر، یہی میرا پوائنٹ آف آرڈر تھا، یہی میری بات تھی جو میں نے آپ کے ساتھ گزارش کی ہے کہ میں بیس سال سے اس کے لئے کوشش کر رہی تھی اور آپ کے توسط سے آپ کو مبارک باد دیتی ہوں کہ آپ نے دو خواتین کو شامل کیا لیکن اپوزیشن سمیت میں ٹریژری بینچز سے بھی افسوس کا اظہار کرتی ہوں کہ یہاں پر اپوزیشن نے اور ٹریژی بینچز نے جس رویے کو خواتین کے خلاف استعمال کیا، اس پر احتجاجاً میں اس پر واک آؤٹ بھی کرتی ہوں اور اپنا استعفیٰ بھی آپ کے پاس میں نے جمع کروادیا ہے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اصل میں باقی کمیٹیز میں ممبران کی تعداد Thirteen ہے اور اس کمیٹی میں ابھی بھی Nine ہے تو ہم وہ رولز Amend کر رہے ہیں، جیسے رولز Amend ہو جائیں اس کی تعداد بھی Thirteen پر چلی جائے گی، ان شاء اللہ ہم خواتین کو ضرور ایڈجسٹ کریں گے۔

(اس مرحلہ پر محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی اور دیگر خواتین اراکین واک آؤٹ کر گئیں)

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Mr. Inayatullah Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 1234, in the House.

Mr. Inayatullah: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ I would like to draw the attention of the Minister for Health, towards an important issue. Mr. Rehmatullah was illegally selected as Nursing Director, MTI KTH on three years contract basis with effect from 25th August, 2016 to 25th August, 2019 and the illegality was proved in inquiries, conducted by Health department, Provincial Ombudsman and Anti-corruption Establishment KP but he is still occupying the post on

acting charge basis despite Health Secretary and Ex-Minister Health directives to terminate him and recover his salaries. The Minister for Health, should explain the position.

جناب سپیکر صاحب، اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب، ایک دو بندے جائیں ان خواتین کو منا کر لے آئیں، نگہت آپ کی بات زیادہ مانیں گی، وہ اور بھی خواتین کو ساتھ لے کر گئی ہیں، آج پہلا اجلاس ہے تو، کامران کو لے جائیں، ڈاکٹر صاحب، آپ بھی چلے جائیں۔ جی عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، یہ جو Contents ہیں کال اٹنشن نوٹس کے، وہ Self explanatory ہیں کہ ایم ٹی آئی میں تین سال پہلے بندے کو نرسنگ ڈائریکٹر کے ٹی اینڈ اپوائنٹ کیا گیا ہے جس کے خلاف ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ، Provincial Ombudsman اور اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ کے Decisions آئے ہیں اور وہ ابھی بھی اس پوسٹ پر ہے اور اس کے حوالے سے منسٹر ہیلتھ اور سیکرٹری ہیلتھ بھی ڈائریکٹیوز ایشو کر چکے ہیں، تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت سر، اس کو Explain کرے گی کیونکہ یہ حکومت کے خود اپنے منسٹر ہیلتھ سیکرٹری ہیلتھ وغیرہ کے اس حوالے سے ریکارڈ پر، چونکہ ڈائریکٹیوز موجود ہیں، باقی Relevant departments کے کہ ان کی اپوائنٹمنٹ بھی ٹھیک نہیں ہے اور اب بھی Continue کرتا، کر رہا ہے، تو حکومت Explain کرے کہ یہ Illegality کیوں ہے؟ اور کیا حکومت اس Illegality کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ نہیں رکھتی ہے؟

Mr. Speaker: Minister for Law, to respond please.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو مسٹر سپیکر سر، یہ کال اٹنشن میں جو عنایت صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے، تو یہ نرسنگ ڈائریکٹر جو اپوائنٹ ہوئے تھے، تو سر، تھوڑا سا میں اس کی بیک گراؤنڈ یا Fact بتانا چاہونگا، آپ کے سامنے ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہونگا اور ابھی جو اس کا Present status ہے یا جو وہ اقدامات ان کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں تو بھی بتاتا ہوں سر۔ ایک تو یہ ہے سر، کہ یہ Open merit basis پر تین سال کے لئے بورڈ آف گورنرز جو ایم ٹی آئی ہے کے ٹی ایچ کا، تو انہوں نے یہ اپوائنٹمنٹ کی ہے اور یہ ریکروٹمنٹ کمیٹی کی Recommendation پر ہوا تھا اور جو اس کے Terms and Conditions ہیں جناب سپیکر، تو وہ سیکشن (1)14 ایم ٹی آئی ریفارم ایکٹ 2015، اس کے تحت اس کے Terms and Conditions تھے اور اس کی سلیکشن کو پھر بورڈ آف گورنرز نے قانون کے مطابق Endorse کر دیا تھا جناب سپیکر، اس میں جو شارٹ لسٹ، یہ پراسیس، انٹرویو بھی ہوا تھا، شارٹ

لسٹنگ بھی ہوئی تھی، سکروٹنی کا ایک پراسیس بھی ہوا تھا اور یہ سارے اقدامات جو ہیں، جو ہمارا ایکٹ ہے ایم ٹی آئی ریفارمز ایکٹ 2015، اس کے تحت یہ سارے کام ہوئے ہیں۔ اب سر، اس میں انہوں نے تین سال کمپلیٹ کر دیئے ہیں، یہ ایک Fact ہے کہ تین سال اس نرسنگ ڈائریکٹر نے کمپلیٹ کر دیئے ہیں، بورڈ آف گورنرز نے سر، اب Extension ان کو نہیں دی ہے، Employment contract کی Extension ان کو بالکل نہیں دی ہے، یہ کلیئر ہونا چاہیئے اور 4 دسمبر 2019 کا جو حوالہ دے رہے ہیں آنریبل ممبر، اس وقت کے منسٹر ہیلتھ جو تھے اور سیکرٹری ہیلتھ تو ان کے جو ڈائریکشنز کا حوالہ دے رہے ہیں، تو بورڈ آف گورنرز نے Respond کیا ہے اور اس کو ایڈورٹائز کر دیا ہے اس پوسٹ کو، نرسنگ ڈائریکٹر کی پوسٹ کو، اب سر، صرف اتنا ہوا ہے کہ جب تک یہ پراسیس، اور پراسیس تقریباً کمپلیٹ بھی ہو چکا ہے، سلیکشن پراسیس بھی کمپلیٹ ہو چکا ہے، ایک آدھ دن میں یہ پراسیس کمپلیٹ ہو کر نیا نرسنگ ڈائریکٹر بھی آجائے گا اور اس وقت تک جب تک یہ پراسیس کمپلیٹ نہ ہوا ہو گا اور جب تک یہ نیا نرسنگ ڈائریکٹر اپوائنٹ نہیں ہوا ہو گا تو بورڈ آف گورنرز نے اس Present نرسنگ ڈائریکٹر کو یہ اجازت دے دی کہ آپ اس وقت تک ڈیوٹی کرتے رہیں جب تک یہ نیا نرسنگ ڈائریکٹر نہ آجائے۔ یہ تو سر، Facts ہیں، اس وقت جو ہو چکا ہے، اب سر، اس میں ایک مسئلہ اور ہے، مسئلہ یہ ہے سر کہ اس کے اوپر رٹ پٹیشن پشاور ہائی کورٹ میں فائل ہوئی ہے اور Exactly اس کی اپوائنٹمنٹ جو نرسنگ ڈائریکٹر ہے، کہ اس کی اپوائنٹمنٹ ٹھیک تھی یا ٹھیک نہیں تھی؟ اس وقت وہ اگر نئے نرسنگ ڈائریکٹر کے آنے تک اپنی ڈیوٹی کر رہا ہے تو یہ عمل قانون کے مطابق ہے، قانون کے مطابق نہیں ہے۔ اس کے علاوہ جو وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر Illegal appointment ثابت ہو گئی تو اس کی سیلری سے ریکوری وغیرہ وغیرہ، تو سر، یہ جو رٹ پٹیشن ہے وہ تھوڑا سا میں، تاکہ آنریبل ممبر کو بھی پتہ لگ جائے، یہ ہے سر، Writ Petition No. 5187 of 2019 اور اس میں جو یہ رحمت اللہ صاحب ہیں جن کا ذکر انہوں نے اس کال اٹنشن میں کیا ہے تو یہ Respondent No. 5 ہیں اس رٹ پٹیشن میں، اور سر آخر میں کہنا چاہوں گا کہ اس میں جو ریلیف مانگا گیا ہے اس رٹ پٹیشن کے اندر تو اس میں وہ سر، میں پڑھ دیتا ہوں، وہ بالکل Exactly جو اس کال اٹنشن نوٹس میں انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے، وہ ریلیف ہے سر، It is, therefore, most humbly prayed that on acceptance of the ancient petition, this honorable court may be graciously issued، اس میں اور بھی ہے، ان کی اپوائنٹمنٹ، سارا کچھ چیلنج کیا گیا ہے لیکن نمبر 3 میں ہے۔ To recover all the salaries and other

meritorious benefit to receive by the respondent No. 6, since his first appointment, dated 01-08-2016 till now تو سر، میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ چونکہ یہ کیس ابھی ہائی کورٹ کے اندر بھی ہے، میں نے تو حکومتی جو اقدامات ہیں وہ تو میں نے بتا دیئے ہیں کہ سلیکشن پراسیس کمپلیٹ ہو چکا ہے، نیا نرسنگ ڈائریکٹر بھی آ جائے گا لیکن Because this issue is now in the High Court اور وہاں پر ہائی کورٹ سے انہی گراونڈز کے اوپر فیصلہ ہونا ہے تو سر، We should wait for the decision of the High Court اس کے بعد جو بھی ہائی کورٹ کے فیصلے، اس پر گورنمنٹ ایکشن لے گی۔

Mr. Speaker: Thank you, Minister Sahib, ٹھیک ہے Okay. Mr. Aurangzeb Nalotha Sahib, please move your call attention notice No. 1250, in the House.

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ حلقہ پی کے 37 میں مسجد مکتب سکول ختم ہونے کے بعد سینکڑوں بچے تعلیم کی سہولت سے محروم ہو گئے ہیں، لہذا محکمہ تعلیم بچوں کو ابتدائی تعلیم کی سہولت کے لئے نیلا گکری ڈبران، بگلہ، کیری سرخالی اور پی کے 37 میں دیگر درجن سے زائد جناب سپیکر، ایسے مسجد اور مکتب سکولز تھے جن کے بند ہونے کی وجہ سے چھوٹے بچے، جو تین سال کا بچہ سکول میں داخل ہوتا ہے اب اس کو دو کلو میٹر یا ڈیڑھ کلو میٹر چھوٹا بچہ کس طرح چل کر جائے گا یا اس کو ماں گود میں اٹھا کر لے کر جائے گی؟ یہ پچھلی دفعہ بھی میں نے اسمبلی میں بات کی تھی کہ سینکڑوں سکول ضلع ایبٹ آباد کے اندر جو مسجد اور مکتب سکول تھے وہ بند ہو گئے تھے، اب مسجد سکول یا مکتب سکول پر سپیکر صاحب، گورنمنٹ کا کوئی خرچہ نہیں آتا ماسوائے اس کے کہ اس کو ایک ٹیچر دیا جاتا ہے، نہ اس میں کلاس فور ہوتا ہے نہ اس کی بلڈنگ بنائی جاتی ہے اور نہ ہی اس کی بلڈنگ پر کوئی خرچہ ہوتا ہے، تو ان سکولوں کو ختم کر کے جس طرح تحریک انصاف کی حکومت نے تعلیم کی ایمرجنسی کا نفاذ کیا تھا اور انرولمنٹ بڑھانے کا انہوں نے اعلان کیا تھا، اب جو بچے محروم رہ گئے ہیں، چھوٹے بچے دور دراز سکولوں میں جانے سے پرائمری سکولوں میں، وہ اپنی تعلیم کس طرح جاری رکھ سکیں گے؟ تو میری یہ گزارش ہے حکومت سے اور منسٹر صاحب سے کہ جو میرے حلقے کے اندر مسجد اور مکتب سکول بند کئے گئے تھے، اگر حکومت وہاں پر پرائمری سکول تعمیر کروا سکتی ہے تو بہت خوش آئند بات ہے، اگر نہیں کروا سکتی، جب تک پرائمری سکول وہاں پر نہیں بنائے جاتے تب

تک وہ مسجد اور مکتب سکولز دوبارہ بحال کئے جائیں تاکہ جو چھوٹے بچے ہیں وہ اپنی وہاں پر تعلیم جاری رکھ سکیں۔

Mr. Speaker: Ji, Minister for law, to please.

وزیر قانون: شکریہ مسٹر سپیکر سر، میں شکریہ ادا کرتا ہوں سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب کا کیونکہ تعلیمی لحاظ سے انہوں نے بچوں کی تعلیم کی بات کی ہے، وہ ایک بڑی Importantہے اور جناب سپیکر، جیسے آپ کو علم ہے، ہاؤس کو بھی علم ہے کہ ہماری گورنمنٹ کے جو دوPriority کے ایریاز ہیں وہ یہی ایجوکیشن اور ہیلتھ سے Related ہیں تو میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کیا اپنے علاقے کے اندر، خوشدل خان صاحب ہنس رہے تھے، پتہ نہیں کہ کیا؟ تو میں شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے علاقے کے اندر اس کو پوائنٹ آؤٹ کیا ہے سر، بات اس میں یہ ہوئی ہے کہ وہ صحیح فرما رہے ہیں کہ یہ مکتب سکول بند ہوئے ہیں، تو آنریبل ممبر یہ محسوس کر رہے ہیں کہ ان کے بند ہونے سے وہاں پر بچوں کی تعلیم کے اوپر اثر پڑ رہا ہے۔ اس میں سر، اتنا ہے کہ جو ان کا حلقہ ہے پی کے۔37 غالباً تو اس میں جو زنانہ سائیڈ پہ سر، جو گرلز ایجوکیشن کی سائیڈ پر، جی، جی پی ایس بگلا جو ہے کیری سر خالی، ان کے پی سی ون اور Detailed cost assessment کو ڈائریکٹریٹ کو ارسال کر دیا گیا ہے جی، وہ لیٹر نمبر بھی میں ان کو دے دوں گا اور لیٹر بھی دے دوں گا 2690 لیٹر نمبر ہے اور ڈائریکٹریٹ میں آگے سی پی او کو بھی وہ لیٹر بھیج دیا ہے کیونکہ ان کے کہنے پہ انہوں نے بتایا ہوا تھا تو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے اس کو Move کر دیا ہے، اس کی ساری فیزیبلٹی وغیرہ، اس طرح سر، جو مردانہ سائیڈ یعنی بوائز سکول جو ہیں اس پہ، جی پی ایس ڈبران میں اس وقت انرولمنٹ 68 ہے اور کلاس رومز جو ہیں تین ہیں اور دو اساتذہ وہاں پر تعینات ہیں۔ دوسرا سر، جی پی ایس بگلا نمبر 2 جو ہے اس میں انرولمنٹ 97 اس کی انرولمنٹ ہے اور کلاس رومز جو ہیں دو ہیں اور دو اساتذہ وہاں پر بھی تعینات ہیں۔ پھر جی پی ایس کیری سر خالی میں انرولمنٹ 320 ہے جی اور کلاس رومز اس میں چھ ہیں اور سات اساتذہ جو ہیں ان کی تعیناتی اس میں ہے۔ اس طرح سر جو مڈل سکول ہے، گورنمنٹ مڈل سکول کیری سر خالی، اس کی انرولمنٹ 61 ہے یعنی Sixty one اور کلاس رومز اس میں تین ہیں اور سات اساتذہ اس میں تعینات ہیں سر، میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تو یہ ساری ہم نے جو جہاں پہ ضرورت تھی تو وہ، Cost کی ایک Feasibility بھی بھیج دی ہے، باقی میں نے ڈیٹیل بھی بتا دی ہے لیکن سر، آخری بات میں ضرور یہ کہنا چاہوں گا، آنریبل ممبر اگر اس کے علاوہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ یہاں پر کسی نئے سکول کی ضرورت ہے یا ایڈیشنل کلاس رومز کی

ضرورت ہے یااساتذہ کی ضرورت ہے یا کمی ہے تو سر، ضرور وہ بتائیں، اس کے اوپر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے لوگ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں سامنے گیلری میں اور وہ یہیں سے ہم ان کو کہتے ہیں کہ آنریبل ممبر کے ساتھ وہ بیٹھیں، اگر نئے سکول کی ضرورت ہے تو آپ موؤ کریں، اس کے لئے پی سی ون، اگر نئے کلاس رومز کی ضرورت ہے تو اس کے لئے موؤ کریں اور ہمارے پاس بجٹ بھی ہے، ایجوکیشن ہماری Priority بھی ہے، ان شاء اللہ ہم ان کی اس کمی کو ضرور پورا کریں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> میں منسٹر صاحب کا بھی، جس طرح لاء منسٹر صاحب نے میرا شکریہ ادا کیا ہے، میں بھی ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن سپیکر صاحب، خشک شکریئے سے میرا خیال ہے کوئی فائدہ لوگوں کو نہیں پہنچے گا۔ جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ بگلہ میں جو ہے، کیری سر خالی بگلہ جو ہے وہاں پہ سپیکر صاحب، اس وقت تک کوئی بلڈنگ موجود ہی نہیں ہے، سکول موجود ہی نہیں ہے اور دوسرا انہوں نے کہا ہے کہ ڈبران میں پرائمری سکول ہے اور اس میں اتنی تعداد ہے سر، میں نے ڈنہ ڈبران کا ذکر کیا ہے، ادھر ڈنہ ڈبران میں ایک مکتب سکول جو بند ہو گیا ہے، میں نے نیلاگری بھی ڈبران میں ہے، محلہ ہے، وہاں پہ بھی مکتب سکول تھا وہ بند ہو گیا ہے، جو ڈبران سکول کی منسٹر صاحب نے بات کی، یہ دونوں محلے ڈبران کے ہیں لیکن دو تین کلو میٹر کا فاصلہ ہے ڈبران آنے جانے میں جو پرائمری سکول ہے۔ تیسرا انہوں نے جو کیری سر خالی کی بات کی ہے سپیکر صاحب، کیری سر خالی میں ایک عرصے سے مڈل سکول ہے بچیوں کا، ابھی تک وہ ہائی نہیں ہوا ہے اور بچیوں کو بھاگن آنا پڑتا ہے اور راستے میں ایک بہت بڑا نالہ ہے جہاں جب بارش ہوتی ہے تو ان کا آنا جانا بہت مشکل ہو جاتا ہے سپیکر صاحب، یہ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ جہاں پہ کمرے نہیں ہیں ہم کمرے دیں گے وہاں پہ، جہاں پہ سکولوں کی اپ گریڈیشن نہیں ہے تو وہ بھی کریں گے، منسٹر صاحب کے نوٹس میں میں لانا چاہتا ہوں، اگر منسٹر صاحب، آپ ہی نے جواب دینا ہے تو میری بات اگر مہربانی کر کے سن لیں، میرے حلقے میں سپیکر صاحب، آٹھ دس ایسی جگہیں ہیں جہاں پہ گرلز پرائمری سکول ہیں، میں بچوں کی بات نہیں کرتا، بچیوں کے جو پرائمری سکول ہیں، وہاں پہ اگر مڈل کی سطح پہ انہیں اپ گریڈ نہ کیا گیا تو بچیاں پرائمری کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آگے کی تعلیم حاصل کرنے سے محروم رہ جائیں گی۔ اب سپیکر صاحب، ایم پی اے کو بالخصوص اپوزیشن کے ایم پی اے کو مشکل سے ایک مڈل سکول مل جائے گا، اب میرے حلقے میں دس سکولوں کی ضرورت ہے جو تقریباً آٹھ آٹھ، دس دس سال پرائمری

کے بعد آٹھ دس کلومیٹر پرائمری کے بعد بچیوں کو جانا پڑتا ہے تو میں منسٹر صاحب سے یہ کہوں گا کہ ان سکولوں کے چونکہ میرے پاس کمرے بھی موجود ہیں، منسٹر صاحب، کمروں کی تعداد بھی موجود ہے، پرائمری سکول میں چار، پانچ پانچ کمرے موجود ہیں، اگر وہاں پہ نان اے ڈی پی میں ان کو اپ گریڈ کر دیں تو میرے خیال کے مطابق بہت سارے بچوں کی تعلیمی سہولت سے انہیں فائدہ ہو جائے گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر صاحب، میرے خیال میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ بیٹھا ہوا ہے تو ابھی Tea break میں یا اس کے بعد ان کو ان کے ساتھ بٹھادیں اور جو ان کی جائز ضروریات ہیں اس علاقے میں ایجوکیشن کی، ان کو Instruct کریں کہ وہ ان کو پورا کریں۔ ٹھیک ہے، تھینک یو۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون):</u> سر، بس میں نے Already کہہ بھی دیا تھا، میں بالکل ان کی Respect کرتا ہوں جو انہوں نے بات کی ہے کہ وہاں پر بلڈنگ نہیں ہے، یہ جی جی پی ایس بگلہ کیری سر خالی، تو میں نے عرض یہ کیا تھا کہ وہاں پر یہ پی سی ون اور Detailed cost assessment وہ ہم نے ڈائریکٹریٹ کو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے بھیج دیئے ہیں، ہمیں پتہ تھا کہ وہاں پہ بلڈنگ نہیں اس لئے، باقی سر، جو اپ گریڈیشن کی بات ہے یا جہاں پہ ضروریات ہیں تو کل پرسوں، نہیں جی وہ سامنے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ ان کے ساتھ ابھی Tea break میں یا اگر وہ اپنے بزنس سے فارغ ہونگے تو لابی میں دس منٹ بیٹھیں گے، نان اے ڈی پی میں اپ گریڈ کرنا پڑا اور یہ بھی نہیں ہے سر، یہ میں آخر میں ایک بات ضرور واضح کر دوں، یہ نہیں ہے کہ یہ ایم پی ایز کے اوپر یہ تقسیم ہونگے، یہ سکول اگر آنریبل ممبر کے حلقے میں زیادہ ضرورت ہے سکول کی تو ان کو زیادہ ملے گا، مثلاً اگر کسی علاقے میں سکول کی ضرورت اتنی نہیں ہے تو ان کو کم ملے گا، یہ اس طرح نہیں ہوگا کہ ویسے ہی نمبر وائز تقسیم ہوگا، میں ان کو ایشورنس دیتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ جناب خوشدل خان صاحب! یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے ناں؟ جی۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> ہاں، پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ سپیکر صاحب، ډیره مننه ستا، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ پوائنٹ آف آرڈر سے پہلے میں ایک گزارش کرتا ہوں، اگر آپ مائنڈ نہیں کرتے ہیں۔ جناب عالی، گزشتہ اجلاس ختم ہونے سے پہلے میں نے تین کال اٹنشنز جمع کئے تھے لیکن جب اجلاس ختم ہو گیا تو وہ Lapse ہو گئے، پھر میں نے Submit کر لئے اور آج میں نے سیکرٹری صاحب سے بھی بات کر لی، اس بیچارے نے تو مجھے یہ کہہ دیا کہ Already ایجنڈا ایشو ہو چکا

ہے، لہذا I will talk to the honourable Speaker اور وہ ابھی تک نہیں ہیں، بارہ بجے کا ٹائم تھا، میں خود بھی آنا چاہتا تھا لیکن آپ نہیں آئے تھے تو پھر آپ کی مہربانی تھی، آپ نے ان سے کہا کہ یہ تین میں سے ایک کو ہم مطلب ہے ایجنڈے پر لانا چاہتے ہیں اور وہ Covid-19 کے بارے میں تھا لیکن اس میں ایک بہت Important تھا جو کہ لیگل اس میں Law involve تھا اور اس میں وہ تو ڈیڈک کمیٹی کے بارے میں تھا تو میری یہ خواہش تھی کہ اگر وہ لایا جائے اور اس میں میں پڑھ کر تو شاید تمام جتنے اضلاع کے ایم پی ایز یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو بھی فائدہ ہو گا لیکن بہر حال آپ نے اس کو پراسیس میں لگایا، تو مہربانی ہو گی کہ اگر مطلب کسی دن میں ایجنڈا پر لے آئیں۔ دوسری سر، آپ بھی ذرا مہربانی کر لیں مطلب You are custodian of this honourable House اور آپ کی کرسی بہت معزز ہے، ہم سب پر آپ کا احترام فرض بھی ہے اور ہم کرتے رہیں گے لیکن ذرا Discrimination نہیں ہونی چاہئیے، بس میری یہ ایک عرض ہے۔ سر، اب میں آتا ہوں جو پوائنٹ آف آرڈر ہے سر، سر، آپ کو بھی معلوم ہے کہ ہماری اے ڈی پی میں چار ہزار مساجد ہیں، یہ ہیں سولرائزیشن کے لئے، یہ ذرا سب ساتھیوں کو میں کہتا ہوں، یہ اے ڈی پی ہے، اس میں چار ہزار مساجد ہیں اور اس میں تمام مطلب ہے میں نے اس کو Sumup کیا ہے، تمام جتنی بھی ہیں اپوزیشن کے ساتھ ہیں، سب کو پینتیس مساجد، ایم این ایز کو بھی اس میں حصہ دیا گیا ہے سر، آپ کو بھی پینتیس مساجد کے لئے دی ہے، قلندر لودھی صاحب کو بھی پینتیس دی ہے، نذیر احمد عباسی کی پچاس مساجد ہیں اور جو NA 16 ہے، علی خان جدون صاحب ہیں، اس کو تین دی ہیں، پختون یار ہمارا اس کو چونسٹھ دی ہیں اور اس طرح ہمارے اپوزیشن کے سردار حسین بابک کو اٹھائیس دی ہیں، سلطان محمد کو چالیس دی ہیں اور اس طرح تمام، میں ایک ایک نام نہیں لینا چاہتا ہوں، اب وقت ضائع نہیں کرتے، لطف الرحمان کو پچیس چوبیس دی ہیں لیکن Unfortunately، میں یہ ہاؤس سے پوچھتا ہوں آپ کے توسط سے کہ کیا میرا حلقہ پختونخوا سے باہر ہے، کیا لوگوں نے مجھے منتخب نہیں کیا ہے؟ پی کے۔ 70 اور پی کے۔ 71 میں ایک ایک مسجد کو دی ہے اور وہ جب میں نے پوچھ لیا تو وہ اس انرجی ڈیپارٹمنٹ میں یہ جو آدمی تھا، وہ اس کا گاؤں ہے، ہمارے ساتھی پھر خفا ہوتے ہیں، یہ میں نے Sumup کیا، میں نے بہت محنت کی اس پر، کل میں ہائی کورٹ چلا جاؤں کہ یہ مطلب ہے وہ ان کا انصاف ہے، یہ ان کا، مسجدوں میں بھی آپ ہمارے ساتھ تفریق کرتے ہیں، خدا کے خانہ میں بھی ہمیں پیچھے ہٹاتے ہیں، آپ ایک ایم این اے کو دیتے کس قانون کے تحت، آپ ڈیڈک کمیٹی 1989 کا ایکٹ ذرا

اٹھائیں، آپ کی قانون سازی ہے، آپ کا قانون ہے، اس کو دیتے ہیں اور مجھے اور صلاح الدین کو نہیں دیتے ہیں سر، یہ کس طرح ہوا، کیا ایسے مطلب یہ حکومت ہے؟ مطلب ہے یہ انصاف ہے کہ میرے حلقے میں ایک مسجد سولرائز ہے، آپ کو دی ہے، سب کو دی ہے، اپوزیشن کو بھی دی ہے لیکن کم دی ہے اور مجھے نہیں دی ہے، تو پھر سر، میں کل اگر ہائی کورٹ میں نہ جاؤں تو کہاں جاؤں؟ میرا حکومت کے ساتھ کیا ہے؟ یہ کہ میں اپنا حق مانگتا ہوں، یاد رکھیں اگر میرا سر بھی چلا جائے لیکن میں حلقے کا حق نہیں چھوڑوں گا، یہ تو ہائی کورٹ ہے سپریم کورٹ تک بھی جاؤں گا لیکن میں حق نہیں چھوڑوں گا (تالیاں) لیکن پھر یہ میرے دوست مجھ سے یہ گلہ نہیں کریں گے کہ آپ جاتے ہیں ہائی کورٹ میں، کیا یہ انصاف ہے، یہ انصاف کی حکومت ہے، یہ وہ تبدیلی کی حکومت ہے، یہ نیا پاکستان ہے؟ یہ تین پاکستان ہیں کہ دو پاکستان ہیں، آپ مجھے ذرا مطلب ہے، میں بھی آپ کا ایک ممبر ہوں، میں بھی آپ کا ایک ووٹر ہوں، میں بھی اس معزز ایوان کا ایک ممبر ہوں، لوگوں نے مجھے بھیجا ہے، لوگوں نے مجھے ووٹ دیا ہے اور کس حالات میں ہم نے جیتا ہے، اور ہم نے شکست کس کو دی ہے؟ ہم نے ایک وزیر کو شکست دی تھی، صلاح الدین نے گورنر کو شکست دی ہے لیکن کیا سر یہ انصاف ہے، یہ کونسے مذہب میں روا ہے، کونسے دین میں یہ روا ہے؟ تو سر، میں عرض کرتا ہوں، ٹھیک ہے لیکن میرا یہ تھا کہ یہ سن لیں، یہ میڈیا کے بھائی بھی بیٹھے ہوئے ہیں، یہ بیوروکریٹس بھی اور میں ایسے سیکرٹریوں پر بھی، کہ آپ رولز ریگولیشنز کو نہیں دیکھتے ہیں، رولز آف بزنس میں یہ نہیں ہے کہ آپ غلط کام نہیں کریں گے، آپ غلط کام کو نہیں مانیں گے، یہ رولز آف بزنس میں ہے لیکن پتہ نہیں کہ ہمارے سیکرٹریوں کو کیا کچھ ہوا ہے کہ اتنا مطلب ہے وہ کرتے ہیں۔ سر، میری یہ گزارش ہے کہ اس پر آپ کچھ رولنگ دے دیں کہ آیا یہ اچھا ہوا ہے کہ برا ہوا ہے؟ تھینک یو، سر۔

<u>جناب بہادر خان:</u> سپیکر صاحب، سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> سلطان خان، ان کی بات تو پہلے ختم ہونے دیں ناں (شور) جی، بہادر خان صاحب۔

<u>جناب بہادر خان:</u> شکریه سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ ما خو یو د دي کمیونټي یا د دي ایم پی ایز دا کوم چي د سکولونو خبره اوکړله سردار صاحب، زه هم د دي حمایت کوم، زمونږه هم دا سي غریزي علاقي دی، پهاړی علاقي دی چي په هغي کښي تقریباً چالیس پچاس دا سي کلی دی چي په هغي کښي سکولونه نشته دے، هم د فیمیل او هم د میل، نو زه د دي حمایت کومه، پکار ده چي دغه په دي ټوله

صوبه کښې چې په کوم ځائې کښې پرائمری سکول نه وی د ماشومانو، نو پکار ده چې دغه ایم پی ایز او یا دغه مسجد سکول او یا کمیونټی سکول دا اوشی۔ دا کوم د مسجد خبره چې اوشوله، دا زما په حلقه کښې یا په دیر کښې هم داسې شوې ده، هغلته چې څومره ممبران صاحبان ناست دی د اقتدار، دوئ ټولو له ورکړی دی بلکه زمونږه دغه دې ریزرو ممبر صاحب چې دے، ده ته ئې هم ورکړی دی، ایم این اے صاحب ته ئې د ټولو نه زیات ورکړی دی، چونکه زما په حلقه کښې هغه بله ورځ کسان ګرځیدل او عام ورکر ګرځیدو او هغه په داسې جماتونو باندې سروے کوله چې په هغې باندې Already مخکښې لګیدلی دی، دا به لکه بیا بیرته په خرد برد د پاره جیب ته دا پیسې اچوی، هغه پراجیکټ والا ما رااوغوښتو نو پر زور د دغې مذمت کومه، ما له هم خلقو ووټ راکړے دے، پکار ده چې اوګرځم زه پسې اوګرځمه او زه ئې ورکړمه او زه ئې ورته اوښایمه چې دیکښې شته دے او دیکښې نشته دے، په دیکښې زما هم حق جوړیږی، پکار ده چې په دیکښې مونږه ټول په دیکښې شریک شو، مونږدا مطالبه کوؤ او ستاسو نه دا طمعه کوؤ سپیکر صاحب، چې رولنګ ورکړه چې دا چار هزار مساجد چې دی، دا ټهیک ټهاک په مونږ باندې برابر تقسیم کړی او دا د هغې علاقو د پاره دی چې په کومه علاقه کښې بجلی نشته دے، چې په کومه علاقه کښې سهولت نشته دے، اوس دا ده چې دلته په پیښور ښار کښې سهولت شته دے، په سوات کښې په مینګوره کښې سهولت شته دے، بل داسې په ښار علاقه کښې یا په ښارئیې کښې سهولت شته دے، دا په غریزو علاقو کښې پکار دی چې په هغه مساجدو کښې اولګی چې په کومو کښې د جمعې مونځ کیږی، په کومو کښې۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> *تھینک یو۔ لاء منسٹر صاحب، آپ یہ نوٹ کرتے جائیں، پہلے خوشدل خان صاحب کا پوائنٹ تھا، ابھی بہادر خان صاحب کا ہے، تو پھر آپ ایک ہی بار سب کے جواب دے دیں۔ جناب سردار یوسف صاحب، دیتا ہوں، وقار، اس کے بعد اس کے بعد وقار صاحب۔*

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> *شکریہ جناب سپیکر جناب سپیکر۔ محترم خوشدل خان صاحب نے جو پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کی ہے، یہ عجیب سی بات لگتی ہے کہ مسجدوں کو بھی تقسیم کر دیا گیا ہے، جو اللہ کے گھر ہیں اور جو میرا خیال ہے اپوزیشن اور حزب اختلاف اور حزب اقتدار کی بات تو نہیں، وہ تو اللہ کے گھر ہیں، وہ اگر وہاں*

پر سولر سسٹم یا جو بھی دینا چاہئیے تھا تو برابر دینا چاہئیے تھا، یہ صرف وہ نہیں ہے بلکہ ہمیں بھی، مجھے ٹیلیفون آیا سی ایم سیکرٹریٹ سے کہ آپ کے حلقے کے لئے سولر سسٹم بیس مسجدوں کے نام دیں لیکن جس وقت میں نے مسجدوں کے نام وغیرہ، میں نے کہا کس کو دیں تو وہاں جو ڈپٹی سیکرٹری تھا ان کو یہ نام پہنچانا تھے، تو بعد میں مجھے کہا گیا کہ نہیں نہیں اپوزیشن کے لئے نہیں، یہ اپوزیشن کے لئے جو مسجدیں ہیں یہ کوئی علیحدہ رکھی ہوئی تھیں اور جو گورنمنٹ پارٹی کی مسجدیں شاید وہ خاص مسجدیں تو ان کے لئے علیحدہ، تو یہ ایک بہت بڑی کہ اسلام کو بھی تقسیم کر دیا گیا، مسجدوں میں بھی تفریق کر دی گئی، میرے خیال میں واقعی یہ بڑا اہم مسئلہ ہے، کم از کم خدارا کہ جو عبادت والی مسجدیں ہیں ان کو تقسیم تو نہ کریں، ان کے لئے بلاامتیاز اگر دینا ہے یہ ایم پی ایز پر بھی کوئی احسان کی بات نہ کریں، ان کو ڈائریکٹ لگا دیں، سہولت ہے، نمازیوں کے لئے سہولت ہو گی، اللہ کا گھر ہے آباد ہو گا، تو اس میں تو کوئی میرے خیال میں کسی کو یہ فرق نہیں کرنا چاہئیے لیکن یہ حکومت کی پالیسی ہے، تو مجھے افسوس ہوتا ہے کہ اس قسم کی پالیسی ہے جہاں مسلمانوں میں بھی نفاق پیدا کیا جاتا ہے۔ دوسری بات جو بڑی عجیب بات، لاء منسٹر نے بات جو کی ہے ایجوکیشن کے حوالے سے لیکن بہت سارے حلقوں میں صرف ایک حلقہ نلوٹھا صاحب کا نہیں ہے جہاں مکتب اس طرح جو مسجد سکول تھے وہ بند ہوئے اور جہاں پر ہم نے کئی دفعہ رابطہ کیا تو انہوں نے کہا جی، گورنمنٹ کی طرف سے یہ ہدایت آئی پچھلے دنوں میری منسٹر جو اکبر خان صاحب سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ نہیں جی ہماری پالیسی اب چینج ہوئی ہے اور جہاں کہیں بھی اگر پانچ بچے بھی ہونگے تو وہاں پر بھی سکول بند نہیں ہونگے بلکہ سیکرٹری صاحب نے بھی کہا کہ جہاں پانچ بچوں کو بھی اگر تعلیم دینے کی ضرورت ہو چاہے وہ مسجد سکول ہے یا مکتب سکول ہے، تو اس کو بند نہیں کیا جائے گا لیکن اس پر ابھی تک عمل نہیں ہوا، اب بھی اچھی بات ہے تعلیم عام کرنے کے لئے جو مسجد اور مکتب سکولوں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، سردار صاحب۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> تو میں اس کے ساتھ میرا پوائنٹ آف آرڈر ایک علیحدہ تھا، وہ بعد میں پھر اجازت دیں یا ابھی بات کر لوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> کریں ناں، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کا ٹائم ہے ناں، آپ بٹل والی بات کریں اپنی۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> دوسری اہم بات جو جناب سپیکر، پچھلے ہفتے میرے حلقے میں بٹل جو گاؤں ہے وہاں اچانک آگ لگنے کی وجہ سے تقریباً اکتیس دکانیں جل گئیں اور دو مکان بھی جل گئے اور کروڑوں کا

وہاں نقصان ہوااور میں جب وہاں پہنچا تو لوگوں نے وہاں سب سے پہلے جو شکایت کی تھی کہ ایمبولینس یہاں، فائر بریگیڈ کی گاڑی وغیرہ کوئی نہیں تھی جس کی وجہ سے بروقت آگ پر قابو نہ پایا جا سکا اور انہوں نے کہا فائر بریگیڈ کی گاڑی جو مانسہرہ سے جاتی ہے جو وہاں سے تقریباً پچاس پینتالیس تقریباً پچاس کلومیٹر ہے، ظاہر ہے اگر اتنے دور سے فائر بریگیڈ کی گاڑی جائے گی تو اس وقت تک تو آگ جو ہے وہ تو پھر پورے علاقے کو لپیٹ میں لے جائے گی، تو بھرا بازار تھا اور وہاں پر لوگوں کے ہونے کے باوجود چونکہ انتظامات نہیں تھے، تو ایک مطالبہ ان کا یہ ہے کہ وہاں پر پورے علاقے کے لئے چونکہ بٹل ایک Surrounding area جو چار یونین کونسلوں کا ہے، مرکزی مقام ہے ایک تو وہاں فائر بریگیڈ کی گاڑی کا انتظام کیا جائے، میں ریکویسٹ کرتا ہوں، حکومت کی یہ ذمہ داری بھی بنتی ہے کہ وہاں پر اس علاقے کے مرکزی مقام پر، دوسرا جو دکاندار ہیں، ان کا ذریعہ معاش صرف یہ دکانیں تھیں، بہت سارے غریب دکاندار ہیں اور ان کے لئے اور کوئی متبادل ذریعہ معاش بھی نہیں تھا، میری یہ گزارش ہوگی کہ حکومت ان کو Compensate کرے، ان کی مدد کرے، مالی امداد دی جائے، اکتیس دکانوں کا جو اندازہ تخمینہ پتہ نہیں لیکن کروڑوں میں ہوگا، تو اس سلسلے میں متعلقہ جو اتھارٹی ہے ڈی سی صاحب کو بھی کہا گیا، کمشنر صاحب کو بھی کہا گیا، تو میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ ان دکانداروں کو فوری طور پر مدد کی جائے تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں اور وہ دکانیں وغیرہ وہ بنا بھی سکیں اور اس میں جو سودا سلف ہے وہ بھی وہ خرید سکیں۔ ایک تو یہ میری گزارش ہے، دوسری ایک، آپ کو پتہ ہے جناب سپیکر، کہ ناران، ناران جو ہے وہ ایک مرکزی مقام ہے، خاص طور پر سیاحوں کے لئے جو بھی اگر آج کل سیاح وہاں جاتے ہیں تو وہاں پر انتظامات ان کے لئے سہولیات وغیرہ ہونی چاہئیں لیکن دو چار دن پہلے ایک وہاں ایکسیڈنٹ ہوا، ایک سیاح تھا وہ زخمی ہو گیا اور اس کو اٹھوا کر لے کر گئے تو ہسپتال میں آگے ڈاکٹر ہی نہیں ہے، نہ ڈاکٹر ہے نہ کوئی اور سٹاف اور وہ جو سیاح وہ باہر سے گیا ہوا تھا بیچارہ، تو وہ وہاں پر سسکتے سسکتے وہ دم توڑ گیا اور وہاں پر کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں تھا حالانکہ ایسے مقامات پر جہاں ناران جیسی جگہ ہے، کالام جیسی جگہ ہے، کاغان ہے یا نتھیا گلی ہے تو وہاں پر تو خاص طور پر آج کل تو انتظامات ہونے چاہئیں، ہسپتالوں میں ڈیوٹی پر ڈاکٹروں کو بھی ہونا چاہیئے، بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ حکومت تو بڑے دعوے کرتی ہے لیکن کم از کم اس پر عمل درآمد تو کرائے، ڈاکٹروں کی تعیناتی ہوئی ہے لیکن وہاں کیوں نہیں تھے، جو ایک شخص بغیر دوائی کے وہاں پر دم توڑ جائے تو اس کے لئے خاص انتظام کیا جائے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ یہ بڑاValid point ہے آپ کا، تھینک یو۔ منسٹر صاحب سے جواب لیں گے، صلاح الدین صاحب، پوائنٹ آف آرڈر، پھر وقار صاحب، پہلے میں نے وقار صاحب کو کہا تھا، وقار، دے دیتا ہوں، دو دو منٹ لیں تاکہ زیادہ لوگ Accommodate ہو جائیں، پھر وہ لوڈ شیڈنگ پر بحث ہے آپ کی۔ مسٹر وقار خان۔

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ خوشدل خان صاحب نے جو پوائنٹ اٹھایا ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ صوبائی حکومت اپنے ایم این ایز کو Compensate نہ کرے لیکن جو Annual Developmental Plan جو Book ہے، وہ اس مقدس ہمارے اس آنریبل ہاؤس کا ہے تو اس میں جو بھی سکیمیں ہوں جناب سپیکر صاحب، اس میں چاہے اپوزیشن ہو یا چاہے ٹریژری بنچز ہوں، ان کو Equal حصہ ملنا چاہیئے جناب سپیکر صاحب، ایم این اے صاحب کو دے، بھلے دے بہت زیادہ، ہمیں ان سے کوئی گلہ نہیں ہے لیکن کم از کم ہمارا جو حق بنتا ہے سر، اس سلسلے میں، وہ کم از کم ہمیں دیا جائے۔ حلقے کے لوگوں نے ہمیں ووٹ دیا ہے، وہ ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ ایم این اے صاحب کام کرتے ہیں اور پراونشل گورنمنٹ کا اور آپ کا فنڈ ہے اور آپ اس میں کوئی، آپ کا کوئی اثر رسوخ نہیں ہے۔ دوسری سر، میری ایک آخری دوسری Suggestion ہے سر کہ یہ 15 اگست کو پرائیویٹ سکولز کے پرنسپل صاحبان نے سکول کھولنے کا اعلان کیا تھا تو اس میں کچھ بدنظمی ہوئی تھی تو میری یہ ریکویسٹ آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے کہ یہ ہارڈ ایریا اور میدانی ایریا ہمارے جو ہیں نا، دیہات ہیں، ملاکنڈ ایریا، مانسہرہ ڈویژن بھی ہارڈ ایریا میں آتا ہے سر، سردیوں میں پھر وہاں پر تعلیم نہیں ہوگی، تو اس سلسلے میں بھی حکومت اس پر توجہ دے اور جو ایف آئی آرز ان لوگوں کے اوپر ہوئی ہیں ان ایف آئی آرز کو واپس لیا جائے اور کم از کم یہ سکول کھولنے کے لئے ان کو مناسب وقت دیا جائے تاکہ سکول کھل جائیں اور بچوں کا سال ضائع نہ ہو سر۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ صلاح الدین خان، دیتا ہوں باری باری۔ صلاح الدین خان۔

جناب صلاح الدین: تھینک یو، مسٹر سپیکر سر۔ سر، یہ میرا پوائنٹ آف آرڈر 6th of July کو میرا ایک کوسچن تھا کہ میرے علاقے میں بڈھ بیر پولیس اسٹیشن کے قریب پولیس والوں نے چھ Shops بنائی ہیں اور اس میں Transparency نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اس بارے میں سر، آپ کی رولنگ بھی آئی تھی اور آپ نے لاء منسٹر کو رولنگ دی تھی کہ ایک کمیٹی بنائی جائے اور اس کو Investigate کرے، Scrutinize کرے اور پھر رپورٹ ہاؤس میں اور آپ کو Present کر دی جائے اور آپ نے

Seven daysکا،Time-barred تھا،Seven daysکا نوٹس آپ نے دیا تھا رولنگ دی تھی آپ نے اور اس کے تقریباً دو مہینے ہونے والے ہیں، موقع سے فائدہ اٹھائیں گے، سلطان صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں تو وہ سات دن کب پورے ہونگے اس پر؟ سر، انہوں نے یہ جو دکانیں بنائی ہیں ان کا نہ انہوں نے کسی نیوز پیپر میں، کسی میڈیا میں انہوں نے ایڈورٹائز نہیں کیا، من مانے لوگوں کو Blue-eyed لوگوں جوان کی مرضی تھی ان کو انہوں نے الاٹمنٹ کی ہے اور ان کا کرایہ بھی آتا ہے اور یہ انہوں نے خود ایڈمٹ کیا ہے کہ Five thousands per month ہے لیکن وہ کرایہ جاتا کہاں ہے؟ میں نے ان سے مانگا تھا کہ اس کی کوئیReceipt ہمیں دی جائے، کوئیReceipt نہیں ہے، سر یہ فرسٹ پوائنٹ، اور سر، Another very important issue, Sir, میں نے دو دفعہ اس فلور پر اس پوائنٹ کو Raise کیا تھا کہ یہ طورخم سے لے کر اب تو کوہاٹ تک، اس دن خوشدل خان صاحب نے مجھے فون کیا اور بتایا کہ یہاں پر آپ کے علاقے میں یہ سینکڑوں نہیں ہزاروں ٹرالرز اور ٹرک کھڑے ہیں اور یہ لوگ رل رہے ہیں، انہوں نے اس گرمی میں بھی ٹرکوں کے نیچے سایہ کیا ہوا ہے، کھانا بھی ادھر کھاتے ہیں، چائے بھی بیچارے ادھر ہی پکاتے ہیں، یہ مسئلہ ان کا کیا ہے؟ تو مسئلہ تو شاید یہ ہے کہ یہ پختون ہیں اس لئے، پہلے اس سے Before Covid-19 کو اب بہانہ بنایا گیا ہے، اب مسئلے کی کسی کو سمجھ نہیں آرہی ہے Before Covid-19 over two thousand lorries یہExit اورEntry ہوتی تھیں طورخم کے ذریعے اب وہHundred تک آگئی ہیں اور سننے میں آیا ہے کہ اب ان سے، جو پچاس ہزار روپے دے گا وہ پار کر جائے گا اور جو پچاس ہزار روپے نہیں دے گا تو وہ ادھر ہی کھڑا رہے گا، چاہے سال بھی ان کو لگ جائے۔ اگر ہم ان کی فکر نہیں کریں گے، یہ ہاؤس ان کی فکر نہیں کرے گا، ہمارے لوگ ہیں تو ان کی فکر کون کرے گا؟ تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو، صلاح الدین صاحب۔ فیصل زیب خان، شارٹ شارٹ کریں تاکہ کافی لوگ Accommodate ہو جائیں۔

جناب فیصل زیب: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ڈیڑھ سال پہلے آپ نے یہاں پر ایک رولنگ دی تھی لاء منسٹر صاحب کو، جو کوئلہ کان میں بلاسٹ ہوا تھا لیکن ابھی تک اس کمیٹی کا کچھ پتہ نہیں لگا، دو دن پہلے ڈسٹرکٹ اور کزئی ڈورا کے مقام پر کان میں ایک بلاسٹ ہوا ہے جس میں ہمارے ضلع شانگلہ کے کئی افراد شدید زخمی ہیں اور دو کی Death بھی ہوئی ہے

لیکن ابھی تک گورنمنٹ کی طرف سے ان کے بارے میں یاان کو ریلیف دینے کے بارے میں کوئی بات سامنے نہیں آئی۔ ہمارے دونوں قابل احترام منسٹر صاحبان یہاں پر موجود ہیں، لیبر منسٹر اور مائنز کے جو ایڈوائزر صاحب ہیں لیکن جناب سپیکر، میں آپ سے ریکویسٹ کرونگا کہ آدھے گھنٹے کا ٹائم نکالیں، برن سنٹر کو وزٹ کریں، جب ان کی Injuries ہوئیں ان کو حیات آباد برن سنٹر لایا گیا تو پہلے تو ان کو وہاں پر وصول نہیں کیا جارہا تھا اور پھر جب بہت زیادہ شور شرابے کے بعد ان زخمیوں کو وصول کیا تو ان کے لواحقین کو کہا گیا کہ ان کو واش آپ خود کریں گے، جناب سپیکر، ڈیڑھ سال گزر گیا ہے ابھی تک اس کمیٹی کا کچھ پتہ نہیں لگا، اس قانون کا کچھ پتہ نہیں لگا اور ہمارے شانگلہ میں دن بدن ہر مہینے میں لاشیں اٹھائی جارہی ہیں اور شانگلہ میں لے کر جارہی ہیں لیکن کوئی ایکشن نہیں لیا گیا۔ آپ کی رولنگ کا بھی یہاں پر کوئی، یہاں پر اس پر بھی کوئی ایکشن نہیں لیا گیا جناب سپیکر، میں آپ سے ریکویسٹ کرونگا اسمبلی فلور پر دونوں منسٹر صاحبان سے کہ آج اس بات کو یہاں پر کلئیر کر دیں کہ اس قانون کا کیا بنا اور جو ہمارے Injured لوگ، اس ٹائم برن سنٹر میں پڑے ہیں تو ان کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے کیا گیا ہے؟

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ جناب حافظ عصام الدین، ٹائم نوٹ کر لیں۔

<u>حافظ عصام الدین:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، پہلی گزارش یہ ہے کہ میری بات پوری سنیں گے آپ، درمیان میں جب بات پوری نہیں ہوتی ہے تو پھر۔

<u>Mr. Speaker:</u> دیکھیں، this is Point of Order, you have only two minutes.

<u>حافظ عصام الدین:</u> مختصر جناب سپیکر، 23 تاریخ کو میں اپنے حلقے میں علاقہ بدر میں جو ایک گاؤں ہے مانتن، وہاں پر گیا، ابھی دو دن پہلے، تو اس علاقے میں جب گیا تو علاقے والوں نے بتایا کہ وہاں پر انتہائی حسین علاقہ سرسبز پورے وزیرستان کے حسین علاقوں میں بدر حسین علاقہ ہے تو اس گاؤں میں کیا ہے؟ وہاں پر باڑ لگی ہے باڑ، جناب سپیکر صاحب، میری بات کی طرف اگر توجہ تو مہربانی ہو گی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

<u>حافظ عصام الدین:</u> باڑ لگی ہوئی ہے بہت بڑی جگہ پر، پورے پہاڑ کو ایک کنارے سے لے کر وہاں تک اور اوپر پہاڑی بہترین بڑی اور پوری پہاڑی ہے، اس پر آبادی ہے، نیچے بھی ایک وسیع اور عریض جگہ ہے، وہاں بھی باڑ لگی ہوئی ہے، بتایا گیا کہ یہاں پر مائنز ہیں، یہاں پر مائنز ہیں، یہ باڑ ہماری آرمی نے لگائی ہے تاکہ یہاں کوئی نہ جائے، بتایا کہ اس گاؤں کے تین بندے ایسے ہیں کہ ان کے پاؤں کٹ چکے ہیں، یہاں پر ان راستوں

میں جانے کی وجہ سے، یہاں پر آنے جانے کی وجہ سے پاؤں کٹ گئے، سینکڑوں جانور وہاں مر چکے ہیں، جانور کو کون سمجھائے گا کہ یہاں نہ جائیں؟ یہ بم ہیں، یہاں یہ ہے اور اس علاقے والے لوگ، یہ بہت افسوسناک اور دردناک بات میں کر رہا ہوں، پوری ریاست کے لئے افسوسناک ہے، ہم تو ان باتوں پر چوکوں پر مجبور ہو جاتے ہیں جب یہاں پر ہماری بات نہیں سنی جاتی، تو علاقے والے بھی وہاں پر جو بریگیڈ ہے وہاں گئے لیکن بات نہیں سنی گئی، اس کی صفائی نہیں ہوئی۔ میری اس فلور پر آپ کے ذریعے سے، آپ جیسے محترم شخصیت اور اور محترم کرسی کی وساطت سے ریاست کے اداروں سے گزارش ہے کہ خدارا اپنے عوام پر رحم کریں اور اس کی صفائی کی جائے جتنا جلد از جلد ہو سکے۔ اس سے زیادہ افسوسناک بات میں اس سے آگے کر رہا ہوں، وہ افسوسناک بات کیا ہے؟ میں نے اس علاقے والوں سے کہا، ٹھیک ہے ایک وفد تیار کریں، یہاں جو بریگیڈ ہے ان کے پاس جاتے ہیں، گزارش کرتے ہیں کہ ہمیں ایک ٹیم دیں کہ اس کی صفائی کی جائے۔ ہم تقریباً میرے ساتھ آٹھ نو بندوں کا وفد تیار ہوا اور ہم بریگیڈ کے پاس جانے کے لئے تیار ہوئے، جب یہ سام بریگیڈ، سام بریگیڈ، آسمان مانزا بریگیڈ ہے، اس سے پہلے شاونگئی گیٹ آتا ہے، جب ہم یہاں پر پہنچے، کہا، کہاں جاتے ہو؟ گیٹ والے پوچھتے ہیں، ہم نے کہا، بریگیڈ جاتے ہیں، ایک تو یہ ہے کہ کچھ دن پہلے وہاں ایک بم بلاسٹ ہوا تھا، دھماکہ ہوا تھا، کچھ ہمارے فوجی بھائی مرے تھے، ہم نے کہا کہ تعزیت کے لئے بھی جانا ہے اور کچھ یہاں علاقے کے مسائل ہیں، وہ بھی ڈسکس کرتے ہیں، کہا، ہم بات کرتے ہیں، بات کی، جواب آیا، پندرہ بیس منٹ ہمیں کھڑا رکھا گیا، کوئی ہمیں ریسپانس نہیں ملا، اس کے بعد بتایا، میرے پاس ایک گارڈ والا تھا، ایک گارڈ والا، الحمد للہ ہمیں ریاست کے پیسوں کا خیال ہے، ہم ایسا نہیں کرتے کہ ایک گاڑی آگے اور ایک پیچھے ہو، نہیں ہم ایک گارڈ یا دو گارڈ ساتھ رکھتے ہیں، ایک گارڈ تھا میرے ساتھ، تو کہہ رہے تھے کہ وہاں سے آرڈر آیا کہ یہ گارڈ والا بندوق یہاں پر رکھے اور آپ آگے جائیں، میں نے کہا یہ کونسی بات ہے؟ میں نے کہا کہ اگر آگے کچھ ہوا تو وہاں سے پوچھ لیں مجھے لکھ کے دے دیں کہ پھر ذمہ دار ہم ہونگے، تو اس کے بعد پھر ہم دس منٹ وہاں کھڑے رہے، ہمیں کوئی جواب، کہہ رہے ہیں یہی بات ہے کہ بندوق یہیں پر رکھیں، میں ایک ذمہ دار بندہ ہوں اپنے علاقے کا، اگر میرے ساتھ یہ رویہ اور یہ سلوک ہے، تو میرے باقی عوام کے ساتھ کیا ہوگا؟ یہ سینکڑوں سال خدا کی قسم ہم امریکہ اور ان لوگوں کی غلامی کی وجہ سے ہمیں مارا گیا، ہمیں قتل کیا گیا، ہمارے بچے روندھے گئے، یہ کیا مذاق ہے ہمارے ساتھ؟ آخر ہم اس

پر پھر ان حالات پر مجبور ہونگے کہ ہم اپنے ساتھ +اور سب کی یہ * +کرینگے، یہ میرے احساسات ہیں، بہت افسوس کے ساتھ یہ میں کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ہمیں اس سے بچانا ذرا۔۔۔۔

(قہقہہ)

حافظ عصام الدین: ایک مسئلہ نہیں ہے، ہمارے مسئلے اتنے زیادہ ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بہت زیادہ Over ہو گئے ہیں، بس تشریف رکھیں۔

حافظ عصام الدین: یہ بات ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ ادھر گورنر ہاؤس جا کے دکھائیں، آپ سے بندوق اور گارڈ باہر رکھا جائے گا، جدھر بھی ایسے اداروں میں انسان جاتا ہے گارڈز کو ہمیشہ باہر رکھے ہوتے ہیں، ساتھ جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔

حافظ عصام الدین: بریگیڈ سے بیس پچیس کلو میٹر دور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن اندر اس کی سیکیورٹی ہو گی نا اس ایریا میں۔۔۔۔۔

حافظ عصام الدین: یہ تو آپ بھی ان کی۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس ایریا میں ان کی اپنی سیکیورٹی ہو گی۔

حافظ عصام الدین: ایک تو ان کا غلط رویہ ہے، اس کے بعد جناب سپیکر صاحب، آپ کی بھی ان کے ساتھ ہمدردی ہے کہ یہ ٹھیک کیا ہے انہوں نے، آپ بھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نہیں کہتا کہ انہوں نے ٹھیک کیا ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ ایسے ہر ایک ادارے میں اسلحہ لے جانے پر پابندی ہوتی ہے۔

حافظ عصام الدین: جب ایسے حالات ہوتے ہیں تو وہاں سے پھر جوری ایکشن آتا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے تو آپ کو اپنے گورنر ہاؤس کی مثال دی کہ وہاں بھی آپ اسلحے کے ساتھ نہیں جا سکتے۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

حافظ عصام الدین: تو اس سے پہلے ایکشن ہوتا ہے، جو میرے احساسات ہیں تو اس سے پہلے ایکشن ہوا ہے۔

جناب سپیکر: پریزیڈنٹ ہاؤس میں نہیں جا سکتے، کہیں بھی نہیں جا سکتے۔

حافظ عصام الدین: پھر میرا یہ ری ایکشن ہے، یہ میرا ایکشن نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں منسٹر صاحب جواب دینگے۔ جی نثار خان صاحب، نثار صاحب۔ (جناب شوکت یوسفزئی، منسٹر محنت سے) آپ اس کے بعد کر لیں گے۔ ابھی یہ ڈیبیٹ کس وقت کرینگے، ڈیبیٹ میں سارے چلے جائیں گے اور پتہ نہیں کون کرے گا؟

جناب نثار احمد خان: مننه سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی نثار خان۔

جناب نثار احمد خان: زه د پوائنټ آف آرډر په حواله باندي صرف دلته یو څو مسائل ستاسو مخي ته ایږدم او یو دا معذرت سره وایمه چي کله هغه زمونږ ورور اکثر دا خبره کوی چي کله زمونږ نمبر راشی نو مونږ ته وئیلي شی چي دلته په پوائنټ آف آرډر دوه منټه خبره ده خو چي کله تقریرونه کیږی نو پینځلس پینځلس منټه اګرچه زمونږه ایکس فاټا د مسائلو نه دے، مسائلستان دے، پکار دا ده چي دري اویا کاله پس مونږ په دي پختونخوا کښي راغلی یو، باید چي مونږ ته ډیره موقع راکړے شی چي زمونږ مسائل دلته ډسکس کړے شی۔ زمونږ په مهمندو کښي دوه ډګری کالجز دی، اوس چي دے د لسم میټرک ریزلټ وتلي دے او زمونږه سټوډنټس مونږ سره به وئیلي کیدل چي ستاسو کوټه به ډبل کیږی، زمونږ هلته سیټونه دومره کم دی چي زمونږ سټوډنټس بغیر د تعلیم نه پاتي کیږی، کالج کښي داخله نه ملاویږی، زما ریکویسټ دے چي دغه سیټونه مونږ ته د ډبل کړے شی چي زمونږه سټوډنټس پاتي نشی۔ بله دویمه خبره دا چي په بهاؤ الدین ذکریا یونیورسټی ملتان کښي مونږ سره به حکومت دا دعوي کولي بلکه دا په ریکارډ ده چي تاسو زمونږ د ایجوکیشن کوټه ډبل کړي ده، چي کله مو زمونږ کوټه ډبل کړي ده نو دغه ذکریا یونیورسټی چي ده هغي زمونږه دري سوه سیټونه کم کړل او یو نیم سل سیټونه ئي اوپن کړل او مونږ ته ئي یو نیم سل سیټونه پریښودل، لهذا زما خواست دے تاسو ته چي تاسو مهربانی اوکړئ زمونږ هغه دري سوه سیټونه

واپس مونږ ته په ذکریا یونیورسټئ ملتان کښې بحال کړئ۔ بله دریمه خبره دا ده چې کومه خبره د جماتونو د سولرائزیشن اوشوه، مونږ ته د سی ایم هاؤس نه دغه راغلل چې تاسو مونږ ته پینځلس جماتونه راکړئ، مونږ پینځلس جماتونه ورکړل، کله چې هلته کښې آفس ته لاړم، پیښو نه تپوس مې اوکړو نو هغوی وئیل چې د سی ایم هاؤس نه بل هغه راغلے دے او دغه اسلام او دغه جمات هم مونږ نن متنازع کړو، هغه مو هم مخصوص خلقو ته ورکړو، هغه ځائې باندې اولګیدل چې په هغې کښې یو ګز خاورې پرتې دی، هغې کښې د جمعې مونځ نه کیږی، هغلته هغه سولرائزیشن منصوبې اوشوې۔ بیا په هغه ورځ دلته په دې اسمبلئ کښې د منرل په حواله باندې خبره اوکړه، زما د یو ګاډی نه څوارلس سوه روپئ زیات ټیکس رائیلټی اخستې شی، چې کله ما خبره اوکړه نو اووئیلی شو او کله چې مونږ خبره کوؤ نو وئیلې شی چې متعلقه تاسو سره به دغه محکمه کښینی، مونږ سره بیا محکمه نه کښینی، هیڅوک مونږ سره نه کښینی۔ هغه ورځ زما عوام رااووتل هلته او هغوی روډ بلاک کړو، احتجاج ئې اوکړو، په دې څوارلس سوه روپو د هغوی خلاف ایف آئی آرز کټ شول او هغه ټهیکیدار ته هیڅ اونه وئیلی شو ځکه چې په هغه باندې د ډیرو غټو غټو خلقو لاس دے۔ ډیره مننه۔

<u>جناب سپیکر</u>: *تھینک یو۔ سردار خان صاحب، جی سردار خان صاحب کے بعد۔*

<u>جناب سردار خان</u>: *جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ روزی گل ولد محمد گل ضلع سوات تحصیل خوازہ خیلہ PK-3 گاؤں کوټنئ علیګئ سوات سے جارہا تھا مزدوری کے لئے، کوئلے کان بلوچستان 13/03/2017، کوئلے کان مارګٹ سے لاپتہ ہوا تھا، وہاں جو کنټریکټر ہے مقامی، شاہین کور کمپنی میں کام کرتا تھا، کنټریکټر عبدالنبی کے ساتھ*، جناب سپیکر صاحب، د نن نه یو شلور میاشتې مخکښې په سوات پی کے تهری حلقه کښې په میاندم کښې زمونږ د سوات یو دوه تنه د کوئلې د کان نه اغواء شو او د هغوی مرده لاشونه بهر په غرونو کښې پراته وو او هغه ورثاء ته سوات ته واپس راوړې شو۔ دا روزی ګل چې دے دے هم د کوئلې د کان نه لا پته شوے دے، نه د مرګ او نه د ژوند څه پته لګی، زما تاسو ته درخواست دے چې زمونږه لیبر منسټر چې دے، هغه فوری طور باندې په دې باندې نوټس واخلی، دا د دوه صوبو تر مینځه یو تصادم جوړیږی، اختلاف

جوړیږی، د بلوچستان او د خیبر پختونخوا، زمونږه مزدور طبقه د رزق د کمائی د پاره ځی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیبر منسٹر صاحب، آپ سے Related بات ہو رہی ہے۔

جناب سردار خان: مزدور طبقه د ملاکنډ ډویژن د سوات د شانګلي۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب، آپ نوٹ کریں۔

جناب سردار خان: دا د رزق د کمائی د پاره ځی او هلته د مائنونو نه اغواء کیږی او مړ لاش ئي باهر پروت وی۔

جناب سپیکر: یہ پوائنٹ آپ نوٹ کریں، شوکت بھائی، یہ آپ سے Related ہے۔

جناب سردار خان: زما خو دا درخواست دے چي د لیبر منسټر دي له ډیره زیاته ترجیح ورکړی، توجه ورکړی او د هغه بلوچستان د حکومت سره د دي تپوس اوکړی چي دا خو ځناور نه دے، یو چرګ نه دے، په دي ملک کښي د ننه قانون دے، بلوچستان هم زمونږه یوه ځلورمه صوبه ده، د دي پاکستان حصه ده، نه زه خو د دي سره یو اتفاق کومه چي زمونږ ه منسټر پخپله باندي یو وفد جوړ کړی او د هغه وزیر اعلیٰ سره چیف سیکرټری سره ملاؤ شی او پوره طور باندي د ورثاء د بچو هغه اعتماد بحال شی چي زمونږه د والدینو د تپوس خاوندان په خیبر پختونخوا کښي شته، که دا بنیادی طور د دي خاتمه اونشی او دلته هغه ورثاء یو بلوچی ته لاس واچوی نو د هغي نه به 302 کیس به جوړیږی، نو په دي باندي فوری طور باندي نوټس واخلئ چي د دي منسټر په نګرانئ کښي هغه حکومت سره مذاکرات اوشی۔

جناب سپیکر: تھینک یو، پوائنٹ آپ کا آگیا، اب ہم وزراء سے جواب لے لیتے ہیں۔ پھر یہ نماز، چلیں دو منٹ آپ لے لیں، دے دیتا ہوں۔ جی، میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر، (رکن اسمبلی سے) آپ کے ساتھ ہی بیٹھا ہوں، کم از کم تھوڑا صبر کریں، ایک منٹ۔ سپیکر صاحب، جو واقعہ میں بیان کرنا چاہتا ہوں، یہ میرے خیال میں پورے اضلاع میں بھی ہوگا لیکن آج سے چار دن پہلے، مجھے سلطان خان صاحب کی توجہ بھی چاہیئے ہوگی کیونکہ یہ عام بات نہیں ہے، کرک میں مجھے ایک دوست نے فون کیا کہ میرا آپ کے ساتھ کوئی کام ہے تو میں نے کہا کہ

میں کے ڈی اے آ جاؤں گا، بارہ بجے کا ٹائم تھا، جمعہ کا دن تھا، میں کے ڈی اے آیا، وہ پولیس میں ڈی ایس پی تھا، جب میں اس کو رخصت کر رہا تھا جناب سپیکر، تو میرے سامنے وہ گر پڑا، میں نے فوراً اس کے بچے بھی ساتھ تھے، گاڑی میں بٹھایا، کے ڈی اے ہاسپیٹل جو تقریباً ایک کلو میٹر سے بھی نزدیک تھا، میں بحیثیت ایم پی اے اس کو اس کی گاڑی آگے میری گاڑی پیچھے، ادھر جب پہنچے تو بد قسمتی سے انڈس ہائی وے پر ایک ایکسیڈنٹ ہوا تھا اسی وقت جس میں تقریباً دو آدمی شہید ہوئے تھے اور نو بندے زخمی تھے، میں باہر کھڑا تھا، لوگوں سے پوچھا، میں نے کہا کہ کیا بات ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور ہاسپیٹل میں کوئی ڈاکٹر بھی نہیں ہے، کرک کے ڈی ہسپتال جو کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال ہے، جب میں اندر گیا جناب سپیکر، مجھے ایک ڈاکٹر ملا، اس نے کہا میاں صاحب! میں کیا کروں، نہ ادھر ایم ایس ہے، نہ کوئی ڈاکٹر ہے اور میرا مریض جو تھا وہ تو گاڑی میں پڑا ہوا تھا، حتیٰ کہ اس کو وہ ویل چیئر بھی نہیں مل رہی تھی، میں نے ان کے بیٹے کو کہا کہ آپ اس کو پرائیویٹ ہسپتال لے جائیں، میں پہلے ان ایمرجنسی کے لوگوں کے ساتھ ملنا چاہتا ہوں، جو دو شہید ہوئے ہیں، باقی اس کے بعد میں ادھر پہنچتا ہوں۔ جناب سپیکر، جب میں پرائیویٹ ہسپتال پہنچا تو اس کو ڈرپ بھی لگی تھی، اس کا سارا کچھ ہوا تھا، ایک بڑا ہاسپیٹل جس میں تقریباً تیس پینتیس ڈاکٹرز ہونے چاہیئں، مین روڈ پر کرک میں اور ایک ممبر آف اسمبلی کھڑا ہے، اس کا دوست مر رہا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹائم کیا تھا، ٹائم کیا تھا؟

میاں نثار گل: جناب سپیکر، ٹائم بارہ بجے، دن کے، جمعہ کے دن، جناب سپیکر، یہ باتیں ایسی ہیں کہ اگر ہم ایوان میں نہ اٹھائیں، اگر ہم خاموش ہوں تو پھر اسی طرح واقعات ہوتے رہیں گے، آپ برائے مہربانی اس پر ایک انکوائری کمیٹی بنا دیں اور آپ دیکھ لیں کہ آیا اس ہاسپیٹل میں یہ واقعہ ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے؟

جناب سپیکر: یقیناً جن پوائنٹس سے حکومت کی مدد ہوتی ہے۔۔۔۔۔

میاں نثار گل: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے خود یہ واقعات دیکھے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، مجھے اس پر کچھ نہ کچھ تسلی ہونی چاہیئے ورنہ پھر میں واک آؤٹ کرونگا اور یہ کہونگا کہ ایوان میں بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہے، اس پر آپ ایک انکوائری بنائیں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی سردار صاحب، چلو سردار صاحب کے بعد آپ کریں، سردار صاحب، سردار رنجیت سنگھ صاحب۔

جناب رنجیت سنگھ: بہت شکریہ جناب سپیکر، گزارش ہے، ہم تو سب سے الگ دیکھتے ہیں، آپ تھوڑی سی نظر ثانی ہماری طرف بھی کیا کریں کیونکہ پوری، ویسے تو نام کے سردار ہیں، میں سردار رنجیت سنگھ ہوں تو Kindly آپ ابھی بھی ہمیں چھوڑ رہے تھے اور پھر انہی چیزوں سے ہم گلے شکوؤں کی طرف آ جاتے ہیں کہ مینارٹیز کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ میرا جو پوائنٹ آف آرڈر ہے، وہ اس حوالے سے ہے کہ میڈم نگہت اور کزئی صاحبہ نے بھی کہا کہ اور ابھی پھر میں نظر انداز ہونے لگا تھا تو اب میں اسی چیز پر بات کرتا ہوں کہ سٹینڈنگ کمیٹیاں بنائی گئیں اور بڑے دکھ کے ساتھ کہ یہاں پر چار مینارٹی کے ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں اور چلیں وزیر زادہ صاحب تو ہمارے ایڈوائزر ٹو سی ایم ہیں لیکن تین ممبرز اور بھی تھے، ویلسن وزیر صاحب، کسی کمیٹی کا حصہ نہیں رہے، روی بھائی ہیں، میں بھی ہوں لیکن شاید ہم تینوں میں سے کوئی اس قابل نہیں تھا، فیمیل کو بھی سٹینڈنگ کمیٹی کا چیئر پرسن بنایا گیا، الیکٹڈ تو تھے ہی تھے، اپوزیشن میں بھی لوگ ہیں لیکن شاید ہم تینوں ایم پی ایز میں کوئی بھی اس قابل نہیں تھا کہ ان کو کسی ایک سٹینڈنگ کمیٹی کا چیئرمین بنایا جاتا، ہمارا بھی حق بنتا ہے، ہم بھی لوگوں کے مسائل، چلیں ٹھیک ہے ہم کسی اور ہی طریقے سے کہہ لیں، ہمیں تو فیمیل سے بھی پیچھے رکھا جاتا ہے۔ سر، یہ میری ریکویسٹ ہے کہ یہ ہمارا حق بنتا ہے، ہمیں بھی یہ حق دینا چاہیئے تھا کیونکہ جب اس ایوان کے اندر ہی ہمیں یہ حقوق نہیں دیئے جائیں گے تو باہر ہم اپنے لوگوں کو کیا جواب دیں گے؟ سوشل میڈیا پر ہمارے جتنے پیجز ہیں، اس پر آ جائیں، بہت سارے ایسے لوگ ہیں، میں نام نہیں لینا چاہتا، وہاں وہ ہمیں اس پر تنقید کر رہے ہیں کہ آیا آپ میں کچھ ایسی بات نہیں تھی یا ایوان کے اندر آپ لوگوں کو Ignore کر دیا جاتا ہے؟ سر، میری ریکویسٹ ہے کہ میں آپ سے چاہونگا کہ اگر اب بھی کچھ ہو سکتا ہو تو ضرور، میں یہ نہیں چاہتا کہ مجھے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

جناب رنجیت سنگھ: سر، ایک منٹ ضرور دیجئے گا، پھر نثار صاحب والی بات آ جاتی ہے کہ ہماری باری پر ہی کیوں ایک منٹ اور دو منٹ ہوتے ہیں؟ شمشان گھاٹ پہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ میری طرف سے گھنٹہ لے لیں لیکن اور بزنس پھر نہیں ہو سکے گا ہاؤس کا، یہ آپ ذہن میں رکھیں، اب آپ کا پوائنٹ ہے، آگے لوڈ شیڈنگ پہ بحث جس کے لئے اجلاس طلب کیا گیا

ہے تو اس لئے دو منٹ میں سب کو ہی کہتا ہوں، لیں تاکہ زیادہ کام ہو سکے اور اصل ٹاپک پہ ہم آ سکیں۔ نلوٹھا صاحب، ایک منٹ آپ نے بات کرنی ہے پھر ادریس خان، نلوٹھا صاحب کو، ایک بات چھوٹی سی کرنا چاہتا ہے پھر آپ کر لیں۔

جناب رنجیت سنگھ: سر، ہمیں تو سب سے آخر میں ٹائم ملتا ہے۔ سر، تھینک یو، میں اس پر بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سر، پھر ہمارے مائیک نہ بند کیا کریں، چلیں تھینک یو جی، شکریہ۔

سردار اورنگزیب: شکریہ سر، میں بالکل ایک منٹ سے زیادہ نہیں لوں گا۔ جناب سپیکر صاحب، پچھلے اجلاس میں میں نے اور لائق محمد خان صاحب نے ایوب میڈیکل کمپلیکس میں آٹھ نو مریض جو آنکھوں کے علاج کے لئے وہاں پہ گئے تھے اور ایوب میڈیکل کمپلیکس جو آپ کے حلقے میں آتا ہے اور آپ کے نوٹس میں ہم نے حکومت کی توجہ دلائی تھی کہ نو مریض آنکھوں کے علاج کے لئے ایوب میڈیکل کمپلیکس میں گئے، وہاں پہ ڈاکٹروں نے غلط ٹیکے لگا کر ان نو کے نو مریضوں کی آنکھوں کی بینائی ضائع کر دی اور آپ نے ہدایت کی تھی، رولنگ دی تھی، آپ نے ہیلتھ منسٹر کو حکم دیا تھا کہ فوری طور پر اس کی تحقیقات کی جائے اور ان ڈاکٹروں کے خلاف بھی کارروائی کی جائے اور مریضوں کی مدد بھی کی جائے۔ جناب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب، ابھی تک وہ مریض بے یار و مددگار ایوب میڈیکل کمپلیکس میں پڑے ہوئے ہیں، کوئی ان کی دادرسی نہیں کی گئی، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو ہمارے ہیلتھ منسٹر صاحب ہیں بڑے قابل آدمی ہیں لیکن ان کے اوپر حکومت نے بہت بڑی ذمہ داری عائد کر دی ہے، ان کے پاس دو منسٹریاں ہیں، ان کے پاس وقت نہیں ہے کہ وہ ان غریب لوگوں کی جن کی نظر، جن کو بینائی سے محروم کر دیا گیا ہے، ابھی تک کوئی ایکشن ان کے خلاف نہیں لیا۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آ گیا نلوٹھا صاحب، آپ کا، آگے اس کا جواب لیتے ہیں ان سے اس پوائنٹ کا۔

سردار اورنگزیب: یہ میری سپیکر صاحب، گزارش ہو گی کہ ان مریضوں کا بہترین علاج کیا جائے اور اعلیٰ ہسپتال میں ان کا علاج بھی کیا جائے، کروایا جائے تاکہ ان کی نظر، دیکھیں یہ کتنی بڑی نعمت ہے آنکھیں، اگر نظر سے محروم ہو گئے ہیں اور ابھی تک حکومت نے کوئی ایکشن ان کے خلاف نہیں لیا تو میری یہ

درخواست ہے آج آپ سے کہ اس ایوان کی کمیٹی بنائی جائے جو اس معاملے کی تحقیقات کرے یا حکومت خود تحقیقات کرے، لوگ ڈاکٹروں کے پاس علاج کے لئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ صحیح کہتے ہیں، ٹھیک ہے، میرے خیال میں اس پہ کمیٹی بناتے ہیں ہم آج کہ کیوں، یا دیکھتے ہیں لاء منسٹر صاحب کے پاس کیا جواب ہے؟ جی ادریس خان صاحب۔

جناب محمد ادریس: شکریہ سپیکر صاحب، سر، کل۔۔۔۔

سردار اورنگزیب: سر، مجھے جواب نہیں دیا گیا، یہ نو آدمیوں کی نظر کا معاملہ ہے سر۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آگیا ناں، لاء منسٹر صاحب سے جواب لیں گے اس کے بعد بات کرینگے ناں۔

جناب محمد ادریس: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، کل میرے علاقے، علاقہ نظام پور میں ایک واقعہ ہوا ہے، ایک ایکسیڈنٹ، ایک دو بچوں کا ایکسیڈنٹ وہاں پہ ہوا ہے، وہاں سے ان بچوں کو اٹھا کے قاضی میڈیکل کمپلیکس میں علاقے کے لوگ لے آئے ہیں وہاں سے، ایک بچے کی ادھر ہی Death ہو گئی، دوسرے بچے کو قاضی میڈیکل کمپلیکس سے انہوں نے ریفر کیا پشاور کے لئے، سر، پشاور آتے ہوئے راستے میں یہاں پشاور پہنچتے ہوئے وہ دوسرے بچے کی۔۔۔۔

Mr. Speaker: House in order please, house in order please.

جناب محمد ادریس: دوسرے بچے کی بھی سر Death ہو گئی، وہ Expire ہو گیا سپیکر صاحب، توجہ چاہیئے سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: کامران بنگش صاحب، آپ تشریف لے آئیں۔

جناب محمد ادریس: سپیکر صاحب، وہ دوسرے بچے کی بھی Death ہو گئی، واپسی پہ جس ایمبولینس میں، قاضی میڈیکل کمپلیکس کی ایمبولینس میں اس کو پشاور لایا جا رہا تھا واپسی پہ، یہاں سے وہ لوگ واپس ہو گئے، رات کے تقریباً گیارہ ساڑھے گیارہ بجے تھے، وہ ایمبولینس جب نوشہرہ کے مقام پر نوشہرہ صدر پہنچ گئی تو انہوں نے کہا کہ میں آگے نہیں جا سکتا ہوں، مجھے اجازت نہیں ہے، میں Dead body کو نظام پور کے علاقے میں نہیں لے جا سکتا، وجہ انہوں نے یہ بتائی، اس وقت تو انہوں نے کہا کہ میرے پاس تیل نہیں ہے، رات کے ساڑھے گیارہ بجے لواحقین اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایمبولینس میں روڈ کے اوپر، انہوں نے باڈی کو اتارا ہے، وہ پرائیویٹ بندوبست پھر کر کے اپنے گاؤں باڈی لے کر گئے ہیں۔ صبح میری BoG کے چیئرمین سے جب بات ہو گئی، انہوں نے کہا کہ ہمیں اجازت نہیں ہے گورنمنٹ کے ایس او پیز میں نہیں ہے کہ کوئی بھی ایمبولینس ریموٹ ایریا میں شام کے بعد کوئی کارروائی نہیں کر سکتی، نہ جا سکتی ہے نہ

آ سکتی ہے، تو سر، میرے خیال میں یا تو یہ ریموٹ ایریا کے لوگ جو ہیں، ان کو اٹھا کے واپس آپ شہروں میں بسادیں یا ان کے لئے کیونکہ وہ بھی لوگ ہیں شام کے وقت بھی حادثہ ہو سکتا ہے، رات کو بھی ہو سکتا ہے اور یہ تو انسانیت کی تذلیل ہے کہ ایک Dead body کو سڑک کے اوپر رکھ کے آپ کہیں کہ ہم نہیں جا سکتے، پھر رات کو وہ بیچاروں نے پتہ نہیں کس طرح بندوبست کیا اپنے اس بچے کو اٹھا کے اپنے علاقے لے گئے، تو سر، میری گزارش ہے کہ گورنمنٹ اپنے ایس او پیز پہ نظر ثانی کرے اور دیکھے کہ اگر اس طرح کا معاملہ ہو اور ڈیڈ باڈیوں کو سڑکوں پہ رکھ کے ایمبولینسز واپس ہسپتالوں میں جاتے ہیں تو میرے خیال میں یہ پاکستانیوں کے ساتھ بلکہ پوری انسانیت کے ساتھ ان کی تذلیل ہو رہی ہے، اس پہ اس پر نظر ثانی کی جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ افسوسناک بات کی آپ نے، اس کا جواب لیتے ہیں۔ فضل حکیم صاحب، آپ نے کچھ، فضل حکیم صاحب، آپ نے کوئی بات کرنی ہے، آپ نے کوئی بات کرنی ہے، آپ نے ہاتھ پہلے کھڑا کیا تھا۔

<u>جناب فضل حکیم:</u> نہیں کیا تو، میرے خیال سے سردار صاحب نے، میں نے نہیں کیا۔

<u>جناب سپیکر:</u> کرتے ہیں، کرتے ہیں، ابھی ہم دس منٹ کے لئے ایڈجرن کرتے ہیں For tea break and Asar prayer اور پھر شوکت یوسفزئی صاحب بھی Respond کرینگے اور لاء منسٹر صاحب بھی Respond کرینگے اور پھر اس کے بعد ڈیبیٹ پہ آ جائینگے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس عصر کی نماز اور چائے کے لئے ملتوی ہو گیا)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>جناب سپیکر:</u> پہلے شوکت یوسفزئی صاحب، آپ جواب دے دیں، جن ممبرز نے لیبر کے بارے میں اور مائنز کے بارے میں بات کی تھی۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت):</u> بہت شکریہ جناب سپیکر، اس سے پہلے فیصل زیب صاحب نے ایک بات کی اور یہ ہے بڑی Genuine بات، Exactly انہوں نے جو کہا ویسا ہوا بھی تھا کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو مائنز ہیں، پہلے تو فاٹا تھا، اب تو Merged area اب ظاہر ہے صوبے کے پاس ہیں وہ مائنز، تو آئے روز یہ دھماکے ہوتے ہیں، ہو جاتے ہیں اور اس کی مین وجہ یہ ہے کہ شاید جو ایس او پیز ہیں اس کی یا جو اس کے رولز ہیں وہ Follow نہیں ہو رہے۔ تو میں چترال میں تھا اور جیسے ہی مجھے پتہ چلا، یہ حقیقت میں ایسے ہوا ہے کہ وہاں جو ڈولہ ایک جگہ ہے اور کرزئی ایجنسی میں، وہاں یہ واقعہ ہوا، وہاں سے زخمیوں کو لایا گیا

برن سنٹر میں، ان کو یہ بتایا گیا کہ جی آپ اپنے ساتھ لوگوں کو لائیں تاکہ یہ صفائی جو ہے Patient کی وہ کریں، ہم صرف اس کو دوائی دیں گے کیونکہ ہمارے پاس سٹاف کم ہے، تو یہ جو بات ہے یہ انتہائی افسوسناک تھی اور اس کا ہم نے نوٹس لیا فوراً، وزیر اعلیٰ نے اس پہ ایکشن لیا۔ میں نے وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں لایا اور پھر ان کو ایڈمٹ بھی کیا اور کل میں اور فیصل زیب ہم دونوں گئے تھے، Patients کو دیکھا اور وہ بڑے خوش بھی تھے اور پوری طرح Treatment ہو رہی ہے ان کی، تو یہ ہے لیکن جو انہوں نے بات کی وہ بالکل ٹھیک تھی اور اس پر وزیر اعلیٰ صاحب نے ایکشن لیا، آئندہ ایسا نہیں ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ دوسرا جناب سپیکر، یہ جو لیبر ڈیپارٹمنٹ کا ایک تھوڑا سا ایشو ہے اس میں کیونکہ جو مائنز ایکٹ ہے، اس مائنز ایکٹ میں، اس کے علاوہ جتنے بھی لیبر ہیں، اس صوبے کے ہر ڈیپارٹمنٹ کا جو کام کرنے والا مزدور ہے وہ لیبر ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ رجسٹرڈ ہونا چاہیئے لیکن یہ واحد ڈیپارٹمنٹ ہے منرل جو اس کے ورکرز لیبر (محکمہ) کے ساتھ نہیں ہیں، تو یہ میں نے Take up کیا تھا، پچھلے اس میں کمیٹی بنی ہے، میں ہی اس کا چیئرمین ہوں اور اس میں سلطان صاحب بھی ہیں، انڈسٹریز کے منسٹر صاحب بھی ہیں، اسی طرح منرلز والے بھی ہیں تو اس میں ہم کوشش کر رہے ہیں کہ وہ ایکٹ اس میں ایسا کیا جائے کہ اس کے لیبرز جو ہیں وہ لیبر ڈیپارٹمنٹ کے Under آئیں تاکہ اس کی دیکھ بھال ہو کیونکہ وہاں جب حادثہ ہوتا ہے تو اس کی Payment لیبر ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے سات لاکھ روپے، تو اس لئے ہم نے کہا تھا کہ جب لیبر ڈیپارٹمنٹ یہ کرتا ہے تو کم از کم ان کو یہ اختیار بھی ملنا چاہیئے کہ وہ جا کے انوائرونمنٹ دیکھے کہ جو لیز ہولڈر ہیں کیا انہوں نے پوری طریقے سے وہ ایس او پیز Follow کئے جو پوری دنیا کے اندر Safe mining ہوتی ہے، تو وہ ان شاء اللہ تعالیٰ وہ پراسیس میں ہے اور میں فیصل زیب صاحب کو یقین دلاتا ہوں ان شاء اللہ کہ اس پر کام ہو رہا ہے، جیسے ہی وہ قانون فائنل ہو جائے ان شاء اللہ تعالیٰ، باقی میں ایک Lighter mood میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر تین سردار ہیں، ایک سردار رنجیت سنگھ صاحب ہیں، ایک سردار نلوٹھا صاحب ہیں، ایک سردار حسین صاحب ہیں، تو آپ جب بتا رہے تھے کہ سردار صاحب تو وہ بیچارے تینوں اٹھ گئے، تو یہ ان کو (قہقہہ) تو یہ مہربانی کریں آئندہ جو ہے، یہ Confuse ہو رہے ہیں تو ہم ان کو Confuse نہیں کرنا چاہتے ہیں، تو جناب سپیکر، باقی کچھ ایشوز ہیں، جو انہوں نے بات کی نلوٹھا صاحب نے، نلوٹھا صاحب نے جو بات کی، اس پہ Already کمیٹی بن چکی ہے، اس کی تحقیقات ہو رہی ہیں اور میں یہ کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ کہ ہیلتھ منسٹر صاحب آج ہیں نہیں، وہ آ جائیں تو کم از کم اس پہ ہم یعنی اس پہ جو

Initial report ہے، وہ ہم منگوا کے آپ کو پیش کر دیں گے کہ اس پر کیا ایکشن ہوا ہے؟ کیونکہ نو جانوں کا مسئلہ ہے اور ان کی بینائی چلی گئی ہے، تو یہ نہیں ہے کہ اس پہ ڈیپارٹمنٹ خاموشی سے گزر جائے، اس پر ضرور ایکشن ہوگا ان شاء اللہ کیونکہ کمیٹی بنی ہے اور بڑے سینیئر لوگوں کی بنی ہے لیکن مجھے علم نہیں ہے کہ انہوں نے رپورٹ Submit کی ہے یا نہیں کی ہے؟ لیکن ان شاء اللہ تعالیٰ نیکسٹ اجلاس میں کوشش کرینگے کہ آپ کو وہ رپورٹ ہم اس ایوان میں پیش کریں کیونکہ یہ انسانی جانوں کا مسئلہ ہے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب۔

سردار اورنگزیب: سر، ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب، لاء منسٹر کو دیکھیں کہ کدھر ہیں؟

سردار اورنگزیب: سر، میں نے ریکویسٹ کی ہے کہ جو کمیٹی بنی ہے، ابھی تک غالباً ایک مہینہ ہو گیا ہے اور رپورٹ ابھی تک Submit نہیں ہوئی ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ اس ایوان کی ایک کمیٹی شوکت یوسفزئی صاحب کی قیادت میں بنا دی جائے، یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے سر، نو جانوں کا مسئلہ ہے، نو خاندانوں کا مسئلہ ہے تو اس کی جلد از جلد رپورٹ سامنے آجائے اور پھر اس کے اوپر کارروائی ہو اور ان لوگوں کو علاج کے لئے کم از کم کسی اچھے ہسپتال میں شوکت یوسفزئی صاحب، بھیجا جائے، اگر ان کی بینائی ختم ہو گئی تو پھر تو دوبارہ بہت مشکل ہے، تو اگر وقتی طور پر اس کے اوپر آپ ایکشن لیں گے تو کم از کم ان لوگوں کی زندگیاں بچ جائیں گی، ان کی نظر بحال ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب، آپ ان سے رپورٹ منگوائیں، ایوب ٹیچنگ ہاسپٹل سے کہ اب Latest کیا صورتحال ہے؟ پہلی رپورٹ تو انہوں نے ہمیں بھیج دی تھی جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ یہ انجکشنز بازاروں سے ہم نے Collect کر لئے ہیں اور پتہ نہیں کیا کیا ہے، انکوائری شروع کر دی ہے اور فلاں کر دیا ہے لیکن میں نے پہلے بھی یہاں کہا تھا کہ اس کیس کو ہم ویسے نہیں جانے دیں گے Because it's a gross negligence، وہ نو بندوں کی بینائی اس سے متاثر ہوئی ہے تو اس پہ کمیٹی تو کوئی بنی نہیں ہے میرے خیال میں ہاؤس کی، صرف انہوں نے اپنی ایک بنائی ہوئی ہے جو کہ وہ کر رہی ہے تو وہ آپ رپورٹ منگوالیں پھر اگر ضرورت پڑی تو ہم ہاؤس کی کمیٹی بنالیں گے۔

وزیر محنت: ٹھیک ہے سر، جو یہاں ڈیپارٹمنٹ بیٹھے ہوئے ہیں تو میں ان کو یہ انسٹرکشنز دیتا ہوں کہ وہ فوری طور پر اس کی رپورٹ فائنل کر کے اسمبلی میں بھی لے آئیں، ہمیں دے دیں اور ساتھ ساتھ جو نلوٹھا

صاحب نے کہا ہے کہ ان کے علاج معالجے کی بات ہے، بالکل میں آج ہی سی ایم صاحب کے نوٹس میں لاؤں گا، جو بھی ہو سکتا ہے ان کے ساتھ مدد وہ ان شاء اللہ کریں گے۔

جناب سپیکر: بلکہ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ہم اگلے ایک دو دن میں ان کو بلالیں، ادھر ایوب والوں کو چیمبر میں بلا کے اور آپ لوگ بھی ہوں اور بیٹھ کے دائریکٹ ڈسکس کرتے ہیں اور پھر، اس وقت کیا کر رہے ہیں یہ، یہ نہ ہو کہ اپنے Colleague کو وہ بچا رہے ہوں اور۔۔۔۔۔

وزیر محنت: کوئی اعتراض نہیں ہے، صحیح ہے اگر آپ ایوان کی کمیٹی بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ انسانی جانوں کا مسئلہ ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ پوری طرح کو آپریشن کریں گے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ہم اگلے تین چار دنوں میں Date رکھ لیتے ہیں، بلاتے ہیں ان کو یہاں، آپ بھی اس میں آئیں، ہیلتھ منسٹر بھی آئیں، نلوٹھا صاحب بھی آجائیں اور یہاں ان کا ایم ڈی اور وہ جو کنسرنڈ لوگ ہیں وہ آئیں، یہاں پہ بیٹھ کے ہمارے سامنے بات کریں کہ انہوں نے ابھی تک کیا انکوائری کی ہے اور کیا کر رہے ہیں اور ان لوگوں کو وہ کیا Remedy دے رہے ہیں وہ لوگ؟

وزیر محنت: کرتے ہیں، جو بھی ٹائم آپ وہ کریں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ حاضر ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، یہ ہم بتادیں گے۔ جی لاء منسٹر صاحب، جی ادریس صاحب۔

جناب محمد ادریس: جناب سپیکر، کوسچن جو میں نے کیا تھا ابھی اس کی اگر انکوائری کہ وہ کرلیں۔

جناب سپیکر: وہ جواب دے رہے ہیں نا، ابھی پہلے جواب، لیکن پہلے فضل شکور صاحب کوئی بات کرنا چاہتے ہیں، فضل حکیم صاحب، آپ نے کوئی بات کرنی تھی؟

جناب فضل حکیم خان یوسفزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه سپیکر صاحب، اصل کښې وقار خان یو خبره اوکړه جی د پرائیویټ سکولونو هغې کښې مونږ پرون صوبائی صدر چې کوم کے پی دے، هغه راغلي وو او هغه د چیف منسټر صاحب سره ناست وو، د سوات خلق وو، د هزاره خلق وو او ایبټ آباد والا وو نو هغه ریکویسټ اوکړو چې یره کوم زمونږه د غرونو علاقي دی، سائډونو علاقي دی، په هغې کښې دوه راځی، یو ملاکنډ ډویژن راځی او یوه هزاره ډویژن راځی، چې د دي اوه میاشتي اوشوي تکلیف ورته دے، مهربانی د اوکړی دا مونږ ته لږ دستی کهلاؤ کړئ، نو چیف منسټر صاحب هغوی ته یقین دهانی هم ورکړه او هغه اووئیل چې یره ان شاء الله د ټول ملک په سطح باندي خبره ده، یقین دهانی ئي

ورکړه چي يره زه به ان شاءالله کوشش اوکړم چي کوم دغرونو علاقي دی، هزاره او ملاکنډ، دا به ان شاء الله لږ دستی کړمه، نو دا وقار خان ان شاء الله دا میټنګ زمونږ پرون شوے وو او ایف آئی آرز چي کوم شوی دی ان شاء الله تعالیٰ هغه هم چیف منسټر صاحب هغه صدر صاحب مطمئنه کړو چي کوم غیر قانونی شوی دی، هغه به بالکل واپس هم واخلی او زمونږه قابل قدر دی، زمونږه دپاره عزت ناک دی او ښه دغه دی او هغه به ان شاءالله مونږه کوؤ ان شاء الله۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، لاء منسٹر صاحب، جناب، جلدی جلدی Conclude کریں کہ ڈیبٹ پر ہم آ جائیں کیونکہ مغرب ہے آ گے۔

جناب سلطان محمد خان(وزیر قانون): سر، آپ کا بہت شکریہ سر، لیکن میں تیرہ ایم پی ایز۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چودہ ایم پی ایز نے سر، بات کی ہے۔

وزیر قانون: چودہ ایم پی ایز نے سر بات کی ہے اور چودہ ایم پی ایز نے الگ الگ ٹاپک کے اوپر بات کی ہے، تو یا تو اگر آپ کہتے ہیں، بس میں شارٹ کہہ دوں گا کہ سب کی بات ہم مان لیتے ہیں اور بیٹھ جاتا ہوں لیکن سر، آپ مجھے دو تین منٹ ضرور دیں گے کیونکہ آنریبل ممبرز ہیں، انہوں نے اگر بات کی ہے تو میرے خیال میں اس کے لئے ان کو جواب اور ان کو ایشورنس دینا بہت زیادہ ضروری ہے۔ سر، میں یہی آپ نے جس طرح بات کی کہ چونکہ آگے ڈیبیٹ بھی ہے، میرا بھی یہی خیال تھا کہ چونکہ پوائنٹ آف آرڈر کے اوپر چودہ پندرہ ایم پی ایز نے بات کر لی ہے تو سر، ایک تو معزز ہیں سارے ممبران، جتنے بھی پوائنٹس انہوں نے اٹھائے ہیں وہ بھی بہت زیادہ اہم ہیں، ان کے جواب بھی آنے چاہئیں اور ایشورنس بھی جانی چاہیئے یہاں سے اور عوامی ایشوز ہیں سارے، کوئی ذاتی مسئلہ کسی نے بھی نہیں اٹھایا ہے لیکن میری ریکویسٹ سر یہی تھی کہ Future میں آج، تو چلے ہو جائے گا جس طرح بھی ہے لیکن Future میں چونکہ اگر ایک یا دو پوائنٹس آف آرڈر ہوں تو اس کا وزن بھی رہ جاتا ہے نا، جی، یہ اگر پچیس تیس ٹاپک آ جائیں اور پھر اس کے اوپر سارے ایک ہی دن آ جائیں تو اس کا وہ وزن اور اس کے اوپر پھر عمل درآمد بھی بہت زیادہ مشکل ہو جاتا ہے بلکہ ان کا اپنا جو انہوں نے Points raise کئے ہوتے ہیں ان کو اتنی اہمیت نہیں مل جاتی ہے تو سر، میری ریکویسٹ آپ سے بھی یہی ہو گی کہ پوائنٹ آف آرڈر پہ جو بہت زیادہ Important ہو، تو ویسے تو سر، اگر رولز میں دیکھیں تو پوائنٹ آف آرڈر پہ تو یہ بات ہو بھی نہیں سکتی لیکن چلیں Zero hour

نہیں ہے ہماری اسمبلی میں توپوائنٹ آف آرڈر پہ ایک ٹریڈیشن ہے کہ ہم بات کر لیتے ہیں۔ سر، پہلے میں Solarization of Mosques کا جو ایشو ہے جو آنریبل خوشدل خان صاحب نے اس ایشو کو اٹھایا اور بہادر خان صاحب نے اس کے اوپر، حاجی بہادر خان صاحب نے بھی بات کی، سردار یوسف صاحب نے بھی اس کے اوپر بات کی اور دیگر ممبران نے بھی اس کے اوپر بات کی تو سر، ایک تو یہ ہے کہ ایسی کوئی بات بھی نہیں ہے، یہ سولرائزیشن کا جو پراجیکٹ ہے یہ تو پچھلے دور حکومت سے جو پاکستان تحریک انصاف کی پچھلی حکومت تھی تو اس سے یہ پراجیکٹ اور یہ سکیم یہ چلی آرہی ہے اور یہ پورے صوبے کے لئے ہے اور جس طرح انہوں نے کہا کہ چار ہزار اس میں مساجد ہیں، تو یہ ایک اچھا کام اور ایک اچھا Step اس وقت حکومت نے لیا تھا اور اس موجودہ حکومت نے بھی اس سکیم کو Drop نہیں ہونے دیا اور اس کے اوپر کام ہو رہا ہے لیکن جناب سپیکر، دو تین باتیں یہاں پہ ہوئی ہیں کہ خدانخواستہ آپ مسجد میں بھی سیاست یا اس کو بھی حکومت یا اپوزیشن میں بھی تقسیم کر دیا گیا ہے، تو ایسی کوئی بات نہیں ہے، اگر صوبے میں کوئی ایسی مسجد ہے جہاں پر صرف اپوزیشن والے جاتے ہیں تو وہ مجھے دکھا دیں یا کوئی اگر ایسی مسجد ہے کہ وہاں پر صرف حکومت والے لوگ یا پی ٹی آئی والے لوگ جاتے ہیں وہ بھی مجھے دکھا دیں، میرے خیال میں اگر پورے صوبے میں اگر آپ دیکھ لیں تو کوئی مسجد ایسی نہیں ملی گی جہاں پہ ایک پارٹی کے لئے وہ مسجد ہوتی ہے، وہاں پر سارے لوگ جاتے ہیں، ان کی سیاسی وابستگی جو بھی ہو، میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر فی الحال اس میں جتنی بھی مساجد شامل کی گئی ہیں تو یہ تاثر دینا غلط ہے کہ صرف وہ مسجد جہاں پر پاکستان تحریک انصاف یا حکومت والے لوگ جاتے ہیں تو اس کو شامل، اس طرح ایسی کوئی بات نہیں ہے، بہر حال یہ پوائنٹ Valid ہے کہ اگر ممبران اسمبلی جو کہ اپنے علاقوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور وہاں سے الیکٹ ہو کر آتے ہیں، ان کو اپنے علاقے کا پتہ ہوتا ہے، لوگوں کی ضروریات کا پتہ ہوتا ہے تو سر، ان کی Feedback اس میں بہت زیادہ ضروری ہے۔ میں نے بریک کے دوران بھی آنریبل ممبرز سے جنہوں نے یہ ایشو اٹھایا ہے، میں نے ان سے بھی بات کی ہے اور ظاہری بات ہے چونکہ علاقے کے لئے انسان کوئی ڈیمانڈ کرتا ہے تو اس میں جذباتی بھی ہو جاتا ہے اور اس میں وہ ممبر اس کو Feel بھی کرتا ہے، محسوس بھی کرتا ہے، کوئی ذاتی کام نہیں ہے، علاقے کا کام ہے اور خوشدل خان صاحب نے یہ بھی کہا کہ وہ اگر مجبور ہوں گے تو پھر وہ ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ میں انہوں نے کہا ہے کہ میں جاؤں گا، میں نے ان سے یہی ریکویسٹ کی ہے کہ ہم سب نے اپنے اس ہاؤس کو عزت دینی ہے، پارلیمنٹ بالادست ہے، ہر ادارے کا اپنا کام ہے اور ہم نے

بہر حال اپنی Individual سطح پہ اور پارٹیوں کی سطح پر بھی یہ کوشش ہم نے کرنی ہے کہ اس پارلیمنٹ کا جو کام ہے یا اس کی جو بالادستی ہے، ہم نے اس کو برقرار رکھنا ہے اور اگر ہم نے اچھے فیصلے کئے اور عوام کے حق میں فیصلے کئے اور ایک دوسرے کو عزت ہم نے اگر دی، جو ان شاء اللہ دیں گے تو میرے خیال میں نہ کسی اور ادارے میں جانے کی ضرورت پڑے گی، اسی اسمبلی کے اندر اسی پارلیمنٹ کے اندر ہم اپنے سارے ایشوز Resolve کر سکتے ہیں اور ہم دوسرے اداروں کو بھی یہ بتا سکتے ہیں اور صوبے کے عوام کو اور سب کو یہ بتا سکتے ہیں کہ اس ایوان میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ اگر کوئی ایشو ہے تو یہ اس صوبے کا سب سے بڑا جرگہ ہے، سب سے بڑا ہاؤس ہے، سب سے مقدس ایوان ہے، پارلیمنٹ بالادست ہے اور ہم آپس میں مل بیٹھ کے عوامی ایشوز کے اوپر ہم ایک ایگریمنٹ اور ایک ایشو Resolve کر سکتے ہیں، ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ہم ایوان سے باہر جا کے کسی اور کو اپنا کام سپرد کریں۔ جب میں نے ریکویسٹ کی ہے سر، میں نے ان سے کہا ہے کہ میں آپ کو یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ آپ مہینہ انتظار کریں، دس دن انتظار کریں، ہفتہ انتظار کریں، میں نے ان سے یہ کہا ہے کہ کل تک آپ اس اپنے ایشو کو پینڈنگ رکھ لیں، کل ان شاء اللہ ہاؤس 'ان سیشن' تو میرے خیال میں نہیں ہوگا لیکن میں اپنے، ہم سب پشاور میں موجود ہیں تو یہ آنریبل ممبران صاحبان، جس طرح آپ نے ڈائریکٹ بھی کیا تھا، کمیٹی بھی بنی تھی کہ جب بھی ایسے ایشوز آئیں گے تو آپ نے پارلیمنٹری لیڈرز کی جو میٹنگ تھی اس میں آپ نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ چیف منسٹر صاحب کے ساتھ بھی جتنے بھی ایشوز ہیں، ایجوکیشن کے ساتھ ایشوز ہیں، ڈویلپمنٹل سکیمز کے حوالے سے ایشوز ہیں، یہ Specific والا ایشو ہے تو اس کے اوپر سر، کل یا پرسوں ہم چیف منسٹر صاحب سے سارے جو پارلیمانی لیڈرز ہیں ان کی میٹنگ بھی کروائیں گے اور یہ والا جو ایشو ہے سولرائزیشن والا سر، کل سیکرٹری انرجی اور پیڈو کا جو ہیڈ ہے، ان کے ساتھ ہم بیٹھیں گے اور جو ان کا Feedback ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ پشاور میں یا دیر میں یا کسی بھی، مانسہرہ میں یا سوات میں، کسی بھی علاقے میں، میں سارے ضلعوں کا نام نہیں لے رہا ہوں، کسی بھی ضلع میں اگر یہ مسئلہ ہے تو وہ اپنے ساتھ وہ مساجد کی لسٹ لے آئیں اور میں Ensure کرواؤں گا کہ ان آنریبل ممبرز کی جو رائے ہے یا ان کا جو Feedback ہے وہ اس اے ڈی پی سکیم کے اندر جو Solarization of Mosques ہے اس میں وہ شامل ہو جائے گی۔ میں نے ان سے کل تک کے لئے ٹائم لیا ہے اور یہ بڑے مہربان ہیں، انہوں نے مجھے کہہ دیا ہے کہ کل تک ٹھیک ہے ہم وہ کریں گے۔ سر، دوسرا مسئلہ جو ہے وہ سردار یوسف صاحب نے بٹل کے لحاظ سے، انہوں

نے اس علاقے کے لحاظ سے ایک واقعہ کی نشاندہی کی ہے کہ وہاں پر آگ لگ گئی اور وہاں پہ دکان اور گھر جو ہیں وہ جل گئے ہیں اور بڑا نقصان ہوا ہے ان لوگوں کا، فائر بریگیڈ کے بارے میں بات کی ہے، تو سر، میں ریلیف ڈیپارٹمنٹ کو یہیں سے میں ڈائریکٹ، دیکھیں جی، یہ تو ہماری حکومت کا ایک بہت اچھا منصوبہ Rescue 1122 والا جو ہر تحصیل کے اندر موجود ہے لیکن جس طرح مانسہرہ ہے، جس طرح چترال ہے، جس طرح اور ایسے اضلاع ہیں جو Geographically بہت بڑے اضلاع ہیں، ان کا ایریا بہت زیادہ ہے تو اس کے اندر، ہو سکتا ہے کہ چارسدہ کے اندر اتنی ضرورت نہیں ہوگی کہ ہر جگہ پہ سٹیشن ہو کیونکہ وہ جلدی سے Accessibility اور پشاور میں بھی، تو یہ ان کی بات درست ہے کہ اس طرح اضلاع میں، مانسہرہ میں، چترال ان علاقوں میں جگہ جگہ پر یہ سٹیشنز ہونے چاہئیں، تو میں ریلیف ڈیپارٹمنٹ سے کہہ رہا ہوں اور سردار صاحب سے یہ ریکویسٹ کر رہا ہوں، میں سیکرٹری ریلیف ان کے ساتھ بٹھادوں گا اور اس کے لئے وہ Propose کریں کہ جہاں پر ضرورت ہوگی تو ضرور فائر بریگیڈ اور سٹیشن کا بھی وہاں پہ انتظام کریں۔ جو انہوں نے یہ بات کی ہے کہ نقصان ان کے ہوئے ہیں تو میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ ان لوگوں کی طرف سے ایک Written میں ہمیں ایک درخواست دے دیں تاکہ حکومتی کام آپ کو پتہ ہے وہ ڈاکومنٹس کے اوپر سارا چلتا ہے، اس کے لئے Approval لینا پڑتی ہے تو آپ In written دے دیں، ان شاءاللہ اس کو ہم پراسیس کر کے جو بھی حکومتی پالیسی ہے اس کے تحت ہم ان کو Compensation کے لئے ضرور ہم دیں گے۔ ناران میں انہوں نے کہا ہے کہ کوئی ٹورسٹس کے ساتھ کوئی حادثہ ہوا ہے اور ہسپتال میں وہاں پر Facilities نہیں تھیں، تو یہ تو ہماری، بلکہ نلوٹھا صاحب سے میری بات ہو رہی تھی، انہوں نے پہلے ایشو نتھیا گلی حوالے سے Raise کیا تھا کہ وہاں پر اپ گریڈ ہو، وہاں پہ جو ہیلتھ یونٹ ہے، تو یہ ان کا بالکل درست وہ ہے لیکن میں ان سے ریکویسٹ یہ بھی کرونگا، میں تو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے بھی کہہ رہا ہوں، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے یہاں لوگ ہیں کیونکہ ان کے ایجنڈے کے اوپر بات تھی، ان سے میں بھی کہہ رہا ہوں کہ اس کے ٹورسٹ جو ایریاز ہیں، ان کے اوپر آپ کوئی بنائیں، جہاں پر ضرورت ہے فیزیبلٹی بنائیں، اپ گریڈیشن جہاں پہ ضرورت ہے، جہاں پر نئے بی ایچ یوز کی مثلاً ضرورت ہے، وہ آپ بنائیں تاکہ Facilities ہم دیں، ان ٹورسٹس ایریاز میں لوگ بہت زیادہ تعداد میں آتے ہیں، خاص کر جب سیزن ہوتا ہے گرمیوں کا اور ٹورسٹ سیزن ہوتا ہے تو اس کے لئے آپ ایک پلان بنائیں اور آنریبل ممبرز سے بھی میری یہی ریکویسٹ ہے کہ ان کو اپنے علاقوں کا زیادہ پتہ ہے تو وہ

ہمیں In written بھی دیں کہ یہاں پر یااپ گریڈ کرنے کی ضرورت ہے، یہاں پر ڈاکٹرز کی ضرورت ہے تو وہ ان شاء اللہ جہاں جہاں بھی Particular مسائل ہیں ہم ان کو حل کرتے جائیں گے جی۔ وقار خان نے بات کی ہے ایم این ایز کے لحاظ سے اور یہ مسئلہ جناب سپیکر، میرے خیال میں اس ہاؤس کے اندر بہت زیادہ زور پکڑتا جا رہا ہے دن بدن، ایم این ایز اور ایم پی ایز اس دن بھی میری تفصیلاً بات ہوئی ہے، شفیق خان ہمارے پی ٹی آئی کے ایم پی اے، انہوں نے ایک بات کی تھی، اس کے اوپر میں نے کہا ہے، یہ تو سر، بہت زیادہ ایک Clear jurisdiction ہے ایم پی اے اور ایم این اے کا، دونوں عوامی الیکٹڈ نمائندہ ہوتے ہیں لیکن ایم پی اے جو ہے وہ چونکہ صوبائی اس پہ اس کا تعلق ہوتا ہے، اے ڈی پی جو صوبائی ہوتی ہے یا یہاں پر جو ٹاپکس آئین کے اندر ہمارے صوبے کے پاس ہیں تو وہ ایم پی اے کی Jurisdiction ہوتا ہے اور سی ایم صاحب بھی اس کے اوپر کلیئر ہیں، ایم این ایز بھی ہمارے جو ہیں، وہ بھی الیکٹڈ لوگ ہیں، اگر وہ نشاندہی کرتے ہیں کسی علاقے میں کسی کام کے لئے یا کسی مسئلے کے لئے، تو وہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ان کو Totally ignore کریں لیکن ضرور یہ ایشوز سر، سی ایم صاحب کے ساتھ جو میٹنگ ابھی ہوگی، کل پرسوں تو اس میں یہ ایشو اٹھائیں گے تاکہ یہ One for all clear ہو جائے اور اس میں جو روزانہ کی بنیاد پر مسائل آ رہے ہیں، جو مجھے کامران خان بھی یہ بتا رہے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ میں ان کو مسئلے درپیش ہیں، چونکہ دونوں عوامی نمائندہ ہوتے ہیں Respect تو ہم نے دونوں کو دینی ہوتی ہے، ہم خود ایم پی ایز ہیں، یہاں پر جتنے بھی ہم موجود ہیں، سی ایم صاحب خود ایم پی اے ہیں، آپ جناب سپیکر، آپ خود ایک ایم پی اے ہیں، تو بہر حال اپنے لوگوں کی عزت کا بھی خیال ہم نے رکھنا ہے اور ایسا طریقہ کار ہم نے ان کے لئے وضع کرنا ہے، بلکہ میں سر، آپ سے ریکویسٹ کرونگا کہ اس میں سی ایم صاحب کی میٹنگ سے پہلے ہم بھی آپ کے ساتھ چیمبر میں بیٹھ جائیں اور اس کے لئے کوئی ایسا طریقہ کار وضع کر لیں، ہمارا مقصد عوام کو ریلیف دینا ہے تو خواہ وہ Elected representative مرکز میں ہو یا صوبے میں ہو تو ان کے لئے ایک طریقہ کار وضع کر دیا جائے تاکہ یہ Conflicts بار بار نہ آئیں، صلاح الدین صاحب نے وہ Shops کے بارے میں یہ تو دو تین دفعہ انہوں نے سر اس اسمبلی کے فلور پہ مختلف کال اٹنشنز کے اوپر انہوں نے اٹھائے ہیں پولیس کے ساتھ، پھر میں نے جو ہمارے کیپٹل سٹی جو پولیس آفیسر ہیں چیف ہیں، ان کو بھی میں نے بتایا ہے، وہ نگہت بی بی کہہ رہی ہیں کہ ان کو ایک دکان دے دیں تاکہ اس کا مسئلہ ختم ہو جائے تو میں یہ مائیک بند کر کے، چلیں آپ کو دو دکانیں دے دیتے ہیں، بات آسان ہو گئی۔ تیسرا سر، انہوں نے ٹرکوں کے بارے

میں کہا ہے کہ لمبی لمبی قطاریں ٹرک کی جو ٹریڈ کے لئے افغانستان کی طرف جاتے ہیں، تو وہ بہت زیادہ ایک مسئلہ ہے، سر، بار بار یہ ایشو بھی انہوں نے اس فلور آف دی ہاؤس بھی اٹھایا ہے، اس کے اوپر ہماری طرف سے کلیئر ڈائریکشنز ہیں لیکن اس پہ صرف مسئلہ اس سائیڈ پہ نہیں ہے، یہ مسئلہ سر افغانستان جو باڈر کے اس پار بھی ہے، اگر آپ کل کے اخبارات اٹھالیں سر، اس کو دیکھ لیں تو اس کے اندر تصویریں دی گئی ہیں، جو ٹرک لائن میں کھڑے ہیں اور وہ ہماری طرف سے، تو جلدی ان کو پراسیس کیا جارہا ہے لیکن افغانستان کے بارڈر کے اوپر ان کو بھی ہم یہ ریکویسٹ ہم کرینگے تھرو فارن منسٹری، تھرو ہماری فیڈرل گورنمنٹ کہ آپ بھی جس طرح ہم ان کو یہاں پر Facilitate کر رہے ہیں تو اس طرح افغانستان کی سائیڈ پر بھی ان کو آپ Facilitate کریں اور جلدی جلدی سے پراسیس کریں تاکہ یہ ٹریڈ ان دونوں ملکوں کے درمیان اور بھی فروغ پائے لیکن جہاں تک ہمارا کام ہے، آج میں پھر کہہ رہا ہوں، اس دن بھی سر، میں نے کلیئر ایک بات کہی تھی، ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن ہمارے بارڈر کنٹرول جو آفیشلز ہیں اور باقی سر جو ہماری جو پولیس کے آفیشلز ہیں تو ان کو Strict یہ انسٹرکشنز ہیں کہ قانونی طور پہ کوئی کام ہے آپ ضرور کریں لیکن خلاف قانون تنگ کروانا یا ٹریڈ کے پراسیس کو Slow کروانا، یہ بالکل برداشت نہیں ہوگا، بلکہ ریکویسٹ کرونگا آنریبل ممبرز سے کہ مجھے کوئی ایسا کیس یا آفیسر بتائیں تاکہ ہم ایسی مثال ہم اس کی بنائیں تاکہ کل کو کوئی بھی غیر قانونی طریقے سے اس کام میں نہ ملوث ہو۔ فیصل زیب صاحب نے مائنز کے بارے میں بات کی تھی، میرے خیال میں وہ تو سر شوکت صاحب نے اس کے اوپر ڈیٹیل ان کو جواب دے بھی دیا لیکن ان کی معلومات کے لئے، شوکت صاحب نے بتایا بھی ہوگا، میں نہیں تھا اس وقت موجود، وہ کہہ رہے ہیں کہ اس قانون کا کیا ہوا جو بننا تھا اور یہاں پر قانون کدھر گیا؟ وہ KP Mines Safety Inspection And Regulatory Act ہے سر، اور وہ قانون اس اسمبلی میں پیش ہوا دسمبر 2019 میں، پاس ہوا، سوری سر، اور گورنر نے اس کو Assent کیا 8 جون 2020 کو، وہ قانون بن گیا ہے۔ اس قانون کے اندر اس طرح کے واقعات، افسوس بھی ہے سر، بہت زیادہ، اور تعزیت بھی ہم کرتے ہیں کیونکہ شانگلہ کے جو ہمارے لوگ ہیں، میں شوکت صاحب سے بھی یہی بات کر رہا تھا کہ شانگلہ کے جو محنت کش ہیں، ہمیشہ وہ انہی مائنز میں، بڑا سخت کام ہے جی، بڑا کٹھن کام ہے میرے خیال میں اور مجھے شوکت صاحب کہہ رہے تھے کہ ہر کوئی یہ کام کر بھی نہیں سکتا، بڑا سخت کام ہے لیکن شانگلہ کے لوگ جاتے ہیں، بلوچستان میں بھی مائنز میں کام کرتے ہیں، ہمارے جو Merged Districts ہیں ان میں بھی اور ہمارے کے پی کے اندر

بھی جو Settled Districts ہیں پہلے سے، لیکن سر، یہ تعزیت بھی ہم کرتے ہیں، جو Compensation قانون کے مطابق ہو گی، ان شاء اللہ وہ بھی ان کو دیں گے اور یہ جو قانون ہم نے بنایا ہے اس کے اوپر عملدرآمد بھی ہو تا کہ فیوچر میں یہ واقعات نہ ہوں۔ اس کے اندر جو انسٹی ٹیوشنز بننے ہیں ان شاء اللہ اس کے اوپر سپیڈ پر کام کریں گے اور شوکت صاحب اور ہمارے جو مائنز اینڈ منرلز کے سپیشل اسسٹنٹ ہیں عارف احمد زئی صاحب، دس دن پہلے تقریباً ہماری ایک میٹنگ ہوئی تھی، اس کو اور بھی بہتر بنائیں گے اور اگر ضرورت پڑی تو میں ریکویسٹ کروں گا عارف صاحب سے کہ فیصل زیب صاحب کو بھی اس نیکسٹ میٹنگ میں بلالیں تاکہ وہ بھی اگر کوئی فیڈ بیک دینا چاہتے ہیں تو وہ ضرور دے دیں۔ اس کے علاوہ سر، حافظ عصام الدین صاحب نے بھی کوئی باتیں کی ہیں، ایک تو سر، میری ریکویسٹ ہے، انہوں نے کوئی ایک ایسی بات کی تھی کہ وہ تو سر آپ Expunge کر دیں پروسیڈنگز سے، انہوں نے کوئی کہا ہے کہ پتہ نہیں کوئی * + + کر ان * + میں ہم آئیں گے، یہ تو سر میرے خیال میں ان سے بھی ریکویسٹ کروں گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، اس کو Expunge کر دیں، اس بات کو۔

وزیر قانون: سر، کہ ابھی ان کو ایک عزت ملی ہے، اس ہاؤس میں وہ آئے ہیں، ہم ضرور سمجھتے ہیں کہ ان کے جو جائز مطالبات ہیں، جو ان کے ساتھ اگر زیادتی ہو رہی ہے، ان کے اگر کوئی حقوق، انہوں نے اپنی Voice Raise کرنی ہے لیکن یہ پارلیمنٹ ہے سر، اور پارلیمنٹ میں یا پارلیمنٹ سے آپ باہر جائیں، کسی بازار میں جائیں، کسی ڈیرے میں جائیں، کسی مارکیٹ میں جائیں، اس میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے، میری تو ریکویسٹ یہ ہو گی کہ پارلیمانی الفاظ، اس ہاؤس کے احترام میں جس طرح سے بات کرنی چاہیئے، ابھی سر، ہم جب جلسوں میں تقریر کرتے ہیں وہ ایک الگ سٹائل ہوتا ہے، اس میں ہم بہت ساری باتیں اس طرح کر دیتے ہیں لیکن اگر پارلیمنٹ میں ہم کھڑے ہوتے ہیں تو یہ اوپر جو یہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، یہ اس کو ریکارڈ کروا رہے ہیں اور یہ پارلیمنٹ کی پروسیڈنگز کا حصہ بن رہی ہیں، تو پارلیمانی الفاظ، پارلیمنٹری طریقہ کار، وہ میں ریکویسٹ کروں گا کہ وہ اپنایا جائے جی۔ اس کے علاوہ جی، نثار مہمند صاحب نے کالج کی بات کی ہے کہ ان کا کوٹہ جو پہلے تھا وہ زیادہ تھا اور اب وہ کم ہو گیا ہے، تو اس کے اوپر ان کیساتھ بیٹھ کر، وہ ملتان میں ایک یونیورسٹی کی بات کر رہے تھے، تو ان کیساتھ بیٹھ جائیں گے جی، ویسے تو آگے جا کر کوٹہ سسٹم کو ختم کر کے میرٹ کے اوپر ہی آنا ہے اگر دنیا کے ساتھ، لیکن اگر ان کے علاقے میں پسماندگی

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

Backwardness ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ کوٹہ ان کا بڑھنا چاہیئے تو اس کے اوپر میں ان کے ساتھ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کے کہنے کا مقصد ہے کہ سیٹیں بڑھادیں ان کالجز میں۔۔۔۔۔

وزیر قانون: سر، میری ریکویسٹ ہے۔

جناب سپیکر: سیٹس بڑھ جائیں تاکہ زیادہ ایڈمشنز ہو جائیں۔

وزیر قانون: سر، میں کمپلیٹ کر دوں، میں کمپلیٹ کر دوں، میں کمپلیٹ کر دوں، میری ریکویسٹ ان سے یہی ہوگی کہ وہ پانچ دس۔۔۔۔۔

(مداخلت)

وزیر قانون: سر، میں اسی لئے آپ سے بھی ریکویسٹ کر رہا تھا کہ تمام باتیں پوائنٹ آف آرڈر پر جب آتی ہیں تو نہ ان کا حکومت کا اس وقت Feedback ہوتا ہے نہ ڈیپارٹمنٹ نے اس کے اوپر کام کیا ہوتا ہے لیکن پھر بھی وہ ہمارے ساتھ بیٹھیں پانچ دس منٹ، اس ایشو کو ہمیں بھی ذرا بتائیں اور ذرا ڈیٹیل میں بتائیں تاکہ اس کے لئے آگے کوئی لائحہ عمل بنائیں۔ سردار خان صاحب نے۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جناب، آج یہ اپوزیشن کا ایجنڈا ہے تو اس پر بات تو کریں گے۔

وزیر قانون: تو ہم تو یہی رونا رو رہے ہیں جی، سر، ہم تو یہی رونا رو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا، یہ کہہ رہا تھا کہ اصل ایجنڈا رہ جائے گا، ہر ایک کھڑا ہو کر تو پوائنٹ آف آرڈر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، یہ کیا بات ہوئی کہ آپ ہر ایک کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دے رہے ہیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں بابک صاحب، یہ ایک چیز آپ لوگ طے کرلیں، میری عرض سن لیں بابک صاحب، یہ آپ دیکھیں پوائنٹس آف آرڈر اپوزیشن کی طرف سے آتے ہیں، یہ آپ ایک میٹنگ میں طے کرلیں دو یا تین، تو بس دو تین تک محدود کریں اس کو، ہر ایک جو ہے وہ، اچھا اس پوائنٹ آف آرڈر کا فائدہ بھی کوئی نہیں ہوتا، آپ اپنا بھی وقت ضائع کرتے ہیں، اسمبلی کا بھی، جب تک کہ وہ کال اٹنشن نہ ہو۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، جب حکومت کا ایجنڈا ہوتا ہے تو آپ دو تین بندوں کو پوائنٹ آرڈر پر بات کرنے کا موقع دیتے ہیں اور جب اپوزیشن کو ایجنڈا ہوتا ہے تو آپ سارے ہاؤس کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ آپ ہی کے لوگ ہیں، میں کیا کروں؟ ساری چیزوں پر کھڑے ہو گئے، بس آئندہ آپ سن لیں جناب، صرف دو سے زیادہ پوائنٹس آف آرڈر کسی کو نہیں ملیں گے آج کے بعد، Only two Points of Order a day, ji ذرا وائنڈ اپ کر لیں جی اس کو پھر۔

وزیر قانون: سر، میں اپنی بات اگر کمپلیٹ کر لوں سر، میں کمپلیٹ کر لوں پھر بتائیں۔ سر، ابھی-----

جناب سپیکر: چلیں جی، بعد میں آپ بات کر لیں نا۔

وزیر قانون: دا خو هم ستا سو جوابونه د رکوؤ ، زمونږ خپل خو څه نشته۔

جناب عنایت اللہ: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جو ہمارا ایجنڈا آئٹم ہے لوڈ شیڈنگ والا، یہ بڑا Important ہے۔

وزیر قانون: سر، ابھی ہماری بھی سنیں نا، جی۔

جناب عنایت اللہ: اس میں ایوان بھی خالی ہے، لوگ بھی نہیں ہیں، اس کو آپ اگلے دن پر کر لیں اور یہ اپنی تقریر مکمل کر لیں، بس میری یہ تجویز ہے جی۔

جناب سپیکر: چلیں جی۔

وزیر قانون: بابک صاحب کو سر، اگر آپ بتائیں، وہ متوجہ ہوں۔

جناب سپیکر: آج بات ہو گی جی، میں دو سے زیادہ نہیں دوں گا، کوئی واک آؤٹ کرتا ہے تو سو دفعہ کر سکتا ہے، Only two ورنہ کال اٹنشن جمع کروائیں اور اپنے نمبر پر آئیں۔

وزیر قانون: یہ رونا تو ہم بھی رو رہے تھے، سر، یہ رونا تو ہم بھی رو رہے تھے کہ پندرہ آنریبل ممبرز نے تقریباً چھبیس ستائیس (شور) ابھی سن لیں نا۔

جناب سپیکر: Possible ہی نہیں ہے۔

وزیر قانون: یہ تو عجیب بات ہے---(شور)---

جناب سپیکر: بس ختم کر دیں۔

<u>وزیر قانون:</u> مسئلے بھی اپوزیشن ممبرز نے پیش کئے ہیں، اگر اس کا جواب سننے میں پھر آپ کے پاس Stamina نہیں ہے۔ ان کے بہت سر (شور) نہیں، نہیں سر، یہ زیادتی ہے سر، اگر وہاں سے پوائنٹس Raise ہوئے ہیں تو وہ ان کا حق ہے کہ حکومت ان کو جواب دے، ایشورنس دے، ان کا حق ان سے خراب ہو رہا ہے۔ یہ سر، میرے خیال میں ان ممبرز کے حق کی حق تلفی ہو گی اگر ان کو جواب نہ دیں، ان کی بات کا وزن جو ہے وہ ہم نہیں مانیں گے پھر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جواب دیں جلدی جلدی تاکہ پھر اس کے لئے بھی ٹائم بچے۔

<u>وزیر قانون:</u> سر، میں تو، سر، ابھی تھوڑا سا سر، میں اسی لئے کہہ رہا تھا ناکہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ایجنڈے پر پھر بات نہیں ہو سکے گی نا، بس مختصر کریں۔ دیکھیں، یہ کوئی قانون اجازت نہیں دیتا کہ پندرہ لوگ کریں اور یہ پریشر ڈال کر مجھ سے لے رہے ہیں ٹائم، میں آئندہ پریشر میں نہیں آؤں گا، میں نے کہہ دیا ہے کہ میں دو سے زیادہ پوائنٹس آف آرڈر نہیں لوں گا۔

<u>وزیر قانون:</u> سر، میں یہی ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ Future میں اس طرح نہ ہو کیونکہ یہ تو سر سارا وہ مسئلہ خراب ہو گیا۔ اب سردار خان صاحب نے سر وہ لیبر کے بارے میں، وہ تو شوکت صاحب نے اس کا کر دیا ہے۔ میاں نثار گل صاحب نے ایک بہت Important Issue raise کیا ہے، جو کرک میں وہ کہہ رہے تھے کہ ہسپتال میں ان کا دوست، ان کو بارہ بجے دن کے، یہ تو بڑا سیریس ایشو ہے جی، اس طرح کے واقعات ہم برداشت نہیں کر سکتے ہیں۔ اگر اتنی ایمرجنسی میں اور دن کے ٹائم اگر بارہ بجے یہ کام ہو رہا ہے تو یہ ناقابل برداشت ہے۔ سر، میں اس کے اوپر آپ سے ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ اس کے اوپر آپ چار رکنی کمیٹی بنائیں یا پانچ رکنی بڑی کمیٹی سر، میں ریکویسٹ کر رہا ہوں، نہیں، بنائیں چار پانچ رکنی کمیٹی بنائیں، اپوزیشن اور۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، اس کو ہیلتھ کی سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

<u>وزیر قانون:</u> سر، اس کے اوپر میرے خیال میں Speedy کام ہونا چاہیئے تاکہ اس پر انکوائری ہو، اس کی رپورٹ آ جائے کہ آخر یہ ہسپتال میں ہو کیا رہا ہے کہ اگر دن کے بارہ بجے وہ آنریبل ممبر اس کی شکایت کر رہے ہیں تو اس کو سر، آپ کمیٹی میں بھیجیں تاکہ اس کو ہم دیکھیں اور پوچھیں ان سے، ان افسران کو یا ایم ایس کو یا جو بھی وہاں پر ہیں، ان کو ہم بلائیں اور ان سے پوچھیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: دیکھیں، اس میں آپ یوں کریں کہ ڈیپارٹمنٹ کو Instruct کریں کہ کاغان والی بھی، ناران والی بھی رپورٹ پیش کریں اور ان کی والی بھی، دونوں رپورٹس ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے لیں پھر اس پر بات کرتے ہیں۔

وزیر قانون: اب سر، سردار رنجیت سنگھ نے، اس کے اوپر سر، ہم انکوائری اناؤنس کرتے ہیں جو کرک کا ہے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، یہ تو سپیچ کر رہے ہیں، انہوں نے تو سپیچ شروع کر دی ہے، ایک منٹ مجھے دیں۔

جناب سپیکر: جی، بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: دیکھیں جناب سپیکر، اسی چیز کو ہم سمجھتے ہیں، جب ہم سارے صوبے کے مسائل کے حوالے سے ایک ایجنڈا لے کر آئے ہیں روٹین میں، پچھلے دو سال کا آپ ریکارڈ اٹھائیں، حکومت کا جب ایجنڈا ہوتا ہے تو بڑی ریکویسٹ کر کر کے ایک دو تین بندوں کو آپ موقع دے دیتے ہیں، آج اپوزیشن کا ایجنڈا ہے، سارا صوبہ رل گیا ہے، لوڈ شیڈنگ پر بات ہے، چھبیس لوگوں کو آپ نے موقع دیا ہے چھبیس لوگوں کو۔

جناب سپیکر: اپوزیشن نے اپنا ایجنڈا خود خراب کیا ہے اور یہ سارے جو لوگ بولے ہیں، یہ۔۔۔۔۔

جناب سرار حسین: جناب سپیکر، میں تو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اب ایک گھنٹے سے وہ لگا ہوا ہے، ایک گھنٹے سے۔

جناب سپیکر: یہ سارے لوگ اپوزیشن سے تعلق رکھتے ہیں، اب ان کو کون سمجھائے؟

جناب سردار حسین: کس کو؟

جناب سپیکر: یہ سردار یوسف صاحب اپوزیشن سے ہیں، صلاح الدین صاحب، صلاح الدین صاحب اپوزیشن سے ہیں۔

جناب سردار حسین: ادھر سے تو آپ پھر اور دنوں میں ہمیں موقع نہیں دیتے ہیں، یہ تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا ایجنڈا کس نے خراب کیا ہے۔

جناب سپیکر: فیصل زیب خان اپوزیشن سے ہیں، حافظ عصام الدین صاحب اپوزیشن سے ہیں، یہ سارے، گورنمنٹ کا تو ایک بھی نہیں ہے، یہ لوگ خود اپنا ایجنڈا خراب کرتے ہیں اور میں نے آج فیصلہ کر

دیا ہے بابک صاحب، کہ دو سے زیادہ ہم نہیں لیں گے، بس Only two بس ٹھیک ہے، بس باقی رہنے دیں، اب جو رہ گیا ہے، جو بھی۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، یہ جواب ہمارا نہیں سنیں گے؟

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: بس ایجنڈے پر آئیں، چھوڑ دیں بس۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، پھر یہ زیادتی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ایجنڈا، اب ٹائم نہیں ہے نا۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، اس پر سر کم از کم، سر، یہ آنریبل ممبرز کے وہ رہ گئے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: بس وہ ممبر-----

<u>وزیر قانون</u>: میرے خیال میں سر، میرے خیال میں یہ تاریخ میں پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ اپوزیشن والے کہہ رہے ہیں کہ ہمیں ٹائم نہ دیں، ان کو آپ نے ٹائم دے دیا ہے تو ان کے جوابات بھی سن لیں، اگر آپ کا کوئی ضروری کام ہے اسمبلی کے علاوہ، آپ ادھر جانا چاہتے ہیں، وہ بتا دیں پھر ہم آپ کے لئے، پھر اپنے ممبرز کے جواب سننے کی آپ ہمت پیدا کریں تاکہ ان کے جواب آپ سنیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: Let's come to the topic اچھا اس میں صرف آخری بات میں کرتا ہوں۔ تین انکوائریاں ہیلتھ کی چاہئیں، ایک تو نوشہرہ والی جو انہوں نے کہا تھا ادریس خان نے، ایک جو انہوں نے کہا ہے، اپنا میاں نثار گل صاحب نے اور تیسری جو سردار یوسف صاحب نے کہا، ہیلتھ کی ہیں تینوں، یہ رپورٹ منگوائیں اور ہاؤس کے اندر Within next, 31st تک یہ رپورٹیں آ جانی چاہئیں کہ یہ کیوں واقعات ایسے ہوئے؟ ٹھیک ہے، ان تینوں کی منگوائیں۔

<u>وزیر قانون</u>: ایک آخری بات۔

<u>جناب سردار حسین</u>: سلطان خان، ریکویسٹ د رته کوم چي پلیز ته لږ کښېنه، یره، پلیز کښېنه، ته د ے اسمبلۍ سر ه د شمنی کوے چي ته ولاړ ئے، کښېنه کنه یره، یره مونږ ته منظور د ے ستا جواب، ته کښېنه۔

<u>وزیر قانون</u>: (جناب سردار حسین رکن اسمبلی سے) لږه ګزاره اوکړه خیر د ے، لږه ګزاره اوکړه، که تعدی وی د ربانده نو بیا به ئے سحر اوکړو۔ سر، اگر بابک صاحب کو بہت

زیادہ جلدی ہے، اگر وہ جانا چاہتے ہیں کہیں اور ضروری کام ہے، وہ بتادیں تاکہ پھر یہ ایجنڈا کل کے لئے رکھ لیں۔

جناب سپیکر: بس سلطان خان، ہو گیا، جواب کافی ہو گیا ہے۔

وزیر قانون: لیکن کم از کم اپوزیشن۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: ہم بھی بس کرتے ہیں اور آپ بھی بس کر دیں، ہم ہاتھ جوڑتے ہیں، بیٹھ جائیں آپ۔

(شور)

جناب سپیکر: سب سے زیادہ تو نگہت خود بولتی ہیں، میں نے دینا نہیں ہے آئندہ پوائنٹ آف آرڈر، بات ختم ہو گئی، نگہت سب سے زیادہ آپ متاثر ہوں گی، میں نے آئندہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں دینا، پوائنٹ آف آرڈر کا مطلب ہوتا ہے کوئی Violation of Rules، آخری بات کریں جی، آخری بات کریں، Last۔

وزیر قانون: سر، آخری بات، آخری بات سر، آخری بات میں یہ، سر، آخری بات سر، میری آخری بات سن لیں۔ سر، میری آخری بات سن لیں (شور) سر، میری ایک بات سر، بابک صاحب سر، میری ایک بات سن لیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، حکومتی ممبران سارے گئے ہوئے ہیں، دا خو لوډ شیډنګ نه تبنتي، دا خو د لوډ شیډنګ نه تبنتي، ممبران دے ټول راووباسه، ممبران دے ټول راووباسه، ممبران دے اوشمیره۔

وزیر قانون: سر، میں باقی پوائنٹس کے اوپر بات نہیں کروں گا، اگر بابک صاحب اور اپوزیشن والے توبہ کریں کہ پھر پوائنٹ آف آرڈر نہیں اٹھائیں گے، اگر یہ توبہ کریں کہ پھر پوائنٹ آف آرڈر نہیں اٹھائیں گے تو میں ضرور اور بات نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے آئندہ ہم نہیں دیں گے۔

بجلی کی لوڈ شیڈنگ پر بحث

Mr. Speaker: Item No. 9: Discussion on current loadshedding of electricity in the Province, Sardar Hussain Babak Sahib.

وہ پھر پوائنٹ آف آرڈر آجائے گا جی، میں نے اب دینا ہی نہیں ہے، میری عرض سن لیں جی، آج سارے، گرین بک یہ کہتی ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر اس وقت ہو گا جب کوئی قانون کی خلاف ورزی ہو رہی ہو، جب

خلاف ورزی ہو تو قانون Quote کریں اور پوائنٹ آف آرڈر مجھ سے لے لیں، اس کے بعد آپ بولیں نا، یہ پہلے بھی بابک صاحب خفا ہو رہے ہیں کہ ابھی ٹائم نہیں ہے، آپ اس کے بعد تقریر لے لیں۔

جناب لطف الرحمان: ڈسکشن کے لئے ٹائم چاہیئے جی مجھے۔

جناب سردار حسین: جی جی، جناب سپیکر، آپ نے مجھے فلور دیا ہے، مجھے جناب سپیکر صاحب، آپ نے فلور دیا ہے، آپ نے، آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے بعد سپیچ کر لیں آپ، بابک صاحب کے بعد سپیچ لے لیں، بابک صاحب کے بعد آپ سپیچ کر لیں۔ جی، بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ، شکریہ جناب سپیکر، شکریہ جناب سپیکر، آپ کا۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس نگہت بی بی، خود آپ لوگ پوائنٹ آف آرڈر Raise کرتے ہیں، خود ہی آپ کے اپنے اندر اتفاق نہیں ہے، میں آئندہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں دوں گا، بات ختم ہو گئی۔

جناب سردار حسین: جی، جناب سپیکر، ایک تو یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Only two Points of Order، وہ بھی مجھ سے آپ چیمبر میں آکر مجھے پہلے بتائیں گے کہ کوئی واقعی Important ہے تو میں Allow کروں گا، نہیں ہے Important تو میں Allow نہیں کروں گا۔ جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ، شکریہ جناب سپیکر۔ میں بہت بعد جناب سپیکر، اسی لئے اٹھا، ہمیشہ جب میں اٹھتا ہوں تو آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور یہ Expect بھی کرتا ہوں کہ یہ جو کرسی ہے یہ Custodian of the House کی ہے، معمول میں جب ہم دیکھتے ہیں جناب سپیکر، تو بھی ہم تمام اپوزیشن کے ممبران جب پوائنٹ آف آرڈر پر ریکویسٹ آپ سے کرتے ہیں تو ہم نے یہ دیکھا ہے جناب سپیکر، کہ آپ اتنا Encourage نہیں کرتے ہیں جتنا آج آپ نے Encourage کیا۔ میں جناب سپیکر، خدا نخواستہ، خدا نخواستہ، آپ کے Custodian of the House ہونے پر مجھے کوئی شبہ بھی نہیں ہے، ہم بار بار آپ سے یہی توقع رکھتے ہیں کہ جب بھی اپوزیشن کا ایجنڈا آجاتا ہے جناب سپیکر، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جب حکومت لیجسلیشن لاتی ہے یا اپنا بزنس لاتی ہے، وہ بھی صوبے کے مفاد میں ہوتا ہے لیکن آج کل جو ہم دیکھ رہے ہیں کہ صوبے کے عوام رل گئے ہیں، صوبے کے ہر کونے میں احتجاج ہو رہے ہیں جناب سپیکر، بجلی کی کم وولٹیج، بجلی کی آنکھ مچولی، Unscheduled load shedding،

فیڈرز اور گرڈ سٹیشنز کا ٹریپ ہونا، ٹرانسفارمرز کا جلنا، واپڈا میں سٹاف کی کمی کی وجہ سے تکے کی بنیاد پہ سارے کنزیومرز کو بل کا جانا جناب سپیکر۔ یہ معمول بن گیا ہے اور یہ ظلم ہے، میں یہ سمجھتا ہوں یہ زیادتی ہے بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ذاتیات اسی صوبے کے ساتھ ہو رہے ہیں جو صوبہ مملکت خداداد پاکستان کو چھ ہزار میگاواٹ بجلی، پانی سے سستی بجلی، جناب سپیکر، آپ دیکھیں 96 پی ٹی آئی کے ممبران ہیں، میں جب گن رہا ہوں تو آٹھ لوگ یہاں پہ بیٹھے ہیں آٹھ، Eight out of ninety six، Allied کو چھوڑ کر جناب سپیکر، یہی ان کی سنجیدگی ہے، یہی ان کی ذمہ داری ہے۔ پھر جناب وزیر قانون صاحب جو ہیں روٹین میں، ان مسائل پہ تو ہم سی ایم صاحب کے ساتھ بیٹھے تھے آپ کی وساطت سے مسلمان ہونے کے ناطے، پختون ہونے کے ناطے لیڈر آف دی ہاؤس تھے، آپ کی موجودگی میں، وزراء کی موجودگی میں ان تمام ممبران کو یقین دہانی کرائی تھی، ان کے الفاظ پشتو میں تھے، میں Translate کر لوں گا، درانی صاحب کو وہ مخاطب ہوئے تھے لیڈر آف دی ہاؤس اور انہوں نے کہا کہ آج کے بعد اپوزیشن کے کسی ممبر کو کوئی گلہ نہیں رہے گا۔ جب وزیر اعلیٰ صاحب نے یہ الفاظ ہمارے سامنے رکھے تو پھر درانی صاحب نے ہم سب کو کہا کہ نہیں بس Calm، آگے سے کسی ممبر نے بات نہیں کرنی ہے۔ جناب سپیکر، یہ حکومت کیا سمجھتی ہے کہ ہم نہیں، ہم سے زیادہ ذمہ دار ہے، یہ حکومت ہم سے زیادہ Mature ہے، یہ حکومت ہم سے زیادہ سینیئر ہے جناب سپیکر، ہمیں وہ وہ طریقے آتے ہیں جو حکومت کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہونگے لیکن ہم اسی صوبے کی روایات کو قائم رکھنا چاہتے ہیں، ہم اسی صوبے کے پختون ولی کی روایات کو بحال رکھنا چاہتے ہیں۔ آج میرا ایک ایک ممبر یہ Sixty plus لوگ ہیں Sixty plus، ان کو آپ دیکھ لیں، اس ممبر کو آپ دیکھیں، اس کو آپ دیکھیں، یہ بہت ٹائم پہ آ رہی ہیں، اس بزرگ کو دیکھیں، اس کو دیکھیں، تمام ممبران کو دیکھیں، یہ حکومتی اختیار کا نشہ اتنا زیادہ ہے، صوبے اور پاکستان کی تاریخ میں، تاریخ میں اتنی غیر سنجیدہ اور غیر ذمہ دار حکومت ہم نے کبھی نہیں دیکھی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ایسا نہیں ہونا چاہیئے، ہم بچے نہیں ہیں، جو کھلواڑ صوبے کے ساتھ ہو رہا ہے یا جو کھلواڑ اپوزیشن کے ساتھ ہو رہا ہے، ہم دیکھ رہے ہیں اور ہم سمجھ بھی رہے ہیں جناب سپیکر، میں اپنے پوائنٹ پہ آ رہا ہوں لیکن آپ سے دوبارہ یہی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس اسمبلی کا ماحول بہت خراب تھا، اس اسمبلی کا ماحول اس نہج تک پہنچ گیا تھا جناب سپیکر، کہ یہاں پہ ڈنڈے اٹھائے گئے، آپ کا شکریہ ادا کرونگا دوبارہ کہ آپ کی مداخلت کی وجہ سے اسمبلی کا ماحول بھی صحیح رہا اور چیف ایگزیکٹیو نے جو باور کرایا، ہم نے اسی چیز پہ یقین کیا، بجٹ انہوں نے پاس کرنا

تھا، میں نے 'ان ہاؤس' اپنے تمام ممبران کو بتایا تھا کہ میں سمجھتا ہوں پی ٹی آئی کے ان غیر سنجیدہ اور غیر ذمہ دار وزراء کو پچھلے سات سال سے ان کی بات کا بھروسہ نہیں کرنا ہے لیکن میں نے مشورہ دیا کہ یہ پختونخوا ہے، سندھ اسمبلی کا ماحول ہم نے دیکھا تھا، سینیٹ کا ماحول ہم نے دیکھا تھا، قومی اسمبلی کا ماحول ہم نے دیکھا تھا، پنجاب اور بلوچستان اسمبلی کا ماحول ہم نے دیکھا تھا، میری ریکویسٹ پہ لطف الرحمان صاحب نے، درانی صاحب نے، شیر اعظم وزیر صاحب نے، سردار یوسف صاحب نے، عنایت اللہ صاحب نے اکتفا کیا کہ بڑے آرام سے بجٹ سپیچ سنیں گے اور بجٹ پاس کرینگے، یہی پختون ولی ہوتی ہے، یہی مسلمان ہونے کا ناطہ ہے جناب سپیکر، یہ ہندوستان کے تو نہیں ہیں، ہم ایک ہی صوبے کے لوگ ہیں، یہ اقتدار میں ہیں اور ہم اپوزیشن میں ہیں، ایک ایک ممبر اپنے حلقے کی جو لسٹ اٹھا رہا ہے، کلاس فور کے حوالے سے اسی حکومت نے کمٹمنٹ کی ہے، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اپنی کمٹمنٹ کو پورا کیا نہیں، Ongoing Schemes کو فنڈز ریلیز کرنا اسی حکومت نے وعدہ کیا تھا، پوچھ سکتا ہوں کہ انہوں نے نبھایا ہے؟ نہیں، نئی سکیمز دینے کے حوالے سے ان لوگوں نے کمٹمنٹ کی ہے، پوچھ سکتا ہوں کہ انہوں نے اپنی کمٹمنٹ پوری کی ہے؟ جناب سپیکر، نہیں، کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟ پختون ہیں، مسلمان ہیں، نہیں دے رہے ہیں تو ایک گھنٹہ تقریر سے بہتر ہے جناب سپیکر، کہ اٹھ جائیں اور دو منٹ میں بتائیں کہ ہم نے اپوزیشن کو کچھ دینا نہیں ہے، اگر اس کے بعد ہم نے اسی فلور پہ ان سے کم از کم ریکویسٹ کی یا مطالبہ کیا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم سیاسی کارکن نہیں ہونگے جناب سپیکر، لیکن یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اب اصل ٹاپک پہ آ جائیں، اصل ٹاپک پہ آ جائیں۔

<u>جناب سردار حسین</u>: میں آتا ہوں لیکن میں آپ سے یہ بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ اتنا اہم ایشو ہے، یہ اتنا اہم ایشو ہے، آپ گھڑی کو بھی دیکھیں ساڑھے چھ بج گئے ہیں، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ آج میں لوڈ شیڈنگ پہ بات کرتا ہوں لیکن یہ ایجنڈا آپ نے نیکسٹ ضرور رکھنا ہے جناب سپیکر، تمام ممبران نے بات کرنی ہے۔ جناب سپیکر، اسی صوبے کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، میرا تربیلہ ڈیم چار ہزار پلس میگاواٹ بجلی پیدا کر رہا ہے، ایک روپے پہ پچاسی پیسے پہ، میرا ایہ ورسک ڈیم، ملاکنڈ تھری، درال خوڑ، جتنے ہمارے پاور سٹیشنز ہیں جناب سپیکر، Aggregate جب ہم کرتے ہیں تو سوا ایک روپیہ پہ ہم بجلی بناتے ہیں۔ ایک ظلم تو یہ ہو رہا ہے جناب سپیکر، کہ ملاکنڈ تھری میں اگر 81 میگاواٹ بجلی پیدا ہو رہی ہے تو یہ بجلی جائے گی فیصل آباد کے مین گریڈ سٹیشن میں، ادھر سے دوبارہ پھر ملاکنڈ میں آئے گی، درال خوڑ کی بجلی پیدا ہو رہی ہے، وہ

سیدھاادھر جائے گی، یہ پاکستان کا قانون ہے، جب اپنے حق کی بات کرو گے یہاں پہ ہر ایک محب وطن پاکستانی جو بااختیار ہے، انہوں نے اپنی جیبوں میں فتوے رکھے ہوئے ہیں، وہ آپ کے خلاف ایک فتویٰ جاری کرے گا جناب سپیکر، جناب سپیکر، تین ہزار ہماری ضرورت ہے 1700 میگاواٹ ہمیں مل رہی ہے، پچھلے چالیس پینتالیس پچاس پچپن سال سے ہماری ٹرانسمیشن لائنز بوسیدہ ہو چکی ہیں ادھر آپ فیڈر سے بجلی سٹارٹ کرلو، پانچ منٹ کے اندر جناب سپیکر، وہ جو ہے وہ ٹریپ ہو جائے گی، یہ بڑی عید یہاں پہ لوگوں نے کس طرح گزاری ہے جناب سپیکر، آپ کو بھی پتہ ہے اور خوش قسمتی ہماری یہ ہے کہ جو جو ہمارے علاقے قدرتی طور پہ ان کے موسم اچھے ہیں، Suppose ایبٹ آباد ہے، مانسہرہ ہے، دیگر ہمارے جو اضلاع ہیں، اسی طرح اپر دیر ہے، شانگلہ کا کچھ حصہ ہے، بونیر کا تھوڑا بہت حصہ ہے، اسی طرح وزیرستان کا تھوڑا بہت حصہ ہے جناب سپیکر، باقی تمام صوبے کے لوگ وہ رل گئے۔ جناب سپیکر، جب ہم پاکستان کی مضبوطی کی بات کرتے ہیں، جب ہم پاکستان کی سلامتی کی بات کرتے ہیں، جب ہم پاکستان میں مختلف قومیتوں یا Federating units کے حقوق کی بات کرتے ہیں تو جناب سپیکر، ہم یہ دستور اٹھاتے ہیں، آئین پاکستان اٹھاتے ہیں، آئین پاکستان میں ہمیں یہ لکھتے ہیں جناب سپیکر، یہ جو آپ کا 157(d) ہے، یہاں پہ لکھا ہوا ہے کہ یہ جو بجلی کا ٹیرف ہے، قیمت ہے، یہ تعین تو صوبہ کرے گا، نعوذ باللہ ان انسانی خداؤں سے کون پوچھے گا کہ جو بل ہمیں موصول ہو رہا ہے اس میں لکھا ہوتا ہے کہ آپ کو سو یونٹس اٹھارہ روپیہ پہ دیں گے، اگر آپ ایک سو پچاس یونٹ خرچہ کرو گے تو آپ کو بجلی 24 روپے پہ ملے گی Per unit، اگر آپ 220 یونٹ خرچہ کرو گے تو یہ آپ کو 29 روپے پہ ملے گی، جناب سپیکر، یہ خدائی قانون نہیں ہے، یہ پختون دشمنی ہے، یہ پاکستان دشمنی ہے، یہ پاکستان کو کمزور کرنے کی سازشیں ہیں، یہ پاکستان کو ناکام کرنے کی سازشیں ہیں جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، بجلی کی قیمت کو آپ دیکھیں جناب سپیکر، بجلی کی لوڈشیڈنگ کو آپ دیکھیں جناب سپیکر، بجلی کی کم وولٹیج کو آپ دیکھیں، جناب سپیکر، بجلی کے خالص منافع کو آپ دیکھیں جناب سپیکر، اسی آئین میں لکھا ہوا ہے، اسی آئین میں، اسی آئین کے تحت پچھلے چار سالوں سے اے جی این قاضی فارمولا کے تحت ہمیں پانچ سو پچاس ارب روپیہ مرکزی حکومت نے دینا ہے، کیا ہم پوچھ سکتے ہیں صوبائی حکومت سے کہ ابھی یہ جو بجٹ انہوں نے پاس کیا، ہم نے بجٹ سپیچ میں بھی یہ بات کی کہ ان لوگوں نے Claim کیا ہے؟ نہیں کیا، تو یہ ملی بھگت ہے، پی ٹی آئی کی ملی بھگت ہے، صوبائی اور مرکزی حکومت کی، یہ لوگ اپنا قرضہ Claim کیوں نہیں کر رہے ہیں؟ جناب سپیکر، دو سال ان کے ہو گئے ہیں، عنایت اللہ

خان نے Last time پی ٹی آئی کی مثال دے دی تھی، اتنا بڑا ایشو ہے کہ میرے صوبے کی ٹرانسمشن لائنز تمام بوسیدہ ہیں، میرے صوبے کو اے جی این قاضی فارمولے کے تحت خالص منافع نہیں دیا جارہا ہے جناب سپیکر، میرے صوبے کے ساڑھے چار ہزار کارخانے جناب سپیکر، بند ہیں، خام مال یہاں ہے، بجلی یہاں ہے، افرادی قوت یہاں ہے لیکن پاکستان کمزور ہوگا، اگر اسی اسمبلی سے یا اسمبلی سے باہر کوئی اسی صوبے کے عوام کے حقوق کی وکالت اور نمائندگی کرے گی یا کرے گا، جناب سپیکر، اسی طرح یہ ملک نہیں چلے گا، دیکھنا یہ چاہئیے کہ یہ ملک مضبوط کس طرح ہوگا جناب سپیکر، 73 سال ہمارے ہوگئے 73 سال اسی ملک کے، یہ ملک ابھی بوڑھا ہوتا جارہا ہے جناب سپیکر، 73 سال میں ہم ماورائے آئین حقوق مانگنے کا مطالبہ نہیں کر رہے ہیں جناب سپیکر، جناب سپیکر، ہم تنگ نظری کا مظاہرہ نہیں کر رہے ہیں، کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ گندم ہماری پیداوار نہیں ہے لیکن میرے بھائی نے Last time جو پٹرول کی فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی بات کی ہے، پچھلے بیس سال سے ہمارا 190 ارب روپیہ جو بنتا ہے اس کی کاسٹ، چشمہ رائٹ بینک کنال کے 190 ارب روپے ہیں، گندم وہاں پہ پیدا ہو رہی ہے جناب سپیکر، یہاں آٹا ناپید، یہاں آٹے کی قیمت آپ دیکھیں، گندم کی ترسیل بند جناب سپیکر، ہمیں حصار میں رکھا ہوا ہے، پنجاب کا راستہ بھی بند، افغانستان وسطی ایشیاء اور باقی دنیا کا راستہ بھی بند، جناب سپیکر، کیا پیغام ہمیں دے رہے ہیں؟ ہمیں اکسا رہے ہیں کہ ہم مشتعل ہو جائیں، ہمیں اکسا رہے ہیں کہ خدانخواستہ، خدانخواستہ ہم تشدد پہ آ جائیں، نہیں آئیں گے، 73 سال جو ظلم جو زیادتی ہمارے ساتھ جو رہا ہے جناب سپیکر، اس سے بڑھ کر بھی ہمارے ساتھ زیادتی ہوگی، ہر فورم پہ ڈنکے کی چوٹ پہ اپنی قوم کے اور اپنے صوبے کے حقوق کے لئے مہذب طریقے سے آواز اٹھاتے رہیں گے، مشتعل نہیں ہونگے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں پیغام مل رہا ہے کہ ہم اٹھیں اور ہم باقی پاکستان کی بجلی کو بند کریں جناب سپیکر، اس کے سوا ہمارے پاس تو کوئی چارہ نہیں ہے، میرا گدون امازئی غرق ہو گیا ہے، ہمارے جتنے کارخانے تھے جناب سپیکر، وہ بند ہو گئے ہیں، جناب سپیکر، یہاں پہ کون آئے گا، انڈسٹری لگانے یہاں پہ کون آئے گا جناب سپیکر، یہاں پہ عام کنزیومر کے لئے بجلی نہیں ہے جناب سپیکر، جناب سپیکر، یہ کوئی سیاسی نعرہ نہیں ہے، یہ حق پی ٹی آئی کو بھی مانگنا چاہئیے، یہ حق اسی صوبے کی تمام سیاسی جماعتوں کو، اور ان تمام سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کو مانگنا چاہئیے جناب سپیکر، ہم نے بار بار آفر دے دی کہ چلو چلتے ہیں، لڑائی نہیں کرتے ہیں جی، جھگڑا بھی نہیں کرتے، احتجاج بھی نہیں کرتے لیکن خدارا خدا سے ڈرو، پی ٹی آئی کی صوبائی حکومت خدا سے ڈرو، جرگہ،

جناب سپیکر، آپ آج رولنگ دے دیں، ایک جرگہ بناتے ہیں، جاتے ہیں، ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں، ان سے پوچھتے ہیں کہ آیا ہمارے ساتھ اور کیا کیا سلوک کرنا ہے، آیا اس سلوک سے اس طریقہ واردات سے آیا بغاوت کی آوازیں نہیں اٹھیں گی جناب سپیکر، آیا بغاوتی تحاریک نہیں اٹھیں گی جناب سپیکر، آیا جب یہ چیزیں شروع ہونگی کیا پاکستان محفوظ رہے گا یا مضبوط ہوگا، آیا پاکستان نیک نام ہوگا؟ پھر جناب سپیکر، لوگ ہم پہ ہنسیں گے جناب سپیکر، پاکستان کی سلامتی کا ضامن پاکستان کا آئین ہے، ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ جو 157 ہے جو 158 ہے جو 161(a)(b) ہے یا آئین میں، ابھی تو بالکل مجھے معلوم ہے جناب سپیکر، آپ کو بھی معلوم ہے جناب سپیکر کہ Eighteenth amendment کو Roll back کرنے کی جو عملی سازش اور کوشش ہو رہی ہے جناب سپیکر، یہ جو تھوڑا بہت آئین نے ہمیں دیا ہے جناب سپیکر، ہماری خواہش ہے، یہ ہمارے صوبے کا حق ہے کہ اس آئین میں مزید بھی ترامیم ان شاءاللہ ہمیں اللہ توفیق دے سب کو ان شاءاللہ اسی آئین میں ہم ترامیم لائیں گے اور اپنے صوبے اور اپنے عوام کے حقوق کو ان شاءاللہ آئینی ضمانت دیں گے، ان شاءاللہ یہ لوگ ہمیں پسپا نہیں کر سکتے ہیں جناب سپیکر، ایک طرح سے دوسری طرح سے جناب سپیکر، میں جناب سپیکر، یہ جو اپنے موقف کا اظہار کر رہا ہوں جناب سپیکر، یہ کوئی پولیٹیکل سکورنگ نہیں ہے جناب سپیکر، آپ دیکھیں میرے صوبے کی حالت کیا ہو گئی ہے؟ اور جب میں فیس بک پہ اور جب میں میڈیا پہ حکومتی نمائندوں اور Spoke persons کو دیکھتا ہوں تو مجھے ہنسی بھی آجاتی ہے اور میں خفا بھی ہو جاتا ہوں جناب سپیکر، ان لوگوں کے ہوش، اب کس نے، میں تو یہ نہیں سمجھتا، اب یہ حکم تو بنی گالہ سے نہیں آیا کہ لوڈشیڈنگ پہ بات ہو رہی ہے اور تمام ممبران ایک ایک کر کے نکل گئے جناب سپیکر، یہ لوگ اپنے حلقوں میں عوام کو کیا بتائیں گے؟ یہی بتائیں گے کہ آج بھی فوج پی ٹی آئی کے ساتھ ہے، یہی بتائیں گے کہ آج بھی اسٹیبلشمنٹ ان کے ساتھ ہے، ان کے ساتھ ہو جناب سپیکر، عوام اب پی ٹی آئی کے ساتھ نہیں ہے جناب سپیکر، عوام جناب سپیکر، اب تنگ آ گئے ہیں، ہم نے ایک آواز ہو کے جناب سپیکر، ان کو برا نہیں ماننا چاہیئے، ان کو برا نہیں ماننا چاہیئے، یہ جو عوام کو منصوبے دکھا رہے ہیں کہ ہمارے تیرہ سال اور ہیں، ہمیں پتہ ہے یہ دانے کون ڈال رہا ہے جناب سپیکر لیکن عوام کے ساتھ کیا کرو گے؟ صوبے کا تو آپ لوگوں نے کباڑا کر دیا ہے، صوبے کو تو مالی طور پر دیوالیہ کر دیا ہے، سات سال سے میں یہی مطالبہ کر رہا ہوں فلور آف دی ہاؤس کہ صوبے کے عوام کو بتائیں کہ مالی کرائسز کیوں ہیں؟ بتا نہیں سکتے، ان کے پاس جواب نہیں ہے، ان کے پاس جواز نہیں ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آپ سے توقع

ہے،آپ جس کرسی پہ بیٹھے ہیں، میں پشاور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے اس فیصلے کو سلام کرتا ہوں (تالیاں) میں Appreciate کرتا ہوں کہ ابھی ابھی فیصلہ آیا ہے، میرے خیال میں آج فیصلہ آیا ہے جناب سپیکر، میں فلور آف دی ہاؤس، اگرچہ ایک منتخب اسمبلی کی موجودگی میں جب ہم عدالت سے مطالبہ کرتے ہیں جناب سپیکر، یہ کسی سیاسی کارکن اور میرے لئے پھر یہ موزوں نہیں رہتا جناب سپیکر، کہ ہم عدالت سے رجوع کر لیں یا ہم مطالبہ کر لیں لیکن اس میں ناکامی ہماری نہیں ہے جناب سپیکر، ناکامی حکومت کی ہے، میں پشاور ہائی کورٹ کے اس فیصلے کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں، داد بھی دیتا ہوں، توقع بھی رکھتا ہوں جناب سپیکر، کہ عدالت اس چیز کا بھی نوٹس لے کہ لاہور یا فیصل آباد پاکستان کا دارالخلافہ نہیں ہے، Main Grid Station اسلام آباد میں ہونا چاہیئے جناب سپیکر، وہ فیصل آباد اور لاہور سے اٹھائیں جناب سپیکر، میں عدالت عالیہ سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہوں جناب سپیکر کہ یہ جو آئین نے صوبے کو ٹیرف مقرر کرنے کا اختیار دیا جناب سپیکر، اس میں ایک فیصلہ آنا چاہیئے، سوموٹو ان کو لینا چاہیئے جناب سپیکر، ہمارے صوبے کی بوسیدہ ٹرانسمیشن لائنز کو سالانہ ایم اینڈ آر کی صورت میں جو اربوں روپیہ ملنا تھا وہ نہیں مل رہا، مجھے یہ بھی توقع ہے جناب سپیکر، کہ عدالت اس پہ سوموٹو ایکشن لے گی، عدالت اس چیز پہ بھی 157 پہ 158 پہ 161 پہ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ عدالت اس پہ سوموٹو ایکشن لے اور ہمارے اس صوبے کے غریب عوام کو ان کا آئینی حق دے دیں اور ان کا مداوا کر دیں، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت):</u> جناب سپیکر، بہت شکریہ۔ بڑا Important issue تھا اور میں سمجھ رہا تھا، کیونکہ یہ بجلی کا ایشو سارے صوبے کا ہے تو میں یہ سمجھ رہا تھا کہ بجلی کے حوالے سے بات بھی ہوگی اور ساتھ ساتھ تجاویز بھی آئیں گی کیونکہ پہلی دفعہ تو لوڈشیڈنگ نہیں ہو رہی ہے اور یہ ایشوز جو آج سردار بابک صاحب نے بیان کئے ہیں، یہ ظاہر ہے ہم لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں یہاں پہ تو وہ حل بھی ہم نے ہی نکالنا ہے اور اپوزیشن گورنمنٹ یہ ایک ہی ہوتی ہے، ایک ہی چیز ہے اور عوام جب پریشان ہوتے ہیں تو پھر دونوں مل کر اس کا حل تلاش کرتے ہیں لیکن سردار بابک صاحب نے جو تقریر کی، وہ زیادہ تر Political تھی، وہ تو کہہ رہے ہیں کہ Political نہیں ہے لیکن جب میڈیا نہیں تھا تو اس وقت سردار حسین بابک صاحب کا لہجہ کچھ اور ہوتا تھا، بڑا Friendly بڑا وہ، آج میرے خیال سے جب میڈیا موجود ہے تو آج بڑے وہ برسے ہیں اور شاید ان کو میں نے سنا بلکہ کسی سے پتہ کیا ہے، کسی نے بتایا ہے کہ جی یہ

جوان کا لہجہ نرم تھا، اس کی وجہ سے ان کو ڈانٹ بھی پڑی ہے تو شاید یہ آج اپنا بدلہ اتارنا چاہتے تھے تو (تالیاں) تو میں، سردار بابک میرا کلاس فیلو بھی ہے، خیر ہے میں اس کو یہ بات کرتا ہوں وہ تو آج ان پہ پریشر تھا تو خیر ہے کوئی ایشو نہیں ہے، ان کو ہم نے برداشت بھی کر لیا اور وہ میرے بھائی بھی ہیں، انہوں نے کمٹمنٹ کی بات کی جناب سپیکر، ہم نے ہر کمٹمنٹ پوری کی ہے جوان کے ساتھ ہوئی ہے اور آئندہ بھی کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ، یہ ہمارے بھائی ہیں، کوئی باہر سے نہیں آئے ہیں اور یہ جوان کی، تھوڑی سی بات میں آگے لے جاؤں جو انہوں نے کہا کہ ہماری بجلی ہے، ملاکنڈ سے جاتی ہے تو جناب سپیکر، یہ قانون کوئی ایسا نہیں بنا ہے، یہاں جب بجلی بنتی ہے تو ظاہر ہے وہ لاہور ہی جاتی ہے یا واپڈا کے پاس جاتی ہے اور یہ ایک فیڈریشن ہے اور فیڈریشن جو ہے، چاہے وہ چھوٹا صوبہ ہے چاہے بڑا صوبہ ہے، یہ Contribution ہوتی ہے ایک دوسرے کے ساتھ، اگر اس صوبے میں بجلی بن رہی ہے تو میرے خیال سے ہمارا مقصد ہے پورے پاکستان کو روشن کرنا، ہم پورے۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

<u>ایک رکن:</u> ہم تقریر کر لیں پھر یہ جواب دے دیں۔

<u>وزیر محنت:</u> جی جی، آپ کو جواب مل جائے گا، جب آپ تقریر کریں گے، آپ کو کوئی اور جواب دے گا۔

<u>ایک رکن:</u> جواب دے دیں۔

<u>وزیر محنت:</u> یہ جواب نہیں ہے، میں اپنی سپیچ کر رہا ہوں۔

<u>ایک رکن:</u> آپ تو ڈیبیٹ کر رہے ہیں۔

<u>وزیر محنت:</u> میں ڈیبیٹ کر رہا ہوں، میں ڈیبیٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Now, the Floor is with….

<u>وزیر محنت:</u> برداشت کرو، برداشت کرو۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> ایک مقرر ایک طرف سے، ایک دوسری طرف سے۔

<u>وزیر محنت:</u> برداشت کرو، برداشت کرو۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، ایسا نہیں ہوتا۔

<u>وزیر محنت:</u> گورہ ھغہ تقریر او کړو لاړو، سردار بابک صاحب نے تقریر کی اور چلا گیا، اس سے کہو بیٹھو، ابھی سنو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک مقرر اپوزیشن سے ایک گورنمنٹ سے (شور) نہیں نہیں، ایک آپ سے، ایک اس طرف سے۔

وزیر محنت: ایسا نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: پہلے بھی ہم ایسے کرتے رہے ہیں، یہ طریقہ نہیں ہوتا کہ سارا آپ کو دے دیں گے، نہ نہ پلیز، ابھی Floor is lying with Shaukat Yousafzai، دیکھیں، بات سنیں، میری عرض سنیں، ذرا ایک منٹ، ایک منٹ ذرا خاموشی، کنڈی صاحب، ایک منٹ، ایک منٹ۔

وزیر محنت: یہ کبھی سنجیدہ نہیں رہے ہیں سر، یہ کبھی سنجیدہ نہیں رہے، ہم نے ہی سننا ہے، آپ کو سننا پڑے گا۔

جناب سپیکر: میری عرض سن لیں، دیکھیں، اتنا اچھا ماحول خراب نہ کریں، میں اپوزیشن سے گزارش کرونگا کہ اتنا اچھا ماحول خراب نہ کریں، یہ ایوان کسی کی جاگیر نہیں ہے، نہ ٹریژری بنچز کی ہے نہ اپوزیشن کی ہے، یہ سب کا ایوان ہے، سب کو موقع ملے گا، دونوں طرف سے موقع ملے گا، دونوں طرف سے (شور) دیکھیں حکومتی ایجنڈے پہ بھی تو آپ لوگ بات کرتے ہیں، حکومتی ایجنڈے پہ بھی تو آپ لوگوں کو پورا موقع ملتا ہے اور، جی فضل حکیم صاحب! بیٹھ جائیں، جی شوکت یوسفزئی صاحب، بس لطف الرحمان صاحب، یہ Continue رہے گا اس ڈیبیٹ کو آج ہم ختم نہیں کر رہے ہیں یہ ڈیبیٹ، تو آج ایک دو تقریں ہوئی ہیں This will continue، اگلے سیشن میں بھی ہم بجلی کی لوڈشیڈنگ پہ ہی بات کریں گے جی، میرے پاس جو لسٹ ہے، سب کو موقع ملے گا ان شاء اللہ، جی شوکت صاحب۔

وزیر محنت: جناب سپیکر، مجھے افسوس ہے کہ اپوزیشن کا رویہ غیر سنجیدہ ہے اور اتنا Important issue ہے، آپ نے بات کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کا جواب آنا چاہیئے، آپ سنیں، اگر آپ اگر آپ نہیں سننا چاہتے ہیں، جب بھی Important issue آتا ہے یہ خود یہاں کھڑے ہو کے اپنا ایجنڈا جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ آپ کا ایجنڈا ہے، آپ اس کو خراب نہ کریں، ڈیبیٹ دونوں طرف سے ہوتی ہے، یہ نہیں ہوتا کہ One sided ہی ہوتی ہے۔

وزیر محنت: جب بھی ان کا Important issue آتا ہے یہ خود بھاگ جاتے ہیں اپنے ایجنڈے سے، جب انہوں نے بات کی ہے، آج آپ کو جواب ملے گا، آپ جواب سنیں، آپ کے دور میں بھی لوڈشیڈنگ ہوتی

رہی ہے، آپ کے دور میں بھی یہی بجلی وہاں جا کے واپس صوبے کو آتی رہی ہے، پہلی دفعہ حکومت نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میری عرض سنیں، پہلے آپ، شوکت بھائی، ایک منٹ، پہلے آپ پندرہ لوگ پوائنٹ آف آرڈر پہ بولے پھر اپنے ہی پوائنٹ آف آرڈر کا جب ہمارے ایک منسٹر نے جواب دینا شروع کیا، آپ ہی ان کے خلاف کھڑے ہو گئے کہ کیوں ہمارے پندرہ لوگ بولے ہیں، اب جب ڈیبیٹ شروع ہے تو ڈیبیٹ پہ بھی آپ کا رویہ درست نہیں ہے، آپ نے موقع دیا، سٹارٹ آپ نے لیا، اب ادھر سے انہوں نے تقریر کی، اس کے بعد پھر ادھر سے ہو گی، ادھر سے ہو گی، یہ ایوان سب کا ہے مشترکہ ہے اور یہ ہم ختم آج نہیں کر رہے ہیں، یہ پوائنٹ جاری رہے گا، یہ اگلے دن پہ بھی یہ ایجنڈا جائے گا۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت: شاید میری یہ بات ان کو بری لگی کہ میں نے کہا کہ ہم پورے پاکستان کو روشن کریں گے، شاید یہ بات ان کو بری لگی ہے لیکن آپ سنیں خیر ہے میں چھوٹی سی، میں اتنی لمبی تقریر نہیں کروں گا (شور) میں لمبی تقریر نہیں کروں گا، میں یہ کہنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، کہ اس صوبے کے حقوق کی بات کر رہے ہیں جبکہ اس صوبے نے جو بجلی پیدا کی ہے، پہلی بار بلنگ سسٹم ہم نے بیلنس کرایا۔

جناب سپیکر: دیکھیں، کل آپ ہی لوگ کھڑے ہونگے تو یہ نہیں سنیں گے، آپ بیٹھیں نا، نگہت بی بی، بیٹھیں نا (شور) بس پلیز تشریف رکھیں، وہ جواب نہیں دے رہے ہیں، وہ تقریر کر رہے ہیں، ہاں کریں جی۔ (شور) تشریف رکھیں۔

وزیر محنت: نگہت بی بی، آپ بیٹھ جائیں، بہت شکریہ تشریف رکھیں، دیکھیں، اچھی بات ہوتی ہے پارلیمنٹ میں ایک دوسرے کی بات سننی چاہیئے۔

جناب سپیکر: لطف الرحمان صاحب، اذان کا ٹائم ہو رہا ہے۔

وزیر محنت: مولانا صاحب، ایک دوسرے کی بات سننی چاہیئے، دیکھیں، ہم نے آپ کی وہ بات بھی سنی جو آپ کے مولانا صاحب نے کہا کہ ہمیں تنگ نہ کرو ورنہ ہم بم باندھ کر آجائیں گے، اسمبلی کو اڑا دینگے، کم از کم یہ بات میں نے نہیں کی ہے، یہ اس پہ ان کو معافی مانگنی چاہیئے تھی، یہ پارلیمنٹ ہے کوئی چوک یادگار نہیں ہے کہ یہاں آکے آپ بم سے اڑائیں گے اسمبلیوں کو، یہ اختیار آپ کو کس نے دیا؟ آپ کے منہ میں جو بات آتی ہے آپ کر جاتے ہیں، اس اسمبلی میں آپ کو یہ اختیار کس نے دیا ہے؟ اسمبلی کو بم سے اڑانے

کی بات کرنے والے سے میں کہتا ہوں سپیکر صاحب، اس ممبر اسمبلی کو بند کریں، Ban کریں اس کو، یہ خطرناک ہے، یہ خطرہ ہے اسمبلی کے لئے، اس نے جرات کیسے کی ہے کہ یہ اسمبلی کو اڑانے کی بات کرتا ہے، معافی مانگے ورنہ بند کرواس کو اسمبلی پہ، (شور) میں اس کی مذمت کرتا ہوں جو یہ کہہ رہا تھا کہ میں اسمبلی کو بم سے اڑادوں گا، میں اس بات کی، ہر ایک آدمی میں Patience ہونی چاہیئے، ہر آدمی میں بات سننے کی ہمت ہونی چاہیئے، یہ نہیں کہ یہاں آکے تقریر کریں اور چلے جائیں، تقریر کرنے کے لئے ہم نہیں بیٹھے ہیں کہ آپ کی تقریریں سنیں گے، آپ اپنی بات کریں، ہم سنیں گے، آپ جواب بھی سنیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: مجھے لگتا ہے کہ یہ جو حالات چل رہے ہیں، مجھے اجلاس کو Prorogue کرنا پڑ جائے گا۔ جب آپ خود اپنے ایجنڈے پہ نہیں چلتے ہیں، جب آپ خود اپنے ایجنڈے پہ نہیں چلتے ہیں، دیکھیں ہمیشہ دونوں طرف سے لوگ بات کرتے ہیں (شور) یرہ آپ بیٹھیں ذرا، مجھے سمجھ ہی نہیں آرہی ہے، آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ اب ان کے پاس فلور ہے، ان کو بات کرنے دیں۔

(شور)

<u>وزیر محنت</u>: جناب سپیکر، میں، نگہت، کبنینہ نگہت.....

<u>جناب سپیکر</u>: آپ لوگ ہمیشہ ایک دوسرے کو سوال جواب کرتے رہتے ہیں، یہی طریقہ ہوتا ہے، ہاؤس میں کیا ہوتا ہے، منسٹر کوئی کھڑا ہو کے کیا کرے گا، وہ جواب ہی دے گا ناں آپ کی باتوں کا۔

(شور)

<u>وزیر محنت</u>: اچھا، بات تو سن لیں ناں، بات سن لیں بات سننے میں کیا ہے.....

<u>جناب سپیکر</u>: شوکت صاحب، محب اللہ وزیر صاحب بھی بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی محب اللہ وزیر صاحب، ماحول ٹھیک رکھیں، پلیز جی بات کریں۔

<u>جناب لطف الرحمان</u>: سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی بات کریں، لطف الرحمان صاحب، آپ بات کریں، لطف الرحمان صاحب کو بات کرنے دیتے ہیں۔

<u>جناب لیاقت خان (وزیر آبپاشی)</u>: سپیکر صاحب، میں صرف ایک بات کروں گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہاں۔

وزیر آبپاشی: ایک بات، میرا اپوزیشن سے یہ سوال ہے کہ شوکت خان نے کوئی بری بات نہیں کی ہے، اس نے صرف یہ کہا ہے کہ ہم سارے پاکستان کو روشن کریں گے تو میرے خیال میں سارے پاکستان کو روشن کرنا اس پہ کیوں اتنا برا لگا کہ یہ احتجاج پہ اتر آئے؟ میرا یہ کوئسچن ہے ان سے، یہ پاکستان کی بات ہو رہی ہے، پاکستان کی سلامتی کی بات ہو رہی ہے اور پاکستان کو روشن کرنے کی بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی لطف الرحمان صاحب، آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب لطف الرحمان: سپیکر صاحب، آپ ہماری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: ان کو بات کرنے دیں۔

جناب لطف الرحمان: ایک منٹ، ایک منٹ، ایک منٹ، ایک منٹ، ہم یہ ریکویسٹ کر رہے ہیں، ہم آپ سے یہ ریکویسٹ کر رہے ہیں سپیکر صاحب، کہ آپ پہلے ہماری بات سن لیں، حکومت تسلی سے جواب دے، ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے، ہم بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں لطف الرحمان صاحب، ہمیشہ ڈیبیٹ ہوئی ہے، ادھر سے بھی لوگ بات کرتے ہیں ادھر سے بھی بات کرتے ہیں۔

جناب لطف الرحمان: بالکل کرتے ہیں لیکن انہوں نے، دیکھیں انہوں نے جواب دینا ہوتا ہے، تمام اس کو اکٹھا کر کے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ جواب بھی دے رہے ہیں۔

جناب لطف الرحمان: آپ پہلے ہماری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: وہ Clarify کر رہے ہیں چیزوں کو، جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب لطف الرحمان: ہم سننا چاہتے ہیں جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب لطف الرحمان: ہمیں جواب چاہیئے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ماحول خراب ہو جائے گا، باقی اجلاس بھی کرنا ہے، اچھا خاصا ایجنڈا ہے، آپ کا ایجنڈا ہے تو اپنا ماحول آپ خود ٹھیک رکھیں، یہ بھی تعاون کریں گے آپ کے ساتھ۔

وزیر محنت: سردار صاحب نے اپنی تقریر اب تک ختم کر چکا ہوتا۔

جناب سپیکر: بابک صاحب، سمجھائیں نا۔

وزیر محنت: دو تین باتیں ہیں، آپ سن لیں۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر محنت: دو تین باتیں ہیں، میں کوئی لمبی تقریر نہیں کرنا چاہتا، میں یہ کہنا چاہتا ہوں جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر محنت: کہ یہاں صوبائی حقوق کی بات کی گئی، دیکھو یہ بجلی کا سسٹم کوئی آج تو نہیں بنا ہے، پہلی دفعہ اس صوبے نے Billing system متعارف کرایا، فائدہ کس کو ہوا؟ اس صوبے کی انڈسٹری کو، جب آپ انڈسٹری کو ترقی دیں گے تو یہ صوبہ ترقی کرے گا، میرے خیال سے اب تو بیٹھ جائیں سر، جناب سپیکر، یہ بل زیادہ آتے ہیں، پہلے بھی آتے تھے، میں صرف اس کا حل بتاتا ہوں، پلیز، تا سو یو منٹ، سر، میں نے بابک صاحب کا جواب دینا ہے، ادھر آپ بات کریں گے، ہمارے لاء منسٹر صاحب آپ کو جواب دیں گے، میں بابک صاحب کو جواب دینا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں، دیکھیں اس صوبے کے اندر اگر بجلی کی Shortage ہے، اگر اس ملک کے اندر بجلی کی Shortage ہے تو اس کا حل کیا تھا؟ اس کا حل تو یہ تھا کہ ہم ڈیم بناتے۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی! پلیز بات کرنے دیں ان کو، بات کرنے دیں نا، ان کو، پلیز پلیز۔

وزیر محنت: پہلی دفعہ اس حکومت نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: یار، کیوں ماحول خراب کر رہے ہیں آپ لوگ؟

وزیر محنت: پہلی مرتبہ اس حکومت نے ڈیم کا افتتاح کیا، فائدہ کس کو ہوگا؟ اس پاکستان کو ہوگا، یہ پاکستان روشن ہوگا، اس صوبے کو فائدہ ہوگا۔ دیکھیں جناب سپیکر، اگر آپ سننا چاہتے ہیں تو غازی بروتھا ڈیم کس کے دور میں بنا تھا؟ ان میں سے کون کون لوگ تھے جو غازی بروتھا ڈیم بنتے وقت حکومت میں تھے؟ میں پوچھنا چاہتا ہوں اس غازی بروتھا ڈیم کا آفس کہاں ہے، اس کا ہیڈ آفس کہاں ہے؟ آپ صوبے کے حقوق کی بات کرتے ہیں، میں یہاں پہ گندم آٹے جناب سپیکر، بہت ساری باتیں ہیں، جیسے کہ پہلی دفعہ ہم سن رہے تھے کہ گندم یا آٹے کی کوئی قلت آئی ہے جناب سپیکر، ہمیں اس کا پورا احساس تھا اور اس کے لئے ہم نے کوشش بھی کی اور ہم نے پوری کوشش کی کہ ہمارے عوام چوکر نہ کھائیں، پوری کوشش کی کہ چوکر نہ کھائیں (تالیاں) میں جناب سپیکر سر، میں جواب نہیں دے رہا ہوں، میں اپنی سپیچ کر رہا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جواب نہیں وہ سپیچ کر رہے ہیں۔

وزیر محنت: میں اپنی سپیچ کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ بتا رہے ہیں کہ، اعتماد کی بات ہوتی ہے، پلیز تشریف رکھیں، میری درخواست ہے کہ تشریف رکھیں۔

وزیر محنت: جب یہاں پہ کوئی بات ہوتی ہے فوراً پاکستان، یہ پاکستان کی سلامتی خطرے میں ہو جائے گی جناب سپیکر، پاکستان اللہ کے فضل سے ایٹمی ملک ہے، اسلامی ملک ہے، مضبوط فوج والا ملک ہے، یہ کوئی ایسا ایسا ملک نہیں کہ Banana republic ہے یا کسی کی مرضی پر پاکستان کی سلامتی کو کوئی خطرہ ہوگا، کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا ان شاء اللہ، میرے بھائی نے کہا کہ دیکھ لو اس صوبے کی حالت کیا ہو گئی ہے؟ جناب سپیکر، بی آر ٹی پہ بڑی سیاست ہوتی تھی، آج کل بی آر ٹی کا نام ہی نہیں لے رہا ہے، بی آر ٹی تو بن گئی، بی آر ٹی میں بہت سارے لوگوں کی فیملیز کو میں نے دیکھا ہے سفر کرتے ہوئے اور انہوں نے اس کی تعریف کی ہے، آج پورا، میرے خیال سے چند دن ہوئے ہیں لاکھوں لوگ ایک دن کے اندر سفر کر رہے ہیں، لوگ اس کی تعریف کر رہے ہیں، میرے خیال سے جو سیاست ہوتی تھی اس پہ، وہ سیاست تو ختم ہو گئی، اب کوئی اور ایشو ادھر تلاش کرنا پڑے گا۔ دوسرا جناب سپیکر، انہوں نے کہا ہے کہ صوبے کی حالت کیا ہو گئی؟ کیا کوئی کرپشن کا سکینڈل آیا ہے؟

جناب سپیکر: بابک صاحب، دیکھیں، آپ کی تقریر انہوں نے، سب نے تحمل سے سن لی، اب اصولاً ان کی تقریر بھی سب کو تحمل سے سننی چاہیئے، تو یہ۔۔۔۔۔

وزیر محنت: نہیں، بابک صاحب اچھا آدمی ہے وہ سن رہا ہے، نظر آ رہا ہے وہ سن رہا تھا، وہ سن رہا ہے لیکن ان کے کنٹرول میں نہیں ہے اپوزیشن، اپوزیشن کے لوگ ان کے کنٹرول میں نہیں ہیں۔ تو جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس ختم کرتے ہیں، اذان کا ٹائم بھی ہو گیا ہے بس۔

وزیر محنت: بس دے جی، بس ختموم، بس دا آخری پوائنٹ دے۔

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کر لیں۔

وزیر محنت: که تاسو غلي شوئ بیا به زه ختم کرم کنه۔

جناب سپیکر: اس کے بعد بول لیں۔

وزیر محنت: جناب سپیکر، بابک صاحب نے کہا کہ اس صوبے کی حالت کیا ہو گئی ہے؟ تو پتہ نہیں ہے ان کو کیا لگ رہی ہو گی، ظاہر ہے یہ کہتا ہے کہ جی اقتدار کا نشہ ہے، ہمیں تو کوئی نشہ نہیں ہے، یہ اقتدار میں رہے ہیں، پتہ نہیں ان کو پتہ ہو گا کہ اس میں نشہ بھی ہوتا ہے۔ (قہقہہ) ہمیں تو نہیں پتہ ہے (تالیاں) دوسرا جناب سپیکر، آج اللہ کے فضل سے، یہ کہہ رہے ہیں چیلنج کر رہے ہیں کہ جی عوام ان کے ساتھ نہیں ہیں تو اس کا کوئی پیمانہ بتا دیں، ہم تو تیار ہیں۔

جناب سردار حسین: بلدیاتی انتخابات کروادیں تو پتہ چل جائے گا۔

وزیر محنت: بلدیاتی انتخابات بھی کرا رہے ہیں ان شاء اللہ، بالکل کرا رہے ہیں، ہوں گے اور پتہ چل جائے گا، یہ تو یہ بھی کہہ رہے تھے، ابھی ابھی کی بات ہے پرانی بات نہیں ہے، ابھی ابھی کی بات ہے، یہ کہہ رہے تھے کہ فاٹا کا Merger نہیں ہو سکتا، وہاں بہت سارے ابھی چلے گئے ہیں، فاٹا کا Merger نہیں ہو سکتا، جناب سپیکر، Merger ہو گیا (تالیاں) اور یہ کہتے تھے کہ وہاں پولیس کی Extension نہیں ہو سکتی، وہاں پولیس چلی گئی، کہتے تھے عدالت نہیں جا سکتی عدالت چلی گئی، تو جناب سپیکر، کوئی بات تو مان لیں کہ یہ حکومت کر رہی ہے۔ تو میں بابک صاحب، (قہقہہ) تو ان شاء اللہ تعالیٰ میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ بھی آئیں بی آر ٹی میں سفر کریں، ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کو بھی پتہ چل جائے گا عوام کس کے ساتھ ہیں؟ بہت بہت شکریہ سر، تھینک یو۔

جناب سپیکر: کیونکہ ڈسکشن کمپلیٹ نہیں ہو سکی اور لوڈشیڈنگ، Item No. 9 is continued So the sitting is adjourned till 03:00 pm Monday, 31st August 2020.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 31 اگست 2020ء بعد از دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)